سفرِ یقین

از قلم: سحر

تدوین: رانا محمد عظیم رضوی
پیشکش: راجپوت میڈیا سروس
03496611594

یااللہ عزّوجل　　　　تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد　　　　یارسول اللہ ﷺ

السلام وعلیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

معزز ممبران: آپ کا گروپ ایڈ من رانا محمد عظیم رضوی آپ سے مخاطب ہے۔

سب سے اہم بات:

راجپوت میڈیا سروس کے کسی بھی گروپ میں قادیانی، مرزائی، احمدی، لاہوری گروپ، گستاخ رسول ﷺ، گستاخ امہات المؤمنین رضی اللہ تعالی عنہما، گستاخ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم، گستاخ اہلبیتِ اطہار رضی اللہ تعالی عنہم، مرزا انجینیئر عرف پلمبر کے اسٹوڈنٹس یا ایسے غیر مسلم جو اسلام اور پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا میں مصروف ہیں یا ان کے ذہنی و اخلاقی طور پر معاون یا حامی ہوں ان کے لیئے گروپ میں کوئی بھی گنجائش نہیں ہے۔ لہٰذا ایسے اشخاص کسی بھی صورت گروپ جوائن کرنے کی زحمت نہ کریں۔ معلوم ہونے پر فی الفور خارج (ریموو) کر دیا جائے گا۔

آپ تمام ممبران سے گزارش ہے کہ درج ذیل نکات کو توجہ سے پڑھ لیں۔

- گروپ میں صرف PDF فائل ارسال کی جاتی ہیں۔
- گروپ میں تعلیم یافتہ سمجھدار و دانا ممبران موجود ہیں۔ اس لیے اخلاقیات کا مظاہرہ کرتے ہوئے گروپ کے قواعد و ضوابط پر عمل کریں۔ بصورتِ دیگر معزز ممبران کی بہتری کے لیے آپ کو گروپ سے خارج (ریموو) کر دیا جائے گا۔
- کوئی بھی ممبر کسی بھی دوسرے ممبر کے انباکس میں کسی بھی قسم کا پیغام، کال یا مس کال نہیں کرے گا۔ شکایت موصول ہونے پر فوراً کاروائی کرتے ہوئے راجپوت میڈیا سروس کے ماتحت تمام گروپوں سے خارج (ریموو) کر دیا جائے گا۔
- اگر کسی بھی ممبر کو گروپ سے متعلق کسی بھی قسم کی تجویز یا شکایت ہے تو ایڈ منز سے رابطہ کیجئیے۔
- گروپ میں ارسال کی جانے والی تمام کتب انٹرنیٹ سے تلاش / ڈاؤنلوڈ کر کے ارسال کی جاتی ہیں۔ جو کتاب دستیاب نہیں ہوتی اس کے لیے معذرت کر لی جاتی ہے۔
- راجپوت میڈیا سروس کے تمام گروپس میں شامل ہونے کے لیے دیئے گئے ایڈ منز کے واٹس ایپ نمبرز پر صرف بذریعہ میسج رابطہ کریں اور جواب کا انتظار کریں۔

نوٹ: راجپوت میڈیا سروس کے کسی بھی گروپ کی کوئی فیس نہیں ہے۔ سب گروپ فی سبیل اللہ ہیں۔ صرف آپ سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

رانا محمد عظیم رضوی
http://wa.me/923496611594

قاری فیاض احمد چشتی
http://wa.me/923008100974

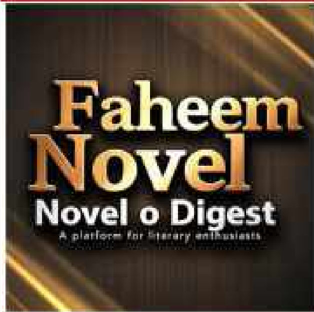
سنی اسلامک کتب:
https://chat.whatsapp.com/G4Md8bKJjHL0BYOYupOXg9
فہیم کتاب گھر:
https://chat.whatsapp.com/KeRU6XFkqARKwDUgsU0Izg
فہیم ناول وڈائجسٹ:
https://chat.whatsapp.com/JrIUKJcqnqNI1RwLamthSi

راجپوت میڈیا سروس گروپس لنکس

گروپ میں ایڈ ہونے کے لیئے گروپ کے نام یا تصویر پہ کلک کریں



راجپوت میڈیا سروس (بوائز)



فہیم ناول وڈائجسٹ



راجپوت میڈیا سروس (گرلز)



فہیم کتاب گھر



فہیم اخبار و میگزین



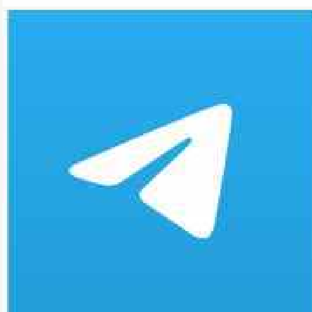
سُنِّی اسلامک کتب



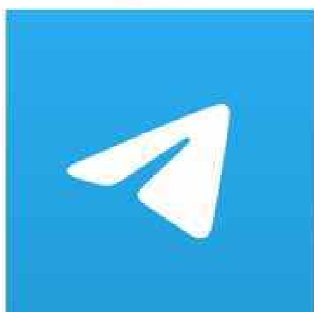
اسلامی و اصلاحی تحریریں



اداس لوگ سنہری یادیں



سُنِّی اسلامک کتب ٹیلی گرام چینل



فہیم کتاب گھر ٹیلی گرام گروپ

لنک ری سیٹ ہونے یا کام نہ کرنے کی صورت میں اس نمبر پر رابطہ کریں

رانا ایم اے رضوی 0349 6611594

سفرِ یقین

محترم قارئین!

راجپوت میڈیا سروس (RMS) کے تحت نئی ابھرتی ہوئی مصنفہ سحر صاحبہ کا نیا ناول (سفرِ یقین) آپ لوگوں کے لیے پی ڈی ایف کتابی صورت میں پہلی بار فہیم ناول وڈائی جسٹ کی جانب سے پیشِ خدمت ہے۔

راجپوت میڈیا سروس کی جانب سے مشہور و معروف مصنفین کے ناولز پی ڈی ایف میں دستیاب ہیں اور نئے مصنفین کے ناولز کہانیوں اور افسانوں کو پی ڈی ایف کی زینت بنا کر آپ لوگوں کے خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔

سحر صاحبہ کے واٹس ایپ چینل کا لنک درج ذیل ہے۔ جلدی سے چینل کو فالو کریں اور دیگر احباب سے بھی فالو کرائیں اور لنک کو آگے شیئر کریں۔

واٹس ایپ چینل لنک: https://chat.whatsapp.com/LAsuEepIsL1HbVCIz59O4w?mode=ac_t

دعاؤں کا طالب: رانا محمد عظیم رضوی

واٹس ایپ لنک: http://wa.me/923496611594

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

سفرِ یقین

"""یہ صرف ایک کہانی نہیں...

یہ ایک سفر ہے—یقین کا سفر!

جب خواب بکھرتے ہیں،

جب راستے دھندلا جاتے ہیں...

تب دل میں پیدا ہوتا ہے یقین۔

"..."Safar-e-Yaqeen

ایک ایسی داستان جو دل کو چھو لے،

اور سوچ کو بدل دے۔"""""

"کچھ سفر... وقت سے آگے نکل جاتے ہیں...

اور کچھ... دل سے کبھی ختم ہی نہیں ہوتے۔"

"زندگی... ایک ایسا سفر ہے، جہاں منزلیں کبھی آسان نہیں ہوتیں...

اور جب راستے خاموشی سے خون مانگنے لگیں، تو یقین کا سفر بھی ایک امتحان بن جاتا ہے..."

"تین بھائیوں اور دو لڑکیوں کی..."

لہو سے بھیگی یادیں...

ٹوٹے ہوئے وعدے...

اور وہ راستے، جہاں ہر موڑ پر ایک نیا دھوکہ، ایک نیا راز چھپا ہے..."

"یہ صرف ایک کہانی نہیں... یہ 'سفرِ یقین' ہے... جہاں ہر قدم پر قربانی ہے، اور ہر سایے کے پیچھے ایک چیخ چھپی ہے..."

یہ کہانی نہیں... ایک قید ہے۔

جہاں رشتے، الفاظ نہیں—زخم بن جاتے ہیں۔

اور وقت... صرف خون لکھتا ہے۔

"یہ سفرِ یقین ہے... جہاں ہر یقین ٹوٹے گا، اور ہر سچ... مارا جائے گا۔"""""""

پریشے اپنے آفس میں بیٹھی آپنی ہی سوچو میں گم تھی جب اس کی توجہ اس کے موبائل پر آتی کال نے اپنی جانب کی آنے والے کی کال دیکھ کر اس کے چہرے پر ایک جاندار مسکراہٹ ائی کیوں کہ کال اس کی خالہ صبیحہ بیگم کی تھی...

پریشے نے کال اٹینڈ کرتے سلام کہا!...

السلام علیکم !پریشے سلام کرتی ہے..

وعلیکم اسلام سویٹ کیسی ہو؟ صبیحہ بیگم اس کو جواب دیتے ہوئے اس کا حال احوال پوچھتی ہیں...

الحمدوللہ آپ بتائیں آپی (خالہ) آپ کیسی ہے؟ پریشے اپنا بتاتے ہوئے صبیحہ بیگم سے ان کا حال دریافت کرتی ہے...

میں بھی ٹھیک کب آرہی ہو پاکستان... صبیحہ بیگم جواب دیتے ہوئے اس سے ساتھ میں سوال بھی کرتی ہیں...

اس کے جواب نہ دینے پر وہ اپنی بات پھر سے شروع کرتی ہیں...

پانچ سال ہوگئے ہیں تمہیں ملیشیا گئے لیکن تم ابھی تک ایک بار بھی نہیں آئی..... صبیحہ بیگم افسردہ لہجے میں کہتی ہیں...وہ پریشے کو بہت مس کر رہی

تھیں...احمد صاحب (صبیحہ بیگم کے شوہر) بھی آج کل مصروف ہونے کی وجہ سے نہیں جا پا رہے تھے...ورنہ وہ چکر لگا لیتے تھے...

آپی میں نے وہاں آکر کیا کرنا ہے....پریشے ان کو جواب دیتی ہے ابھی اس کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی.. کہ صبیحہ بیگم اس کی بات کاٹ دیتی ہیں...

کیا مطلب تمہارا کہ یہاں آکر کیا کرنا ہے مجھے نہیں پتہ اس بار تم آرہی ہو بس سمجھی....وہ غصے سے اس سے کہتی ہیں....

سوری آپی اپ جانتی تو ہے یہاں کتنا کام ہوتا ہے میں نہیں آسکتی....پریشے ممناتے ہوئے صبیحہ بیگم سے کہتی ہے......

اوکے جیسے تمھیں اچھا لگے...جب ان کو لگا وہ نہیں مانے گی تو انہوں نے بھی اصرار کرنا مناسب نہ سمجھا اور انہوں نے ٹوپک چینج کرنا ہی بہتر سمجھا.....

صبیحہ بیگم اور پریشے کچھ باتیں کرنے کے بعد الویدائی کلمات کہتے ہوئے فون رکھ دیتی ہیں...

پریشے صبیحہ بیگم کو سرپرائز دینا چاہتی تھی تبھی اس نے نا آنے کا بہانہ بنایا تھا....وہ جانتی تھی صبیحہ بیگم اس کو دیکھ کر بہت خوش ہو گی....

پریشے پانچ سال سے ملیشیا میں تھی۔۔۔۔

اب اس نے آپنی خالہ کی سالگرہ پر جا کر انکو سرپرائز دینا تھا۔۔۔پریشے دوبارہ اپنے آفس کے کاموں میں مصروف ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پاکستان فیصل آباد:

آج ان کے باس سید وجدان شاہ نے دبئی سے آنا تھا۔۔ سب ورکرز بہت زیادہ خوش تھے کیوں کہ اس طرح انکی جان کھڑوس باس یعنی سید زاوار شاہ سے چھوٹ جانی تھی۔۔۔۔۔

سید زاوار شاہ وجدان شاہ کا چھوٹا بھائی ہے۔۔۔۔۔

جب بھی سید واجدان شاہ کسی کام سے باہر کے ملک جاتا تھا تو پیچھے سے سارا آفس کا کام زاوار ہی دیکھتا تھا تبھی سب ورکرز کی جان پر بن جاتی تھی کیوں کہ زاوار ان سے گدھوں کی طرح کام لیتا تھا اس کی غیر موجودگی میں۔۔۔۔۔۔

سب ورکرز اور مینیجر بھی زاوار شاہ سے بہت ڈرتے تھے ایک تو وہ کام بہت لیتا دوسرا وہ چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر بہت غصہ ہوتا تھا۔۔۔۔کیوں کہ وہ غصے کا بہت تیز تھا۔۔۔۔۔۔

وائٹ کلر کی مرسیڈیز ایک بہت اونچی شیشے کی بلڈنگ کے سامنے آکر رکی تھی.....
ایک گارڈ نے بھاگ کر کار کا دروازہ کھولا اور ایک تیس سالہ لڑکا بلو کلر کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس باہر نکلا تھا......
سرخ سفید رنگ, تیکھے نین نکوش, لمبا قد, کسرتی وجود, ڈارک براؤن آنکھیں, براؤن بال, داڑھی بلاشبہ وہ خوبصورتی کا ایک مکمل مجسمہ تھا.......
وہ کار سے نکل کر گارڈ کو سلام کرتا ہے گارڈ اسکو دیکھ کر بہت خوش ہوتا ہے..... کیوں کہ سید وجدان شاہ سب سے پیار محبت سے پیش آتا تھا...

سب ورکرز اس کا بہت اچھے سے ویلکم کرتے ہیں....
وہ اپنے آفس میں داخل ہوتا ہی ہے کہ زاوار جو پہلے سے موجود تھا... کھڑے ہو کر اس کا ویلکم کرتا ہے.....
وجدان بھی اپنے بھائی زاوار سے گرم جوشی سے ملتا ہے.....

ابھی ان دونوں کو بیٹھے کچھ وقت ہی گزرا تھا کہ کوئی ڈور نوک کرتا ہے.... وجدان کے پرمیشن دینے پر مینیجر آفس میں داخل ہوتا ہے... اور جا کر ادب سے فائل زاوار کی جانب بڑھاتا ہے....

مینیجر کھڑا ہوا تھا وہ کچھ پوچھنا چاہتا تھا... لیکن زاوار کی وجہ سے پوچھ نہیں پا رہا تھا... اس کو یوں کھڑا دیکھ وجدان اس سے پوچھتا ہے....

خادم حسین کیا تمہیں کچھ کہنا ہے... وجدان اپنے مینیجر سے پوچھتا ہے....

سر میں نے پوچھنا تھا کہ آج کی میٹنگ آپ اٹینڈ کرے گے یا سر زاوار... وہ وجدان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے...

آج کی میٹنگ میں اٹینڈ کروں گا تم جاؤ میٹنگ کا سیٹ اپ وغیرہ دیکھو.... وجدان کوئی جواب دیتا اس سے پہلے ہی زاوار مینیجر کو جواب دیتا ہے... اور اس کو جانے کا کہتا ہے....

آج کی میٹنگ یاسر انڈسٹریز کے ساتھ ہے..... وجدان زاوار کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے پوچھتا ہے......

♡ملائیشیا♡kuala lampur

23اکتوبر

یار کل آج تم جا رہی ہو... سمرا افسردہ لہجہ میں پوچھتی ہے اس کے جانے سے سمرا افسردہ ہو رہی تھی...

ہاں سمرا میرا جانا ضروری ہے تم تو جانتی ہو وہ کب سے مجھے آنے کا کہہ رہی ہیں اور ویسے بھی اب تو آپی (خالہ) کا برتھڈے ہے اس طرح جاؤں گی تو وہ بہت زیادہ خوش ہو جائیں گی....پریشے سمرا کو جواب دیتی ہے....اس کو ایسے ہی منہ لٹکائے دیکھ کر پریشے سمرا کے پاس بیٹھتی ہے اور اس کو پیار سے سمجھاتی ہے...

تم اداس نہیں ہو میں ایک ہفتے تک آ جاؤں گی...پریشے مسکراتے ہوئے پیار سے سمرا کو کہتی ہے....

"سمرا اسکی بہت اچھی دوست تھی ہمیشہ اچھے برے وقت میں ساتھ ہوتی تھی"..

""""سمرا کا بھی سب کچھ احمد صاحب اور ان کی بیوی صبیحہ بیگم ہی تھیں اس کے والدین بھی اس کے بچپن میں ہی وفات پاگۓ تھے""""....

♧پاکستان فیصل آباد♧...

احمد آپ ہی پریشے کو بولے وہ آپکی بات نہیں ٹالتی... صبیحہ بیگم احمد صاحب کے پاس آتے ہوئے کہتی ہیں....

صبیحہ بیگم میں نے اس سے بہت بار بولا ہے لیکن وہ کہتی ہے کہ وہ نہیں آسکتی آج کل کام کا برڈن بہت زیادہ ہے....احمد صاحب صبیحہ بیگم کو سمجھاتے ہوئے کہتے ہیں.....

احمد چودھری اور صبیحہ احمد پریشے کے خالہ اور خالو ہیں وہ دونوں پریشے کو بلکل اپنی بیٹی کی طرح ٹریٹ اور اس کا خیال رکھتے ہیں....

آج 24 اکتوبر ہے اور کل صبیحہ بیگم کی سالگرہ ہے....

تبھی صبیحہ بیگم چاہتی تھیں کہ پریشے بھی ان کے ساتھ ہو...یہ دن صبیحہ بیگم کے لیے بہت اسپیشل تھا....کیوں کہ اس دن ہی وہ اپنے شریکِ حیات سے ملی تھیں....

""پریشے کو پانچ سال ہو گئے تھے ملائیشیا گئے ان پانچ سالوں میں وہ ایک بار بھی پاکستان نہیں آئی تھی....

پریشے اور احمد (پریشے کے خالو) ان دونوں نے اس بار مل کر صبیحہ بیگم کو سرپرائز دینا تھا..... ♡

اوکے بھائی میں چلتا ہوں میٹنگ کا ٹائم ہو رہا ہے اور کلائینٹز بھی آ گئے ہو گے....

اور آپ گھر جائے آرام کرے پھر رات کو پارٹی میں بھی جانا ہے آپ نے اور گھر والوں سے بھی مل لیں گڑیا (وجدان کی چھوٹی بہن) ناراض ہے آپ سے.....

زاوار ہنستے ہوئے وجدان سے کہتا ہے....

کیوں تم پارٹی میں نہیں جا رہے؟ وجدان زاوار سے پوچھتا ہے....

نہیں بھائی مجھے نہیں جانا ویسے بھی آپ جانتے ہیں مجھے پارٹی وغیرہ میں جانا نہیں پسند... زاوار منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے وجدان سے کہتا ہے....

ہممم ٹھیک ہے جیسے تمہیں اچھا لگے... چلو تم بھی جاؤ میں بھی چلتا ہوں... وجدان گاڑی کی چابی اٹھاتے ہوئے کہتا ہے.... اور اپنے قدم باہر کی جانب بڑھاتا ہے....

وجدان باہر آ کر گاڑی میں بیٹھتا ہے اور گھر کے لیے روانہ ہو جاتا ہے....

وہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوتا ہے تو مریم (گڑیا) بھاگ کر آتی ہے اور اس کے گلے لگتی ہے.... کیسے ہے آپ بھائی؟ مریم پیچھے ہوتے ہوئے پوچھتی ہے....

میں بلکل ٹھیک.... بھائی کی جان کیسی ہے..؟ وجدان اس کے ساتھ لاؤنج کی طرف بڑتے ہوئے اسکو جواب دیتا ہے اور اس سے پوچھتا ہے....

الحمدللہ میں ٹھیک ہوں.... ابھی وہ کچھ اور بھی کہنا چاہ رہی تھی.....

جب وجدان کی ماں آمنہ بیگم اپنی ساڑھی کا پلو سمبھالتی ہوئی وجدان کے قریب آتی ہیں.... اور اس کے ماتھے پر بوسہ دے کر چہرے پر ہاتھ رکھ کر مسکراتے ہوئے پوچھتی ہیں

آگیا میرا چاند....

وہ 6 ماہ بعد اپنے بیٹے سے مل رہیں تھیں....

جی مما وجدان اپنی ماں کے ہاتھوں پر بوسہ دیتے ہوئے کہتا کہتا ہے....

اپنی ماں کو دیکھ کر وجدان کے چہرے پر پر سکون مسکراہٹ اور آنکھوں میں چمک آجاتی ہے....

اور آتی بھی کیوں نہ اس کا سکون سب سے زیادہ اس کی ماں میں تھا...اور آمنہ بیگم بھی اپنے بچوں سے بہت محبت کرتی تھیں...

برخودار ہم بھی آپ کے کچھ لگتے ہیں.....

سید شاہزیب شاہ وجدان کے والد پیچھے سے آتے ہوئے وجدان سے کہتے ہیں....

جی جی بلکل ڈیڈ آپ تو ہم سب کی جان ہیں خاص کر ہماری مما کے وجدان ہنستے ہوئے شاہزیب صاحب سے کہتا ہے....

اس کی بات سن کر شاہزیب صاحب قہقہ لگاتے ہیں.....

آپ جائیں فریش ہو جائے میں آپ کے لیے کھانا لگواتی ہوں....آمنہ بیگم مسکرا کر وجدان سے کہتی ہیں...اور کچن کی جانب بڑھ جاتی ہیں....

♡یہ ہے شاہ مینشن♡

♤♡سید شاہزیب شاہ اور انکی وائف یہاں ہنسی خوشی زندگی بسر کر رہے ہیں...

ان کے 4 بچے ہیں وجدان, زاوار, زارون اور مریم......

سب سے بڑے سید وجدان شاہ

جس کی عمر 30 سال ہے وجدان بہت خوش مزاج ہے... وہ سب سے بہت اچھے طریقے سے ملتا ہے یا یوں کہنا چاہیے وہ جہاں بھی جاتا ہے خوشیوں کے رنگ بکھیر دیتا ہے.....

وجدان سے چھوٹا سید زاوار شاہ.... جس کی عمر 28 سال ہے یہ وجدان سے بہت الگ نیچر کا مالک ہے زاوار کم گو اور سنجیدہ قسم کا انسان ہے وہ دنیا کو اپنی جوتی کی نوک پر رکھتا ہے...اور لوگوں کا کہنا ہے کہ اس میں بہت انا پائی جاتی ہے....

زاوار سے چھوٹے زارون اور مریم ہیں مریم اور زارون ٹوئنز ہیں...

زارون اور مریم دونوں بہت شوخ اور چنچل ٹائپ کے ہیں

♡ملائیشیا♡kuala lampur

سمرا پریشے کو ایئرپورٹ پر چھوڑنے آئی تھی....

ٹھیک ہے سمرا میں چلتی ہوں میری فلائٹ کی انؤسمینٹ (announcement) ہو گئی ہے پریشے اس کے گلے ملتے ہوئے کہتی ہے..

او کے اللہ حافظ.. سمرا اس کو مسکرا کر کہتی ہے..

◇ پاکستان فیصل آباد ◇

اس نے جیسے ہی پاکستان کی سر زمین پر قدم رکھے تھے اس کے چہرے پر بہت سے سائے لہرائے تھے لیکن اس نے خود کو بہت جلد کمپوز کر لیا تھا....

پریشے کی خالہ کو معلوم نہیں تھا کے پریشے نے آج پاکستان آنا ہے....

احمد صاحب (صبیحہ بیگم کے ہسبنڈ) پریشے کو پک کرنے آئے تھے....

پریشے جیسے ہی ایرپورٹ سے باہر آتی ہے اسکو احمد صاحب سامنے کھڑے نظر آتے ہیں...

السلام علیکم خالو..! پریشے آکر احمد صاحب کو سلام کہتی ہے...

وعلیکم السلام پری. کیسی ہو بیٹا؟ احمد صاحب اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھتے ہیں..

الحمدللہ میں ٹھیک ہوں! آپ کیسے ہیں؟ پریشے سنجیدگی سے انکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے..

الحمدللہ میں بھی ٹھیک!!..

ہمم...پریشے صرف اتنا ہی کہتی ہے...

آؤ چلیں... احمد صاحب اس کو چلنے کا کہتے ہیں... اور وہ بھی ان کے ساتھ چلنا شروع کرتی ہے....

آپ نے آپی کو بتایا تو نہیں نہ میرے پاکستان آنے کے بارے میں؟ پریشے احمد صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے...

نہیں تمہاری آپی کو میں نے تمھارے بارے میں نہیں بتایا وہ مسکراتے ہوئے پریشے کو جواب دیتے ہیں!..

ان کی بات سن کر وہ سر ہلاتی ہے کوئی جواب نہیں دیتی.....

احمد صاحب آگے کی طرف بڑھ رہے ہوتے ہیں جب پریشے اچانک رک کر انکو کہتی ہے.. خالو مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے....

جی ضرور بیٹا... احمد صاحب پری کی جانب مڑتے ہوئے اس سے کہتے ہیں....

بہت شکریہ میرا ساتھ دینے کے لیے آج میں جو کچھ بھی ہوں صرف آپ دونوں کی وجہ سے ہوں نہیں تو شاید میں اب تک مر چکی ہوتی.... پریشے افسردہ اور کھوئے کھوئے میں انداز میں احمد صاحب سے کہتی ہے....

اس کا لہجہ افسردہ محسوس کر کے احمد صاحب اس کے پاس آتے ہیں...اور عقیدت سے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہیں....اور اپنی بات شروع کرتے ہیں....

بیٹا اس میں شکریہ کی کوئی بات نہیں ہے...یہ تو ہمارا فرض تھا...اور آپ جانتی تو ہیں آپکی خالہ آپ سے کتنی محبت کرتی ہیں...وہ اپنی بات مکمل کر کے پریشے کو طرف دیکھتے ہیں...اس کو کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا پاتے ہیں....احمد صاحب جانتے تھے کہ پریشے کیا سوچ رہی ہے...پریشے اپنے ماضی کی تاریکیوں میں کھوئی ہوئی تھی....

پری یہاں آؤ بیٹھو....احمد صاحب پریشے کو وہاں موجود ٹیبل پر بیٹھنے کا کہتے ہیں اور خود بھی وہی بیٹھ جاتے ہیں....

جی...پریشے احمد صاحب کو جواب دیتے ہوئے ان سے کچھ فاصلے پر بیٹھتی ہے......

پری بیٹا میری بات سنو...احمد صاحب پریشے سے کہتے ہیں....

پری میری طرف دیکھو....اس کو سامنے دیکھتا پا کر احمد صاحب اس سے کہتے ہیں....اور اپنی بات کا آغاز کرتے ہیں...

""""""ہم یعنی میں اور تمہاری آپی (صبیحہ بیگم) تمہارا ماضی بدل نہیں سکتے لیکن تمہارا آج اور مستقبل ہی کل سے بہتر بنا سکتے تھے.. جو کے ہم دونوں نے کوشش کی اور ہم کافی حد تک کامیاب بھی رہے ہیں....

میں تم سے صرف یہی کہوں گا کے ماضی کو بھلا دو.. میں جانتا ہوں یہ کہنا آسان ہے اور اس پر عمل کرنا مشکل ہے.. لیکن اس دنیا میں کچھ بھی ناممکن نہیں ہے...
اپنی سوچوں کی دنیا سے باہر آؤ اور اس دنیا کی طرف لوٹو ہم دونوں تمہیں یوں اداس نہیں دیکھ سکتے...
وہ اس کی طرف دیکھ کر سمجھاتے ہوئے پریشے سے کہتے ہیں"""""""...
پری انکو بلکل اپنے بچوں کی طرح ہی عزیز تھی وہ پری کو بلکل اپنی بیٹی ہی سمجھتے تھے....
باقی کی باتیں بعد میں ہو گی چلو آؤ گھر چلیں وہ پری کچھ کہنے کے لیے منہ کھولتی ہی ہے کے احمد صاحب اس کو گھر چلنے کا کہتے ہیں کیوں کہ وہ اچھے سے واقف تھے پری کیا کہنے والی ہے تبھی وہ اسکو لے کر گھر کی طرف روانہ ہوتے ہیں.....

احمد صاحب اور پریشے لاؤنج میں داخل ہوتے ہیں....

صبیحہ بیگم لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی کافی پی رہی تھیں..جب ان کی نظر لاؤنج کے دروازے پر جاتی ہے...

جہاں احمد صاحب اور پریشے ایک دوسرے سے کچھ کہہ رہے تھے.....

وہ ایک دم کھڑی ہوتی ہیں...اور پریشے کی جانب اپنے قدم بڑھاتی ہیں...پریشے کے پاس جاکر وہ اس کو خوشی اور حیرانی کے ملے جلے تاثرات سے اس کی جانب دیکھتی ہیں...

ابھی صبیحہ بیگم اسکو دیکھ ہی رہی تھیں...جب پریشے آگے بڑھ کر ان کو گلے لگاتے ہوئے چہکتی ہے... سرپرائز.....

""اس کی چہکتی آواز محسوس کر کے احمد صاحب بھی پر سکون ہوتے ہیں...کیوں کہ ان کو کہی نہ کہی ڈر تھا کہ پریشے صبیحہ بیگم کے سامنے اداس ہو کر نہ جائے..اگر وہ اداس ہوتی تو صبیحہ بیگم نے بھی اداس اور پریشان ہو جانا تھا...اور وہ کیسے یہ برداشت کر سکتے ہیں...کہ ان کی زوجہ محترمہ اداس یا پریشان ہوں....""

صبیحہ بیگم بھی پریشے کو گلے لگاتی ہے...اور پیار سے اس کے چہرے پر بوسے دیتی ہیں....

تم تو کہہ رہی تھی کہ آنا نہیں ہے کام ہے یہ ہے فلا فلا....

صبیحہ بیگم پیچھے ہوتے ہوئے کہتی ہیں...

ارے میری پیاری آپی اگر میں آپ سے بول دیتی کہ میں آ رہی ہوں تو یہ جو خوشی آپ کے چہرے پر آئی ہے وہ کیسے میں دیکھتی.. ہم بتائیں....پریشے ان کو پیچھے سے ہگ کرتے ہوئے کہتی ہے...

ویسے یہ تو ہے... صبیحہ بیگم اس کو صوفے پر بیٹھاتے ہوئے کہتی ہیں....

اب کیا ساری باتیں آپ لوگ آج ہی کرے گے..یا کل کے لیے بھی کچھ چھوڑے گی آپ دونوں...احمد صاحب ان کے سامنے موجود صوفے پر بیٹھتے ہوئے پریشے اور صبیحہ بیگم سے کہتے ہیں...

آپ جل رہے ہیں کیا... صبیحہ بیگم احمد صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہیں...

جی نہیں میں نہیں جل رہا بیگم ہماری بیٹی تھک کر آئی ہے..اس کو آرام کرنے دیں..اور کھانے وغیرہ کا پوچھے...آپ تو باتیں لے کر بیٹھ گئی...احمد صاحب مسکراتے ہوئے صبیحہ بیگم کو جواب دیتے ہیں....

جی کھانا تیار ہے...جاؤ پری فریش ہو جاؤ...میں کھانا لگاتی ہوں...صبیحہ بیگم احمد صاحب کو جواب دیتے ہوئے ساتھ میں پریشے کو بھی مخاطب کرتی ہیں.....

♡شاہ مینشن♡

وجدان بیٹے آپ کو معلوم ہے نہ آج ہمیں احمد ویلا جانا ہے...آمنہ بیگم کھانا کھاتے ہوئے وجدان سے پوچھتی ہیں....

جی مما مجھے معلوم ہے....مریم نے کال پر بتایا تھا....وجدان آمنہ بیگم کو جواب دیتا ہے...

لگتا ہے بھائی پارٹی کی وجہ سے ہی آج آئے ہیں...زارون وجدان کو تنگ کرنے کیلئے شوخ لہجے میں شاہزیب صاحب اور آمنہ بیگم سے کہتا ہے...

اس کی بات سن کر شاہزیب صاحب قہقہ لگاتے ہیں اور آمنہ بیگم ہنس دیتی ہیں...
کیوں کہ اس کی آنکھوں میں شرارت صاف جھلک رہی تھی...

ہمم بیٹا جی کیا یہ سہی کہہ رہا ہے....شاہزیب صاحب بھی اب وجدان کو تنگ کرنے کیلیئے کہتے ہیں....

وجدان جو زارون کو آنکھیں دکھا رہا تھا...شاہزیب صاحب کی بات سن کر ان کی جانب خفا نظروں سے دیکھتا ہے....

میرے بچے کو تنگ نہیں کرے آپ دونوں...اور زارون تم بھی اب کھانا کھاؤ..پھر تیار بھی ہونا ہے..ورنہ لیٹ ہوجائیں گے...آمنہ بیگم پہلی بات شاہزیب صاحب اور زارون سے کہتی ہیں جب کہ آخری بات وہ زارون سے کہتی ہیں...

زارون ان کی بات سن کر سر ہلاتا ہے...

مما ٹائم کیا ہے..(i mean) آئی مین کب جانا ہے...وجدان آمنہ بیگم سے پوچھتا ہے...

8 بجے کا ٹائم ہے...آمنہ بیگم وجدان کو جواب دیتے ہوئے کہتی ہیں...

سات بج گئے ہیں ہمیں جانے پر بھی ٹائم لگے گا... زارون مریم آپ دونوں جلدی ریڈی ہو جانا... آمنہ بیگم اب زارون اور مریم سے کہتی ہیں...

اوکے مما فکر ناٹ... زارون اور مریم ہم آواز کہتے ہیں...

☆احمد ولا☆

مہمان آنا شروع ہو گئے تھے....

سب فیملی ممبرز ہی تھے یا پھر شاہ فیملی نے آنا تھا....

احمد صاحب اور شاہزیب صاحب بچپن کے بہت اچھے دوست تھے.. ایک دوسرے کو بھائیوں سے بڑھ کر چاہتے تھے... کیوں کہ احمد صاحب کا بھی کوئی بہن بھائی نہیں تھا اور نا ہی شاہزیب کا اسی لیے ایک دوسرے کو دوست سے زیادہ بھائی مانتے تھے.....

《شاہ مینشن》

بیگم جلدی کریں... ہم لیٹ ہو رہے ہیں.. شاہزیب صاحب آمنہ بیگم سے کہتے ہوئے.. کمرے میں داخل ہوتے ہیں... میں تیار ہوں آپ جا کر اپنے چھوٹے نواب زادی اور نواب زادے کو دیکھے وہ تیار ہو گئے یا نہیں.....

آمنہ بیگم اپنا دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے مسکرا کر کہتی ہیں......

جو حکم آپ کا بیگم....شاہزیب صاحب دلکشی سے مسکراتے ہوئے کہتے ہیں اور زارون کے کمرے کی جانب بڑھ جاتے ہیں...

زارون بیٹا آپ تیار ہو گئے....شاہزیب صاحب دروازہ نوک کرتے ہوئے پوچھتے ہیں...جی ڈیڈ آپ چلیں میں آ رہا ہوں زارون اپنے کف لنکس لگاتے ہوئے کہتا ہے....

وہ جیسے ہی مڑتے ہیں سامنے سے وجدان اور مریم آتے ہیں.....

ماشاءاللہ ماشاءاللہ.... میرے بچے بہت پیارے لگ رہے ہیں....شاہزیب صاحب مریم کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہتے ہیں....

برخودار کسی کی جان لینے کا ارادہ ہے کیا.. شاہزیب ہنستے ہوئے وجدان سے کہتے ہیں....

انکی بات سن کر وجدان قہقہہ لگاتا ہے.....ہاہاہاہاڈیڈ.....

زارون بھی تب تک کمرے سے باہر آتا ہے.....

ان سب کو تیار دیکھ کر آمنہ بیگم ماشاءاللہ کہتی ہیں اور ان کی بلائیں بھی لے لیتی ہیں

چلو چلیں آ گئے ہیں سب.... آمنہ بیگم ان کے پاس آتے ہوئے کہتی ہیں....

بھائی زاوار نہیں نہیں چل رہے.... مریم اور زارون ایک ساتھ پوچھتے ہیں....

نہیں آپ دونوں جانتے تو ہیں اسکو یہ سب نہیں پسند...اور نہ ہی وہ گیتھرینگ میں آتا جاتا ہے.. آمنہ بیگم انکو جواب دیتی ہیں...

چلو بچوں چلتے ہیں پہلے ہی لیٹ ہو گئے ہیں شاہزیب صاحب انکو باہر جاتے ہوئے آنے کا کہتے ہیں......

♡احمد ویلا♡

وہ جیسے ہی احمد ویلا میں داخل ہوتے ہیں صبیحہ بیگم اور احمد صاحب انکا ویلکم کرتے ہیں..

احمد صاحب شاہزیب صاحب سے بغلگیر ہو کر باتوں میں مصروف ہو جاتے ہیں جب کہ صبیحہ بیگم آمنہ بیگم کو گلے ملتی ہیں اور آمنہ بیگم کو اپنے ساتھ لیے ایک ٹیبل کی جانب بڑھ جاتی ہیں.....

مریم صبیحہ بیگم سے ملتی ہے...جب کہ زارون اور وجدان احمد صاحب سے ملتے ہیں...

اور بتاؤ وجدان بزنس ٹرپ کیسا رہا..احمد صاحب وجدان سے پوچھتے ہیں...

اچھا رہا انکل..انفیکٹ یہ ڈیل بھی بہت کارآمد ثابت ہو گی مستقبل میں میرے لیے...وجدان احمد صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے ان کو جواب دیتا ہے.....

ان تینوں کو یہاں بھی آفس نامہ کھولتے دیکھ زارون دوسری جانب چلا جاتا ہے...کیوں کہ اس کو آفس میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا....

صبیحہ آپ کی بھانجی نہیں آئی....آمنہ بیگم اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے صبیحہ بیگم سے سرسری ساپوچھتی ہیں.......

انکو پریشے بہت پسند تھی...انہوں نے پری کو 5 سال پہلے دیکھا تھااس کے بعد وہ اس سے نہیں مل پائیں تھیں...یہ بات صبیحہ بیگم بہت اچھے سے جانتی تھیں..کہ آمنہ بیگم پریشے کو کتنا پسند کرتی تھیں...

آمنہ بیگم کو پریشے کے جانے کے بعد معلوم ہوا تھاکے پری ملیشیا چلی گئی ہے......

جی وہ اندر ہے ریڈی ہورہی ہے صبیحہ بیگم مسکراتے ہوئے آمنہ بیگم کو جواب دیتی ہیں....ابھی وہ بات کر ہی رہیں تھیں جب پریشے باہر آتی ہے لو آگئی میری بیٹی...... صبیحہ بیگم خوشگوار لہجے میں کہتی ہیں...

پریشے جیسے ہی صبیحہ بیگم کے پاس آتی ہے.. صبیحہ بیگم پریشے کو آمنہ بیگم سے ملواتی ہیں...

پری یہ آمنہ آنٹی ہیں...ان سے ملو صبیحہ بیگم آمنہ بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہیں.....

السلام علیکم آنٹی!..پریشے آمنہ بیگم کو سلام کہتی ہے..

وعلیکم السلام کیسی ہیں آپ؟ آمنہ بیگم جواب دے کر اس کا حال احوال دریافت کرتی ہیں...

الحمدللہ میں ٹھیک ہوں! آپ کیسی ہیں؟ پریشے بھی جواب دیتے ہوئے ان سے ان کا حال پوچھتی ہے..

میں بھی ٹھیک!.... آمنہ بیگم مسکرا کر جواب دیتی ہیں...

وہ تینوں باتوں میں مصروف تھیں... جب وجدان ان کے پاس آتا ہے...

وجدان اپنی ماما سے مریم کے بارے میں پوچھنے کے لیے آتا ہے لیکن پری پر نظر پڑھتے ہی وہ اسکو دیکھتا رہ جاتا ہے....

بلیک ساڑی میں وہ بے حد حسین لگ رہی تھی... سفید رنگ اور بڑی بڑی آنکھیں، بھرے بھرے لب، کالے سیاہ لمبے بال، کہنے کو وہ بھی حسن کا ایک مکمل مجسمہ تھی.......

آپ یہاں وجدان کیا ہوا آپ کو آمنہ بیگم کی آواز سے وہ ہوش کی دنیا میں لوٹتا ہے----

جی ماما کچھ نہیں اسکی طرف دیکھنا آمنہ بیگم بھی نوٹ کر چکی تھیں۔۔۔

وہ اتنا بول کر چلا جاتا ہے۔۔۔

یہ میرا بڑھا بیٹا ہے آمنہ بیگم مسکرا کر صبیحہ بیگم کو بتا رہی تھیں۔۔۔۔۔

ماشاءاللہ بہت پیارا ہے آپکا بیٹا صبیحہ بیگم اسکی تعریف کرتے ہوئے کہتی ہیں.....

وجدان اپنی ہی سوچوں میں گم تھا جب شاہزیب صاحب اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہیں۔۔۔۔

برخودار کس کی سوچوں میں گم ہو کہیں کوئی پسند تو نہیں آگئی شاہزیب صاحب ہنستے ہوئے وجدان سے کہتے ہیں.....

"آمنہ بیگم اور شاہزیب صاحب اپنے بچوں کے ساتھ بلکل دوستوں کی طرح ہی رہتے تھے... تبھی وہ ان سے کوئی بھی بات کر لیتے تھے......."

جی ڈیڈ کچھ ایسا ہی سمجھ لیں وجدان اپنے باپ کو مسکراتے ہوئے جواب دیتا ہے....

کیا تم سچ کہ رہے ہو شاہزیب صاحب حیران ہوتے ہوئے وجدان سے پوچھتے ہیں...

""""ان کا حیران ہونا بنتا بھی تھا..کیوں کہ وجدان نے تقریباً دنیا گھوم لی تھی...ہمیشہ اس خوبرو مرد پر لڑکیاں ہی مرتی تھیں... لیکن وجدان ہمیشہ نو لفٹ کا بورڈ لگائے رکھتا تھا.... وہ ان لڑکیوں سے بات کرنا تو بہت دور کی بات ان کی جانب دیکھنا بھی مناسب نہیں سمجھتا تھا....."""

کون ہے وہ جو ہمارے برخودار کا دل لے گئی ہے شاہزیب صاحب وجدان کو تنگ کرتے ہوئے کہتے ہیں....

ڈیڈ میں تو خود ابھی اسکا نام نہیں جانتا آپکو کیا بتاؤ وجدان ہنستے ہوئے کہتا ہے....

اوکے کوئی بات نہیں پتا چل جائے گا اگر تم کہو تو میں تمھاری ہیلپ کروں.... شاہزیب صاحب رازدارانہ انداز میں وجدان سے کہتے ہیں....

ہاہاہاہاہا......انکی بات سن کر وجدان قہقہ لگاتا ہے.....

آپ لوگ یہاں ہے آؤ اُدھر چلیں زارون وجدان اور شاہزیب صاحب کے پاس آتے ہوئے کہتا ہے....

سب لوگ کھانا کھا رہے تھے جب وجدان کی نظرے بھٹک کر کہی اور جا رہی تھی وہ اس ظالم حسینہ کو دیکھنا اور بات کرنا چاہتا تھا لیکن وہ تھی کے نظر آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی....

وہ کھانا کھانے میں مصروف تھا جب اس کے کانوں سے ایک نسوانی آواز ٹکرائی وجدان نے نظرے اٹھا کر دیکھا تو کتنے ہی پل اسکو دیکھتا رہا....

آنٹی آپ کو کچھ اور چاہیے پری آمنہ بیگم سے پوچھتی ہے....اسکو صبیحہ بیگم نے ہی بھیجا تھا کے جاؤ پوچھ کر آؤ انکو یا انکی فیملی کو کچھ چاہئیے تو نہیں....

پری کو اپنے اوپر ستائش بھری نظریں معلوم ہوتی ہیں... تو وہ نظرے اٹھا کر وجدان کی طرف دیکھتی ہے

اس کے دیکھنے پر وجدان کی آنکھوں کی چمک اور بڑھ جاتی ہے....

وجدان اسکی طرف ہی دیکھ رہا ہوتا ہے جب وہ اسکو گھور کر چلی جاتی ہے....

اس کے جاتے ہی زارون اور شاہزیب صاحب دونوں ایک ساتھ چھت پھاڑ قہقہ لگاتے ہیں....ہاہاہاہا

جس پر وجدان زارون کو گھورتا اور شاہزیب صاحب کو خفا نظروں سے دیکھتا ہے....

برخوردار ایسے نہیں دیکھو ہم نے تو کچھ بھی نہیں کہا یہ تو آپکی قسمت ہے....

شاہزیب صاحب ہنستے ہوئے کہتے ہیں.....

بس کردیں آپ دونوں میرے بیٹے کو تنگ نہیں کرے آمنہ بیگم ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہتی ہیں....

کچھ کچھ سمجھ تو ان کو بھی آگئی تھی....

ماما گھر چلیں وہ آمنہ بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے.....

فنکشن اپنے اختتام تک پوھنچ گیا تھا.....

میں صبیحہ بیگم سے مل لوں پھر چلتے ہیں....آمنہ بیگم وجدان کو جواب دیتا ہے.....وجدان انکی بات سن کر ہاں میں سر ہلاتا ہے...

ہمیں اب اجازت دیں آمنہ بیگم صبیحہ بیگم کو کہتی ہیں....

کچھ دیر اور رک جاتی آپ.... صبیحہ بیگم آمنہ بیگم کے اجازت مانگنے پر ان سے کہتی ہیں...

"""""سب مہمان جا چکے تھے صرف شاہزیب صاحب کی فیملی رہ گئی تھی""""

نہیں اب ہمیں اجازت دیں زاوار گھر میں اکیلا ہے آپ جانتی تو ہیں اسکو کہیں بھی آنا جانا پسند نہیں.... آمنہ بیگم وجہ بتاتے ہوئے کہتی ہیں..

""""آمنہ بیگم اپنے بچوں کی ابھی ایسے فکر کرتی تھیں.. جیسے وہ کوئی چھوٹے بچے ہوں... لیکن یہ بھی ایک ماں کی محبت ہی ہوتی ہے اپنے بچوں کیلئے...""""

چلیں کوئی بات نہیں میں سمجھ سکتی ہوں صبیحہ بیگم آمنہ بیگم کے گلے ملتے ہوئے کہتی ہیں....

شکریہ اللہ حافظ..... آمنہ بیگم بھی صبیحہ بیگم سے ملتے ہوئے کہتی ہیں

♤کچھ دنوں بعد♤

وقت تیزی سے گزرتا جا رہا تھا...پری بھی ملیشیا واپس آگئی تھی سب کچھ اپنے معمول پر واپس آگیا تھا....

ہر کوئی اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھا...

وجدان نے گھر میں سب کو ہی بتا دیا تھا کہ وہ پری کو پسند کرتا ہے سب بہت خوش تھے...اس کی پسند پر کسی کو بھی کوئی اعتراض نہیں تھا... بلکہ آمنہ بیگم بہت زیادہ خوش تھیں انکو پری بہت پسند تھی... لیکن انہوں نے اپنی پسند کا اظہار کسی کے سامنے نہیں کیا تھا لیکن جس دن وجدان نے انکو بتایا تو انہوں نے بھی سب کو اپنی پسند کا بتا دیا تھا.......

زاوار اور وجدان آفس میں تھے جب انکو پتا چلا کہ یاسر ملیشیا جانے والے ہیں وہ ان کے بزنس پارٹنر ہیں اور شاہزیب صاحب کے یونیورسٹی فیلو بھی رہ چکے ہیں....
کچھ دیر پہلے ہی انکو یاسر انکل کی کال ائی تھی....
انہوں نے ہی بتایا تھا کہ ملیشیا جانا ضروری ہے وجدان یا زاوار میں سے کوئی ایک ان کے ساتھ چلے کیوں کہ جس پروجیکٹ پر یہ کام کر رہے تھے اسی سلسلے میں انکو ملیشیا جانا پڑھ رہا ہے.....

بھائی آپ یہی رہے میں چلا جاتا ہوں.. زاوار وجدان سے کہتا ہے.. کیوں کہ کچھ دن پہلے ہی تو وہ دبئی سے آیا تھا.... اسیلیے وہ چاہتا تھا کہ وجدان پاکستان رہے...

اوکے آج رات 11 بجے کی فلائٹ ہے ●●●●●●وجدان زاوار کو فلائٹ کا بتاتے ہوئے کہتا ہے...

جی ٹھیک ہے.... زاوار اس کی بات سن کر وجدان کو جواب دیتا ہے....

زاوار تمہاری پیکنگ ہوگئی وجدان زاوار کے کمرے میں آتے ہوئے پوچھتا ہے.....

جی بھائی میری پیکنگ ہوگئی ہے.. زاوار وجدان کو جواب دیتا ہے....

گڈ چلو آؤ ڈنر کر لو پھر تمہاری فلائٹ کا بھی ٹائم ہونے والا ہے........ وجدان زاوار سے ڈنر کا کہتے کمرے سے نکل جاتا ہے....

وہ سب خوشگوار ماحول میں کھانا کھا رہے تھے... جب زارون نے نیا شوشا چھوڑا..

بھائی دیہان سے کہی اس بار آپ کا نہ کوئی دل چرا لے... جیسے لاسٹ ٹائم وجدان بھائی کا پریشے آپی نے چرایا تھا پارٹی میں... زارون ہنستے ہوئے کہتا ہے..

ہاہاہاہاہاہا....... اس کی بات سن کر سب قہقہ لگاتے ہوئے ہنس پڑھتے ہیں....

جی نہیں ایسا کچھ نہیں ہو گا زاوار کھانا کھاتے ہوئے یقین کے ساتھ زارون کو جواب دیتا ہے....

""""لیکن وہ کہاں جانتا تھا کہ یہ سچ ہونے والا ہے بہت جلد اس کا بھی کوئی دل چرانے والی ہے""""!___

♤ملیشیا♤

انکا جہاز ملیشیا میں لینڈ کر چکا تھا.... یہاں سے انہوں نے سیدھا ہوٹل جانا تھا جہاں ان کے لیے روم پہلے سے ہی بک تھے.........

انہوں نے shangri_la kaula lampur میں 2 ہفتے ٹھہرنا تھا..

پاکستان سے صرف وہ دونوں یاسر انکل اور زاوار ہی آئے تھے..

انکل میٹنگ کب ہے زاور گاڑی میں بیٹھتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھتا ہے... وہ کبھی بھی کسی کے ساتھ فری نہیں ہوتا تھا...

بیٹا کل میٹنگ ہے پریشے چودھری کے ساتھ میں نے سنا ہے کے ان کا ریسٹورنٹ ٹاپ ون پر ہے اور ان کی فوڈ کوالٹی بھی اچھی ہے اگر اچھا رہا تو اگلی ڈیلز ہم ان کے ساتھ ہی کریں گے......

یاسر انصاری زاوار کو کام کی ڈیٹیلز دیتے ہوئے کہتے ہیں....

ہمم۔۔۔ میں نے زیادہ تو نہیں سنا لیکن جتنا سنا ہے اس میں تعریف ہی سنی ہے وہ بھی انکی بات سنتے ہوئے کہتا ہے.....

وہ ہوٹل پوہنچ گئے تھے وہ جیسے ہی ہوٹل میں قدم رکھتے ہیں مینیجر بھاگتا ہوا آتا ہے اور انکو ویلکم کرتا ہے... آخر یاسر انصاری اور زاوار شاہ کو کون نہیں جانتا تھا لوگ تو ان سے ملنے کے لیے اور کام کرنے کیلئے ترستے تھے...... مینیجر کے ساتھ دو لڑکے بھی ہوتے ہیں جو ان سے ان کا سامان پکڑ لیتے ہیں..

"""most welcome in shangru_la kaula lampur"""

ہوٹل کا مینیجر ان کا خوش دلی سے ویلکم کرتے ہوئے کہتا ہے... سر سیکنڈ فلور پر 108 اور 109 رومز ریڈی ہیں.... یہ لیں کیز مینیجر انکو روم کی چابی دیتے ہوئے بتاتا ہے....

زاوار اور یاسر صاحب کی لے کر اپنے اپنے روم میں چلے جاتے ہیں-

پریشے اپنے آفس میں بیٹھی کام کر رہی تھی جب سمرا اس کے آفس میں داخل ہوتی ہے ہیلو ڈارلنگ...اور پریشے کو مخاطب کرتی ہے...

میں نے تمہیں بتانا تھا کہ ....اس کے مخاطب کرنے اور بیٹھنے پر پریشے اپنی بات شورو کرتی ہے....

کل میٹنگ ہے اس کی اچھے سے تیاری کر لو پاکستان سے کوئی یاسر انصاری اور زاوار شاہ آیئں ہیں یہ پروجیکٹ ہمیں ہی ملنا چاہئیے اس میں کوئی بھی غلطی نہیں ہونی چاہئیے....اس سے پہلے کہ پریشے اپنی بات مکمل کرتی سمرا اسکی بات کاٹتے ہوئے کسی رٹے ہوئے طوطے کی طرح اسکو ایک ہی سانس میں سب کچھ بتا دیتی ہے...اس

کی بات سن کر پریشے ہنس پڑھتی ہے.... سمرا کوئی حال نہیں تمہارا.... ایسے کیسے میرا حال نہیں آپ کے جانے کے بعد سارا آفس میں اکیلے دیکھتی ہوں اور آپ ابھی بھی ناخوش ہے مجھ سے وہ ایکٹنگ کرتے ہوئے کہتی ہے...جب کے اسکی باتیں سن کر پری ہنسنا شروع کر دیتی ہے...بی سیریس سمرا اب ہم کام کی طرف دیہان دیں وہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے اسکی بات سن کر سمرا بھی سیریس ہو جاتی ہے....

ہمارا یہ پاکستان کے ساتھ فرسٹ پروجیکٹ ہے ویسے تو مجھے امید ہے کہ سب کچھ بہت اچھے سے ہو جاے گا لیکن میں اسکو مزید بہتر کرنا چاہتی ہوں وہ اپنی باتوں میں مصروف ہو جاتی ہیں ○○○○○

《ملیشیا》

یاسر انصاری اور زاوار شاہ POKOK KL CAFE کے لیے نکل پڑے تھے کیوں کے انکی میٹنگ کیفے میں ہونی تھی.....

ابھی وہ پوھنچے ہی تھے کہ زاوار کو کال آتی ہے جسے سننے کے لیے وہ باہر جاتا ہے اس سے پہلے کے وہ باہر قدم رکھتا اس سے ایک لڑکی آتے ہوئے ٹکراتی ہے....وہ چنچل

سی لڑکی آج لیٹ ہونے کی وجہ سے پہلے ہی غصے میں تھی اور اوپر سے اس پہاڑ نما شخص سے ٹکرا اس کا غصہ اور بڑھا دیتا ہے.....

اندھے ہو کیا دیکھ نہیں سکتے یہ آنکھیں اللہ نے استعمال کرنے کے لیے دی ہیں تو بہتر ہے کہ انکا اچھے سے استعمال کرے ہٹے میرے راستے سے سمرا ایک دم اس پر پھٹ پڑتی ہے

زاوار جو اسکی شہد رنگ آنکھوں میں کھویا ہوا تھا اسکی آواز سن کر ہوش کی دنیا میں لوٹتا ہے...

.....معدے جیسا سفید رنگ شہد رنگ بڑی بڑی آنکھیں چھوٹی سی ناک جو غصے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھی بھرے بھرے لب لمبے براؤن بال وہ مکمل حسن کی ایک ملکہ تھی..... لیکن سامنے والا بھی کم نہیں تھا وہ بھی اپنے آپ میں صرف ایک تھا حسن کا دیوتا بلیک تھری پیس میں وہ بھورے بال ہلکی ہلکی داڑھی اور سفید رنگ کے ساتھ براؤن آنکھیں وہ بھی کسی سے کم نہیں لگ رہا تھا لیکن یہاں اس کی خوبصورتی اور نیچر دونوں کی ہی اس لڑکی نے اگنور کر دیا.. وہ رستے سے ہٹ جاتا ہے

لیکن اس کو مڑ کر دیکھنا نہیں بھولتا کیوں کہ کہیں نہ کہیں سمرا نے زاوار کا دل چرا ہی لیا تھا... یہ تاریخ میں لکھا جا سکتا ہے کہ پہلی بار سید زاوار شاہ نے کسی کو پلٹ کر جواب نہیں دیا تھا بلکے اگر کوئی اسکا آفس ور کر یا بھائی زارون دیکھ لیتا تو یقیناً غش کھا کر بیہوش ہو جاتا تھا... سمرا اس کو کوستے ہوئے آگے بڑھ گئی تھی پری سے وہ لیٹ ہونے کی وجہ سے باتیں سن کر آئی تھی لیکن وہ سارا غصہ تو اسی شخص پر نکال آئی تھی جس کے ساتھ ان دونوں کی میٹنگ تھی.... وہ یاسر انصاری کو دیکھتے ہوئے آگے بڑھی تھی یاسر انصاری کے ساتھ پریشے پہلے سے موجود تھی اسلیے اس کو یاسر انصاری کو ڈھونڈنے میں زیادہ وقت نہیں لگا...

السلام علیکم! وہ آکر سلام کرتی ہے جس کا جواب پریشے اور یاسر صاحب ایک ساتھ ہی دیتے ہیں اس سے پہلے کے وہ کچھ اور بات شروع کرتے زاوار بھی آکر ان کے ساتھ بیٹھتا ہے ابھی وہ آکر بیٹھا ہی تھا کے سمرا کو دیکھ اس کو ایک زبردست جھٹکا لگتا ہے جب کے وہ تو اس کو مکمل اگنور کیے اپنے کام میں مصروف تھی ______ سر جیسے کے آپ جانتے ہیں اس سٹی میں ہماری کوالٹی اچھی ہے لیکن ہم کوشش کرے گے

اس سے بھی بہتر کرنے کی انشاء اللہ آپ کے ساتھ کام کر کے ہمیں اچھا لگے گا
پریشے کنٹریکٹ پر سائن کرتے ہوئے کہتی ہے جب کے دوسرے پیج پر سمرا سائن
کرتی ہے.... پریشے ہمیشہ سے ایسا ہی کرتی تھی کیوں کہ اس کا کہنا تھا کے اس طرح
کوئی ناانصافی نہیں ہوتی اور نا ہی وہ کر سکتی ہے کسی بھی طرح کی کوئی بھی ناانصافی
سمرا کے ساتھ..... جب کے سمرا بھی انکو اپنی مین برانچ کے بارے میں سب
تفصیل دے چکی تھی....

NADODA KUALA LAMPURانکی مین برانچ تھی جو کے
ٹاپ 5 میں شامل تھی انکی 4 برانچز اور بھی ہیں....

ابھی وہ اٹھتی کے زاوار ان سے لنچ کا پوچھتا ہے... اگر آپ کو برا نا لگے تو کیا ھم ساتھ
لنچ کر سکتے ہیں زاوار نرم لہجے میں پوچھتا ہے اور یہ یاسر صاحب کے لیے بہت بڑا جھٹکا
تھا ابھی وہ کچھ سمجھتے کے سمرا کے جواب نے انکو دوسرا جھٹکا دے دیا تھا.. مسٹر مجھے
نہیں لگتا کے ہم میں کوئی ایسا رشتہ ہے کے ہم ایک ساتھ لنچ کرے یہاں صرف
بزنس میٹنگ کے لیے آئیں تھیں ہم نہ کے لنچ کرنے.. پریشے جواب دینے ہی لگی
تھی کے اس سے پہلے سمرا جواب دی دیتی ہے...

یاسر صاحب تو اس لڑکی کی ہمت کو سلام پیش کر رہے تھے ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ زاوار شاہ خود کسی کو لنچ کے لیے بول رہا ہے اور پھر اس لڑکی نے بھی اس کو انکار کر دیا جب کے زاوار جواب میں صرف مسکرا دیتا ہے....

انہوں نے جتنی بھی میٹنگ آج تک اٹینڈ کی تھی ہمیشہ لڑکیاں اسکو ستائش بھری نظروں سے دیکھتی تھیں لیکن وہ ہمیشہ ان سب کو اگنور کر دیتا تھا... اور آج اس کو ہی ایک لڑکی اگنور کر رہی تھی............

اتنا سن کر سمرا اور پریشے آفس کی طرف روانہ ہو جاتیں ہیں تم نے اس کو ایسے کیوں کہا پری اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے کیوں کے یہی وہ گدھا ہی ہے جس میں اتنی بری طرح ٹکرائی تھی اور لیٹ بھی ہو گئی تھی اتنا غصہ آرہا مجھے اس پر اور تو اور لنچ کا بھی ایسے بے تکلف ہو کر بول رہا تھا جیسے میرے ماموں کا بیٹا ہو وہ منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے کہتی ہے اسکی بات سن کر اور اس کا چہرہ دیکھ کر پری قہقہ لگا دیتی ہے جس پر سمرا اس کو گھوری سے نوازتی ہے......

یاسر صاحب ہوٹل روم میں آتے ہی ساری بات وجدان کو بتا دیتے ہے پہلے تو وہ میٹنگ کے بارے میں خوش ہوتا ہے لیکن بعد میں اسکو چار سو والٹ کا جھٹکا لگتا ہے لیکن بات سمجھتے ہی وہ دلکشی سے مسکرا دیتا ہے وجدان ابھی تک اس بات سے انجان تھا کے جس سے وہ محبت کرتا ہے اس کے ساتھ ہی بزنس کرنے جا رہا ہے...

زاوار روم میں ابھی داخل ہوتا ہی ہے کہ اس کے موبائل پر وجدان کال آتی ہے

السلام علیکم زاوار..!

وعلیکم السلام بھائی!

کیسے ہو چھوٹے؟

میں ٹھیک.....

آپ کیسے ہیں؟

الحمدللہ میں ٹھیک ہوں......

اور بتاؤ میٹنگ کیسی رہی؟ میٹنگ اچھی رہی وہ پرجوش سا ہو کر جواب دیتا ہے آہاں میرا بھائی اتنا خوش کب سے ہونے لگا وہ بھی میٹنگ کر کے وجدان اپنی مسکراہٹ

ضبط کرتے ہوئے پوچھتا ہے...... ارے نہیں بھائی آپ غلط سمجھ رہے ہیں... میں تو کچھ نہیں سمجھ رہا خیر چھوڑو یہ بتاؤ کب تک آنا ہے

3 دن تک آئے گے تب تک میں یہاں کا کام بھی دیکھ لوگا وہ ایک گہری سانس لیتے ہوئے کہتا ہے...

جی جی اب تو بہت کام ہو گا آپ کو وجدان ہنستے ہوئے کہتا ہے

او کے پھر بات ہو گی اللّٰہ حافظ... زاوار سنجید گی سے کہہ کر کال کاٹ دیتا ہے...

اس کی کال کاٹنے پر وجدان منہ بناتا ہے پتہ نہیں اس کو کیا کھا کر پیدا کیا ہی ماما نے وجدان بڑبڑاتے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ جاتا ہے....

《پاکستان فیصل آباد》

آمنہ بیگم سب کے لیے چائے بنا کر باہر گارڈن میں لاتی ہیں جہاں شاہزیب صاحب وجدان اور زارون پہلے سے ہی موجود تھے...

یہ لیں گرما گرم چائے وہ سب چائے کے کپ اٹھا کر چائے پینا شروع کرتے ہیں جب وجدان بولنا شروع کرتا ہے.. ماما آپ کب جا رہی ہیں میرا رشتہ لے کر اب تو آپ

کے نواب زادے نے بھی لڑکی پسند کرلی ہے لیکن وہ گھنا میسنا بتائے گا نہیں وہ آخری بات جل کر کہتا ہے جب کے اس کی بات سن کر سب حیران ہو کر اس کی طرف دیکھتے ہیں.... یہ آپ کیا کہ رہے ہیں وجدان ھم آپکی بات سمجھے نہیں شاہزیب صاحب کا اشارہ اسکی آخری بات کی طرف تھا. جی ڈیڈ میں صحیح کہ رہا ہوں سید زاوار شاہ کو ایک لڑکی پسند آئی ہے لیکن مزے کی بات یہ ہے کہ اس لڑکی نے پہلی ملاقات میں ہی آپ کے خوبرو جوان کی اچھی خاصی کر دی وہ ہنستے ہوئے ان کو بتاتا ہے اس کی بات سن کر زارون کا قہقہ لگتا ہے

ہاہاہاہاہا زارون ہنستے ہی چلا جاتا ہے جب کے باقی سب بھی دبی دبی ہنسی ہنس رہے تھے کیوں کے زاوار کے مزاج سے ہر کوئی بہت اچھے سے واقف ہے... ایک منٹ آپکو کچھ سناتا ہوں میں وجدان اپنا موبائل نکالتے ہوئے کہتا ہے وہ ان سب کو یاسر صاحب کے وائس مسیجز سناتا ہے

مسیجز سن کر شاہزیب صاحب کا قہقہ بے فضا میں لگتا ہے کیوں کے ایسا پہلی بار ہوا تھا کے کوئی زاوار کو جواب دے رہا تھا اور وہ چپ تھا اور یہ بھی کے زاوار نے زندگی

میں پہلی بار کسی کو لنچ کا بولا تھا..... یہ تو اچھی بات ہے کے بھائی کو بھی کوئی پسند آیا ورنہ مجھے تو لگتا تھا کے وہ ساری زندگی کنوارے ہی رہے گے زارون کی بات پر سب ہنس دیتے ہیں... ارے ماما میں نے کوئی بات کی تھی وجدان ان کی توجہ اپنی طرف کرتے ہوئے کہتا ہے جی آپ کیا کہ رہے تھے وہ مسکرا کر وجدان سے پوچھتی ہیں میں کہ رہا تھا کے میرا ابھی اب سوچ لے وہ مسکین سا چہرہ بنا کر کہتا ہے جی میرا چاند ہم کچھ دنوں میں جایئں گے ... اس کے بعد وہ سب اپنی باتوں میں مصروف ہو جاتے ہیں......

وقت کا کام تھا گزرنا جو کے تیزی سے گزر رہا تھا ہر کوئی اپنے معمول پر واپس آچکا تھا لیکن زاوار کا دل تو کہی پیچھے ہی رہ گیا تھا وہ ہمیشہ سے ہی پہلی نظر کی محبت پر یقین رکھتا تھا جو کے اسے ہو بھی چکی تھی...

زاوار نے سمرا سے ملنے کی کوشش کی تھی لیکن سمرا نہیں ملنا چاہتی تھی لیکن وہ اس کو اپنی محبت کے بارے میں بتا آیا تھا اب آگے فیصلہ سمرا کا ہونا تھا کہ وہ کیا کرتی ہے....

آج آمنہ بیگم اور شاہزیب صاحب نے وجدان کا رشتہ لے کر احمد ویلا جانا تھا....

اس دن کے بعد وجدان نے سوچ لیا تھا کے وہ شادی صرف پری سے کرے گا وہ نہیں جانتا تھا کے اس کا جواب کیا ہو گا لیکن وہ ان کچھ ہی ہفتوں میں اس سے بے پناہ محبت کر بیٹھا تھا جس کہ اظہار اس نے صرف گھر والوں کے سامنے ہی کیا تھا...پری اس کی محبت سے بلکل انجان تھی...اور وجدان نے بھی منع کر دیا تھا کے جب اس کا رشتہ لینے جائے تو ان کو نہ بتائے کے وجدان پری کو پسند کرتا ہے ... وہ پری کے ہاتھوں ریجیکٹ نہیں ہونا چاہتا تھا.....

♤احمد ویلا♤

صبیحہ بیگم پری سے کال پر بات کر رہیں تھیں سلام دعا کے بعد وہ اس سے شکوہ اور غصہ کر رہیں تھیں......

پری تمہیں میں 2 سال سے کہہ رہی ہوں کہ اپنا بزنس پاکستان سیٹل کر لو لیکن نہیں مجال ہے تم نے تو منت مانی ہے میری کوئی بھی بات نا ماننے کی...اگر اب تم نے بات نہیں مانی تو بھول جانا تمہاری کوئی خالہ یا آپی بھی ہیں .... آپی کیا ہو گیا ہے آپ کو جسٹ

ریلکس میں بہت جلد کر لوں گی کل میں نے پاکستان کے کلا ئنٹس کے ساتھ ہی میٹنگ کی ہے اگر ان کے ساتھ کام اچھا رہا تو میں پاکستان میں ہی بزنس سیٹ کر لوں گی وہ انکو مسکراتے ہوئے کہتی ہے... پکا نا وہ افسردہ سی ہو کر پوچھتی ہیں•••••• کیوں کہ 2 سال سے وہ ان کو یوں ہی باتوں میں لگا رہی تھی وہ کر کچھ بھی نہیں رہی تھی اسی لیے ان کو یقین نہیں آ رہا تھا____•••

میری بیٹی سے میری بات بھی کر وائے بیگم احمد صاحب ہنستے ہوئے کہتے ہیں السلام علیکم! کیسا ہے میرا بچہ ؟•♧....

وعلیکم السلام! الحمدللہ میں ٹھیک ہوں! آپ کیسے ہیں؟...

الحمدللہ میں بھی ٹھیک... بیٹا مجھے آپ سے ایک بات کرنی تھی.. جی کہیں میں سن رہی ہوں...

بچے میں نے یہاں ایک ریسٹورنٹ کے لیے جگہ دیکھی ہے اگر آپ کہے تو فائنل کر دوں...

ماموں آپ سے کتنی بار کہا ہی آپ پوچھا نہیں کرے بلکے حکم کیا کرے اور آپ اب پھر وہی کر رہے ہیں پری معصنوئی ناراضگی سے کہتی ہے...!••••

احمد صاحب اس کی بات سن کر مسکرا دیتے ہیں... اگر انہوں نے اس کو بیٹی سمجھا تھا تو وہ بھی انکو اپنے والدین ہی سمجھتی تھی•••••☆

ماموں میں بہت جلد پاکستان آنے والی ہوں کل کلائنٹس کے ساتھ میٹنگ اچھی رہی وہ بھی بہت مطمئن ہوئے ہیں ہم سے...

چلو بیٹا یہ تو اچھی بات ہے اور ہاں سمرا کو بھی ساتھ لے آنا وہ بھی اب سے ہمارے ساتھ ہی رہے گی بہت رہ لیا میری بیٹیوں نے مجھ سے دور...

جی ٹھیک ہے چلیں بعد میں بات کرتی ہوں اللّٰہ حافظ وہ کال کاٹ دیتی ہے.....کال کاٹنے کے بعد وہ اپنی ہی سوچوں میں گم ہو جاتی ہے....

ماضی....

5سال پہلے.......

پری کے والد پری سے بہت نفرت کرتے تھے پری صرف ایک ہی بہن تھی اس کا نا کوئی بھائی تھا اور نا ہی کوئی بہن تھی اس کے والد نے بھی دوسری شادی کر لی تھی وہ اپنی بیوی کے ساتھ اپنی ہی زندگی کے رنگوں میں کھوئے ہوئے تھے اکثر وہ یہ بھی بھول جاتے تھے کے انکی کوئی بیٹی بھی ہے ہے پری اپنے والد کے ساتھ لاہور رہتی تھی اس کے والد اور سوتیلی ماں ہمیشہ گھومتے پھرتے رہتے تھے راتوں کو بہت لیٹ گھر آتے تھے وہ کھانا کھاتی ہے یا نہیں کسی کو کوئی پرواہ نہیں تھی اس کے باپ نے اس کے گھر نکلنے اور موبائل استعمال کرنے پر بھی پابندی لگائی ہوئی بلکہ اس کے پاس موبائل تھا ہی نہیں...

وہ اکثر اپنا کھانا خود ہی بنا کر کھا لیتی تھی لیکن صرف تب جب بھوک سے نڈھال ہو جاتی تھی کیوں کہ جس دن اس کی ماں کا انتقال ہوا تھا اس دن اسکا سب کچھ ختم ہو گیا تھا وہ تب 14 سال کی تھی جب اسکی والدہ کا انتقال ہوا تھا....

اسکی خالہ صبیحہ بیگم ہی اس کے پاس 3 مہینے رکی تھیں بعد میں وہ بھی چلی گئی تھی... خیر وہ 4 سال اپنا گزر بسر کرتی رہی تھی اس نے کبھی بھی ان 4 سالوں میں کوئی شکوہ نہیں کیا تھا لیکن ایک دن تو حد ہو گئی تھی اسکی سوتیلی ماں نے اس پر چوری کا غلط الزام لگایا تھا اور اس کی کردار کشی بھی کی تھی اس عورت نے پری کے باپ کو اس کے بہت زیادہ خلاف کر دیا تھا پری نے تو کبھی اس عورت کو کچھ کہا بھی نہیں تھا لیکن پھر بھی پتہ نہیں وہ اس سے کس چیز کی دشمنی نکال رہی تھی... پھر وہ دن آیا جو اس کی زندگی میں کسی قیامت سے کم نہیں تھا وہ جب سے اٹھارہ سال کی ہوئی تھی اسکی سوتیلی ماں نے اسکی شادی کی رٹ لگا رکھی تھی...

پری کی ماں کے انتقال کے بعد پری کی زندگی بہت زیادہ مشکل ہو گئی تھی وہ اندر ہی اندر مر رہی تھی لیکن یہاں پرواہ ہی کیسے تھی... اس کے باپ نے تو کبھی اس سے مسکرا کر بات تک نہ کی تھی.. بلکہ کبھی حال تک نہ پوچھا تھا کے زندہ بھی ہو یا نہیں.... جب اس عورت نے اس پر الزام لگائے تو اس کے باپ نے اسکو بہت برے طریقے سے مارا تھا وہ ایک کمرے میں بری حالت میں پڑی ہوئی تھی جب اس

کی سوتیلی ماں کمرے میں آتی ہے کہا تھا نا مجھ سے مت الجھ دیکھ اب اپنا انجام ....3 دن پہلے کی بات ہے جب پریشے کا باپ ایک میٹنگ کے سلسلے میں ملتان گیا تھا اور اسکی سوتیلی ماں نے اپنے بوئے فرینڈ کو گھر بلایا تھا اس کے ساتھ اس عورت کے بہت نازیبا تعلقات تھے وہ دونوں اس وقت لاؤنج میں موجود تھے اور شراب کے نشے میں بلکل کھوئے ہوئے تھے اس عورت نے لباس بھی بہت گندہ پہنا ہوا تھا اور اس چیز کا فائدہ وہ دونوں ایک دوسرے سے خوب اٹھا رہے تھے ابھی وہ ایک دوسرے میں گم ہی تھے کے وہاں پری آتی ہے یہ سب کچھ دیکھ کر اس کا غصے سے برا حال ہو گیا تھا....

یہ آپ کیا کر رہی ہے اپ کو شرم بھی اتی ہے یا نہیں میرے بابا گھر پر نہیں ہے اور آپ کسی غیر مرد کے ساتھ یہ سب کر رہی ہے چھی وہ ایک غصے سے آکر دھاڑتی ہے .. تم تم یہاں کیا کر رہی ہو وہ بوکھلا جاتی ہے اس کو ادھر دیکھ کر... اپنا یہ گند ختم کرے میرے گھر سے اور آنے دے بابا کو میں یہ سب ان کو بتاؤں گی وہ اتنا کہ کر وہاں سے چلی جاتی ہے.. جب کے اس عورت کا غصے سے برا حال تھا... یہ ہوتی کون

ہے مجھ سے ایسے بات کرنے والی وہ چیختے ہوئے کہتی ہے اور گلاس اٹھا کر زمین پر مارتی ہے...اس سے پہلے کے یہ لڑکی اپنے باپ کو کچھ بتائے ہمیں کچھ کرنا ہو گا وہ مڑ کر اپنے بوئے فرینڈ سے کہتی ہے.. اوکے ڈارلنگ ڈونٹ ورری تم ایسا کرو اس کی باپ کو کہنا اس نے تمھارے لاکر سے چوری کی ہے اس نے تمہارا گولڈ کا سیٹ چرایا ہے اور وہ چرا کر اس نے اپنے کسی عاشق کو دیا ہے... وہ عورت اس کے کہنے پر وہی کچھ کرتی ہے جس کی وجہ سے اس کا باپ اس کو مارتا ہے....

اب دیکھ میں تجھے کیسے اس گھر سے نکلواتی ہوں کیوں کہ تیرا باپ تیری شادی 2 بچوں کے باپ سے کر رہا ہے وہ نفرت سے اس کے منہ پر پھنکارتی ہے اور پھر کمرے سے نکل جاتی ہے..

وہ کمرے سے نکل کر عائشہ بی کو بلاتی ہیں عائشہ جاؤ اس کو کھانا دے اؤ یہ نا ہو کے مر جائے اور ہاں میں آج رات کو پارٹی پر جا رہی ہوں گھر کا خیال رکھنا وہ عورت نفرت بھرے لہجے میں کہتی ہے...جی بی بی جی ٹھیک ہے...بی کہتے ہوئے ہاں میں سر ہلاتی ہیں..

عائشہ بی کھانا لے کر کمرے میں داخل ہوتی ہیں... عائشہ بی ان کے گھر کی پرانی ملازمہ ہے اور عمر میں بھی کافی بڑی ہیں...

بیٹے یہ لو کھانا کھالو بی کھانے کی ٹرے اس کے سامنے کرتے ہوئے کہتی ہے.....

نہیں بی مجھے نہیں کھانا آپ جائے اور یہ کھانا بھی لے جائے... بیٹے کھالو تم 2 دن سے بھوکی ہو

میں کون سا پہلی بار بھوکی رہی ہوں پری افسردہ سی مسکرا کر کہتی ہے بی بات سنے وہ تھوڑی دیر بعد ان کو مخاطب کرتی ہے...

جی بیٹا

بی بابا کہاں ہیں؟.... وہ اسلام آباد گئے ہیں آج رات کو بڑی بی بی نے بھی پارٹی پر جانا ہے آپ آج پھر اکیلی رہو گی....

ہمم پری بس اتنا ہی کہتی ہے

بی آپ میرا ایک کام کرے گی وہ کچھ سوچتے ہوئے کہتی ہے..

جی بیٹا ضرور

آپ مجھے موبائل دے دیں گی کچھ دیر کے لیے پری منت بھرے لہجے میں کہتی ہے ...

اوکے یہ لو..

ٹھیک ہے اپ جائے میں کھانا کھالوں گی وہ موبائل ان کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہتی ہے....

بی موبائل دے کر کمرے سے باہر چلی جاتی ہیں...

پری اپنی خالہ (صبیحہ بیگم) کو کال کرتی ہے پہلی ہی بیل پر فون اٹھایا جاتا ہے..

ہیلو کون بات کر رہا ہے صبیحہ بیگم کی جگہ احمد صاحب فون اٹھاتے ہیں

ماموں میں پری بات کر رہی ہوں وہ روتے ہوئے بتاتی ہے

پری بچے کیسی ہو کیا ہوا کیوں رو رہی ہو؟ وہ ایک ہی سانس میں اس سے سب کچھ پوچھتے ہیں...

ماموں میں ٹھیک نہیں ہوں پریشے اپنے ساتھ ہوا انکو سب کچھ بتاتی ہے کہ اس کے ساتھ ان چار سالوں میں کیا کیا ہوتا رہا ہے اور آخر میں رو پڑھتی ہے... پری کی والدہ کے انتقال کے بعد ان کی آج پریشے سے بات ہو رہی تھی...

وہ ساری بات سن کر پریشان ہو جاتے ہیں

پری بچے رونا بند کرے آپ میں ہوں نا پھر آپ کی آپی بھی تو ہیں میں کل ہی آتا ہوں اور بات کرتا ہوں....

نہیں ماموں آپ آج رات ہی آجائے یہ لوگ مجھے آپ سے ملنے نہیں دے گے بابا اور آنٹی آج رات نہیں ہوگے گھر آپ پلیز آج ہی آجائے اور مجھے لے جائے وہ کہتے ہوئے پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رو دیتی ہے

اوکے بیٹا آپ رونا بند کرے میں آج رات کو ہی آجاؤں گا اوکے میں تھوڑی دیر میں ہی نکلتا ہوں آپ پریشان نہیں ہوں....

پری ان کی بات سن کر کال کاٹ دیتی ہے.... آج یہاں اس جہنم میں اس کی آخری رات تھی....

احمد صاحب بھی صبیحہ بیگم کچھ بھی بتائے بغیر فیصل آباد سے لاہور کے لیے روانہ ہوتے ہیں

احمد صاحب صبیحہ بیگم کو صرف اتنا کہتے ہیں وہ کام سے دوسرے شہر جا رہے ہیں...

اس ٹائم رات کے 9 بج رہے تھے پری نے انکو کال شام 6 بجے کی تھی وہ بیک گیٹ سے گھر میں داخل ہوتے ہیں اور پری کے کمرے کی جانب بڑتے ہیں اس ٹائم گھر میں کوئی بھی موجود نہیں تھا...

پری کے کمرے میں داخل ہوتے ہی انکو پری بری حالت میں بیڈ کے پاس پڑی ہوئی نظر آتی ہے وہ اس کو آواز دیتے ہیں پری بیٹے اٹھو میں آپ کا ماموں وہ اس کو کندھے سے ہلاتے ہوئے کہتے ہیں لیکن پری کوئی جواب نہیں دیتی.. وہ پریشان ہو جاتے ہیں اس کی حالت دیکھ کر ان کو غصہ تو بہت آتا ہے لیکن وہ پری کے لیے کوئی مصیبت نہیں لانا چاہتے اسی لیے خود پر کنٹرول کرتے ہوئے اٹھتے ہیں اور پانی کے گلاس سے پانی لے کر ہاتھ سے اس کے منہ پر ڈالتے ہیں.. پری بیہوش تھی وہ 3 دن سے بھوکی تھی اور کچھ وہ کمزور تھی......

اس کی آنکھوں کی پلکوں میں ہلکی سی جنبش ہوتی ہے

پری بیٹے اٹھو وہ پھر اسکو پکارتے ہیں ماموں وہ آہستہ سے کہتی ہے احمد صاحب اسکو سہارا دے کر اٹھاتے ہیں آؤ چلیں اس سے پہلے کے کوئی آجائے وہ اس ایسے ہی سہارا دیتے ہوئے کار تک لاتے ہیں ☆ ....

ابھی وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب اس کو احساس ہوا کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا ہے جب وہ نظرے اٹھا کر دیکھتی ہے تو سامنے سمرا ہوتی ہے.... تم تم کب آئی وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے... میں تو کب سے آئی ہوں لیکن تم تو پتہ نہیں کون سے جہاں میں تھی میں کب سے بلا رہی تھی تم سن ہی نہیں رہی تھی... ہاں وہ بس ایسے ہی تم بتاؤ کیسے آنا ہوا پریشے ہلکا سا مسکرا کر اس سے پوچھتی ہے... اب تم مجھ سے بھی چھپاؤ گی ویسے میں جانتی ہوں تم کیا سوچ رہی تھی وہ پہلی بات افسردہ سے لہجے میں کہتی ہے جب کے آخری بات شوخ انداز میں کہتی ہے....

اچھا بتاؤ پھر کیا سوچ رہی تھی میں وہ جانتی تھی لازمی سمرا کے خرافاتی دماغ میں کچھ تو تھا...

تم جیجو کے بارے میں سوچ رہی تھی وہ ہنستے ہوئے کہتی ہے اسکی بات سن کر پری اس کو گھوری سے نوازتی ہے اس کے انداز پر سمر اقہقہ لگاتی ہے.....

پری مجھے تم سے ایک بات کرنی ہے میں کافی ٹائم سے سوچ رہی ہوں لیکن سمجھ نہیں آرہا تھا کیسے کروں وہ سر جھکائے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہتی ہے پریشے سمجھ گئ تھی اس نے کوئی ضروری بات ہی کرنی ہی..

بولو سن رہی ہوں...پری اس کو سنجیدگی سے جواب دیتی ہے...

پری تمہیں وہ کلائنٹس یاد ہیں جو پاکستان سے آئے تھے...ہاں مجھے یاد ہے کیوں کیا ہوا تم کیوں پوچھ رہی ہو.. یار زاوار شاہ نے مجھے پرپوز کیا ہے وہ منہ کے عجیب و غریب زاویے بناتے ہوئے کہتی ہے...

اس کی بات سن کر اب پریشے قہقہ لگاتی ہے...ارے یار تم ہنس رہی ہو میری جان پر بنی ہوئی ہے وہ خفا بھرے لہجے میں کہتی ہے...اوکے اوکے ریلیکس ناراض کیوں ہو رہی ہو.. کب کیا ہے اس نے پرپوز بتاؤ مجھے...

2... ہفتے پہلے.......

زاوار اپنے ہوٹل روم میں بیٹھا ہوا تھا جب اس نے فیس بک پر سمرا نام کی پروفائل سرچ کی اس کو زیادہ سرچ کرنے کی ضرورت نہیں پڑی سمرا کی پروفائل پہلے نمبر پر ہی تھی اس نے جیسے ہی اس کی پروفائل اوپن کی اس کی بہت سی پکس سامنے آ گئی تھی جس سے پتہ چلتا تھا کہ اسکو گھومنے پھرنے کا بہت شوق ہے... ایک پک میں وہ ہنس رہی تھی اس میں ڈمپل نظر آ رہے تھے جسے دیکھ کر وہ بے ساختہ ماشاءاللہ کہتا ہے... پروفائل چیک ہی کر رہا تھا جب اس کا آفیشل نمبر اس کے سامنے سکرین پر شو ہو رہا تھا وہ دیکھ کر بہت خوش ہو جاتا ہے زاوار فورن ہی اس کا نمبر ڈائل کرتا ہے بیل جا رہی ہوتی ہے لیکن کوئی بھی کال اٹینڈ نہیں کرتا وہ دوبارہ کال کرتا ہے تو پہلی ہی رنگ پر کال اٹھالی جاتی ہے.. ہیلو کون؟ سمرا اناؤن نمبر دیکھ کر پوچھتی ہے.. السلام علیکم کیسی ہے آپ مس سمرا؟... زاوار اپنی خوبصورت آواز میں سلام کہتا ہے وہ اس کی آواز سن کر اس کی آواز میں ہی کھو جاتی ہے لیکن جلد ہی خود کی کمپوز کر لیتی ہے وعلیکم السلام! آپ کون؟

سید زاوار شاہ آپ کا کلائنٹ زاوار مسکراتے ہوئے جواب دیتا ہے...

ہمم سمرا صرف اتنا ہی کہتی ہے کے زاوار پھر سے بولنا شروع کرتا ہے مجھے آپ سے ملنا ہے آپ سے ایک بات کرنی تھی...

کس سلسلے میں آپکو مجھ سے بات کرنی ہے....

یہ میں اپ کو فون پر نہیں بتا سکتا کیا ہم مل سکتے ہیں.. زاوار کے لہجے میں التجا تھی..

اس کی بات سنتے ہوۓ وہ ملنے پر راضی ہو جاتی ہے...••••

زاوار مسلسل 5 دن سے صرف سمرا کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا اس نے ایک دو بار اس خیال کو جھٹلانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اپنے دل کا کیا کرتا جو صرف اس کی طرف کھینچا چلا جا رہا تھا... آخر اس نے آج اس سے ملنے کا فیصلہ کر ہی لیا تھا••••

سمرا بھی اس لیے اجازت دیتی ہے کیوں کہ اس کو لگتا تھا کے شائد بزنس سے ریلیٹڈ کوئی بات ہو گی....

صبح کے 10 بج رہے تھے جب وہ کیفے جاتی ہے یہ وہی کیفے تھا جہاں انکی میٹنگ ہوئی تھی.. وہ آ کر زاوار کو مسیج کر کے آنے کا کہتی ہے اور خود کافی کا آرڈر دیتی ہے یہ کیفے زاوار کے ہوٹل سے صرف 5 منٹ کے فاصلے پر تھا...

وہ کافی پی رہی تھی جب زاوار آتا ہے وہ اس کو دیکھتی ہے تو دیکھتی ہی رہ جاتی ہے بھورے بال جو جیل سے نفاست سے سیٹ کیے ہوئے تھے ہلکی بیئرڈ تیکھی ناک براؤن آنکھیں پنک ہونٹ سرخ سفید رنگ... بلاشبہ وہ حسن کا ایک مکمل دیوتا تھا۔ نیوی بلو کلر کا تھری پیس اس کی شخصیت کو چار چاند اور لگا رہا تھا.. سمرا نے آج اس کو غور سے دیکھا تھا.. اس کے ایسے دیکھنے پر وہ وہ ہلکا سا مسکرا دیتا ہے... سمرا جو اس کو دیکھنے میں مگن تھی اس کی آواز سن کر ہوش کی دنیا میں واپس لوٹتی.... السلام علیکم! مس سمرا

وعلیکم السلام!

سمرا اس کو جواب دیتی ہے...

جی کیوں بلایا ہے آپ نے کیا بات کرنی ہے... سمرا سنجیدگی سے اس سے پوچھتی ہے

..

اس کی بات سن کر وہ ایک گہرا سانس لیتا ہے اور پھر اپنی بات شروع کرتا ہے..

سمرا مجھے باتوں کو گھومانا نہیں آتا میں سیدھی اور صاف بات کرنے کا قائل ہوں..

میں آپ کو پسند کرتا ہوں میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں.. وہ اتنا سہ کر اس کی

طرف دیکھتا ہے.. جو غور سے اس کو ہی سن رہی تھی... وہ پھر اپنی بات شروع کرتا ہے... دیکھیں سمرا میں نہیں جانتا آپ میرے بارے میں کیا سوچے گی لیکن میں پہلی نظر کی محبت پر یقین رکھتا ہوں جو کہ مجھے آپ سے ہوئی ہے میں سوچتا تھا شائد یہ میرا وہم ہو گا لیکن ایسا کچھ نہیں تھا.. وہ اس کی بات سن سٹل سی بیٹھی ہوئی تھی اس کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کہے... اس کی خاموشی پر وہ پھر سے بولنا شروع کرتا ہے.. سمرا میں آپ کو سوچنے کا ٹائم دیتا ہوں میں یہ نہیں کہتا آپ مجھے ابھی جواب دے آپ سوچ لے پھر مجھے جواب دے دینا...

وہ اپنی بات کہہ کر اب جواب کا منتظر تھا لیکن وہ ابھی تک ویسے ہی خاموش تھی... سمرا میں آپ سے بات کر رہا ہوں اس کو کچھ کہنا نہ دیکھ وہ اس کو مخاطب کرتا ہے... جی میں سن رہی ہوں.. سمرا اسے سن اپنے حواسوں میں لوٹتی ہے... تو پھر کوئی جواب تو دیں... میں کیا جواب دوں آپ کو.. وہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہی.. دیکھے اس بارے میں آپ پہلے اچھے سے سوچ لے مجھے کوئی جلدی نہیں ہے...

ہمم اوکے... وہ پریشے سے پوچھے بنا کوئی جواب نہیں دے سکتی تھی اسی لیے وہ صرف اتنا ہی کہتی ہے..

چلیں میں چلتا ہوں یہ میرا کارڈ ہے آپ مجھے کال کر کے بتا دینا انتظار کروں گا میں آپ کی کال کا.. وہ کارڈ رکھتا کہ کر چلا جاتا ہے جب کہ سمرا وہی بیٹھی سوچوں میں گم ہو جاتی ہے...

حال...

سمرا اس کو سب کچھ بتا دیتی ہے پریشے اس کی بات سن کر ایک لمبا اور گہرا سانس لیتی ہے..

اب مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں کیا کروں... سمرا اس کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے.. تم ریجیکٹ کر دو ویسے بھی ہم دونوں اب جلدی پاکستان شفٹ ہونے والی ہیں.....

کیا سچ میں...! وہ ایک دم خوشی سے چیختے ہوئے کہتی ہے.. اس کی خوشی دیکھ پری بھی خوش ہوتی ہے...جی میری جان! آپی بھی دو سال سے کہہ رہی ہے ان کو تو اب بس میری شادی کی جلدی ہے تبھی بلا رہی ہے... تم تو جانتی ہو انہوں نے اور ماموں نے کتنا ساتھ دیا ہے اب میں ان کی یہ خواہش تو پوری کر ہی سکتی ہوں انہوں

نے زندگی میں پہلی بار اتنی امید سے کچھ مانگا ہے اب میں اور انکار نہیں کر سکتی ان کو ...وہ افسردہ سے لہجے میں کہتی ہے...

ارے یار پریشان نہیں ہو سمراپری کو گلے لگاتے ہوئے کہتی ہے... ہمم بات سنو یار اب ہمیں اوور ٹائم لگانا پڑے گا کیوں کہ جلد سے جلد اب میں بھی یہاں سے جانا چاہتی ہوں کچھ ٹائم ان کے ساتھ گزارنا چاہتی ہوں اور تم بھی ہمیشہ کے لیے جاؤ گی...

میں تو خود جانا چاہتی ہوں یار.. لیکن تم ہی اتنے ٹائم سے نہیں مان رہی تھی..

پاگل ان کے سامنے مت کہنا انکل آنٹی بہت برا لگے گا ان کو وہ ڈانٹتے ہوئے کہتی ہے ..

سوری اب نہیں بولوں گی..

وہ اپنی باتوں میں مصروف ہو جاتی ہیں...

☆ پاکستان فیصل آباد ☆

《شاہ مینشن》

نوری جلدی آئے یہ سامان رکھے گاڑی میں...

آج آمنہ بیگم اور شاہزیب صاحب وجدان کا رشتہ لے کر جانے والے تھے...

جی بیگم صاحبہ میں ابھی رکھتی ہوں

ماما چلیں زارون ان کے پاس آتے ہوئے کہتا ہے... بیٹا جی آپ کہاں.. آمنہ بیگم مسکرا کر اس سے پوچھتی ہیں.. ماما جان میں بھی بھائی کا رشتہ لینے جاؤں گا.. وہ شوخ لہجے میں کہتا ہے شاہزیب صاحب اس طرف آرہے تھے اس کی بات سن کر قہقہ لگا دیتے ہیں... ہاہاہاہاہاہا بچے آپ کیسے مانگے گے رشتہ ذرا ہمیں بھی بتائے..... ڈیڈ جیسے مانگتے ہیں میں ان کو بولوں گا بھائی وجدان اپنا دل آپ کی بیٹی پر ہار بیٹھا ہے آپ پلیز اپنی بیٹی کا ہاتھ میرے بھائی کو دے دیں ارے نہیں بلکے پوری بیٹی دے ایک ہاتھ سے کیا بنے گا بیچارے بھائی کا وہ ہنستے ہوئے شاہزیب صاحب کو جواب دیتا ہے بس بیٹے آپ نے ترقی کرلی آپ رہنے دیں بس وہاں خاموش رہنا آپ.. آمنہ بیگم اس کے جواب پر ہنستے ہوئے کہتی ہے...

چلیں اب.. زارون دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے...

آدھے گھنٹے کی مسافت طے کر کے وہ لوگ احمد ولا پوھنچے تھے.... آمنہ بیگم صبیحہ بیگم سے ملتی ہیں جب کہ شاہزیب صاحب اور زارون احمد سے ملتے ہیں...

ارے بھابی اس کی کیا ضرورت تھی وہ سامان کی طرف دیکھتے ہوئے آمنہ بیگم سے کہتی ہیں...

آپ لوگوں نے ایسے ہی تکلف کیا شاہزیب... احمد صاحب بھی میٹھائی اور دیگر اشیاء کی طرف دیکھتے ہوئے کہتے ہیں..

بھابی پریشے نظر نہیں آ رہی.. آمنہ بیگم صبیحہ بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہیں..

وہ پاکستان میں نہیں ہے ملیشیا ہے صبیحہ بیگم مسکرا کر جواب دیتی ہیں...

وہ سب باتوں میں مصروف تھے جب آمنہ بیگم نے اپنی بات شروع کی بھابھی ہم آپ سے آج ایک بہت ہی قیمتی چیز مانگنے آئے ہیں... ابھی وہ اتنا ہی کہتی ہیں جب صبیحہ بیگم اور احمد صاحب الجھ کر ان کو دیکھتے ہیں.. جی؟؟؟؟ صبیحہ بیگم الجھ کر جواب دیتی ہیں

ہم آپ سے پری بیٹی کا رشتہ اپنے وجدان کے لیے لینے آئے ہیں...

پری کا رشتہ صبیحہ بیگم حیران ہوتے ہوئے ان کی بات دہراتی ہیں.. احمد صاحب کی حالت بھی صبیحہ بیگم سے الگ نا تھی وہ دونوں حیران ہو کر ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں

دیکھیں احمد وجدان آپ کا دیکھا بھالا بچہ ہے آپ سب کچھ جانتے ہیں شاہزیب صاحب احمد صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں شاہزیب میں وجدان کو اچھے سے جانتا ہوں ہمیں خوشی ہوئی ہے کے آپ نے ہمیں اس قابل سمجھا اور ہماری بچی کو بھی...

ان کی بات سن کر صبیحہ بیگم بھی اس بات میں سر ہلاتی ہیں..

تو پھر ہم کیا سمجھے بھائی.. آمنہ بیگم احمد صاحب سے پوچھتی ہیں.. بھابی ہم ایسے کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے جب تک پریشے سے بات نا کر لے اس کا جو بھی جواب ہو گا وہی ہمارا ہو گا لیکن آپ لوگ بے فکر رہے آپ کو انشاءاللہ ہم اچھا جواب دے گے احمد صاحب ان کو جواب دیتے ہیں جب کے ان کی بات سن کر سب بہت خوش اور

مطمئن ہو جاتے ہیں... وہ لوگ اپنی ہی باتوں میں مصروف تھے جب ان کو وجدان کی کال آتی ہے...

زاوار آفس میں بیٹھا کوئی کام کر رہا تھا جب اس کو کال آتی ہے وہ موبائل اٹھا کر دیکھتا ہے تو دلکشی سے مسکرا دیتا ہے... کال کرنے والی سمرا تھی...

السلام علیکم! زاوار سلام کرتا ہے...

وعلیکم السلام! مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے..

جی کہیے میں سن رہا ہوں.. وہ اپنی فائل بند کرتے ہوئے کہتا ہے..

میں نے آپ کے پرپوزل کے بارے میں بہت سوچا ہے لیکن آپ کو ہاں کرنے کا کوئی جواز نہیں بن رہا کیوں کہ میری زندگی میں محبت کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور میں نکاح سے پہلے ہونے والی محبت پر یقین نہیں رکھتی اسی لیے آپ میری طرف سے انکار سمجھے اور آئندہ مجھے کال مت کیجئے گا اللہ حافظ... سمرا سفاکیت بھرے لہجے میں کہتی ہے

زاوار جو خاموشی سے اس کی بات سن رہا تھا ابھی کچھ بولتا کے وہ کال ہی کاٹ دیتی ہے...

وہ دوبارہ اس کے نمبر پر کال کرتا ہے لیکن کوئی اٹھاتا ہی نہیں ہے لیکن وہ بار بار اس کے نمبر پر کال کرتا رہتا ہے...

یار کیا یہ پیچھے ہی پڑ گیا ہے دوسری جانب سمرا بے زاریت بھرے لہجے میں کہتی ہے اور اس کا نمبر بلاک کر دیتی ہے...

زاوار بار بار سمرا کے نمبر پر کال کر رہا تھا جب اس کو احساس ہوا کے وہ تو نمبر بلاک کر چکی ہے... اس کو سانس لینے میں مسلہ ہو رہا تھا وہ اٹھتا ہے اور باہر کی جانب اپنے قدم بڑھا دیتا ہے باہر آتے ہی وہ گاڑی میں بیٹھتا ہے... وہ گاڑی چلا رہا تھا جب کے اس کی سوچوں کا مرکز صرف اس ٹائم سمرا اور سمرا کی باتیں تھیں... وہ کیسے انکار کر سکتی ہے اگر انکار ہی کرنا تھا تو اس دن فورن کر دیتی اور میں پاگل یہ سمجھتا رہا کے شائد اس کا جواب ہاں ہو گا ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا جب اس کی کار دوسری گاڑی سے ٹکراتی ہے وہ گاڑی کو سمبھالنے کی کوشش کرتا ہے لیکن ناکام ہو جاتا ہے اور اس کا سر کار کے سٹیرنگ پر لگتا ہے اور کانچ بھی ٹوٹ کر اس کے بازو میں لگتا ہے... کچھ ہی دیر میں لوگ اس کو ہسپتال پوھنچاتے ہیں...

ڈاکٹر بھاگ کر اس جانب آتے ہیں.. ڈاکٹر سمی زاوار اور وجدان کو جانتا تھا.. جیسے ہی وہ اس کے قریب آتا ہے اس کی حالت دیکھ کر وہ وجدان کو کال کرتا ہے اور اور زاوار کو ایمر جنسی وارڈ میں بھیجتا ہے.. ڈاکٹر آپ پلیز پہلے اسکا ٹریٹمنٹ کر دے ڈاکٹر سمی پریشان سا اپنے سینئر ڈاکٹر کو کہتا ہے.. میں تب تک اس کے گھر والوں کو انفارم کر دوں... وہ باہر آتے ہی وجدان کو کال کرتا ہے.. ایک ہی رنگ پر کال اٹھالی جاتی ہے وجی زاوی کا ایکسیڈنٹ ہوا کچھ لوگ اس کو بہت ہی بری حالت میں یہاں چھوڑ کر گئے ہیں....

کیا؟؟؟ وجدان حیرت اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات میں کہتا ہے...

تم جلدی آؤ یہاں میں لوکیشن بھیجتا ہوں تمہیں...

اوکے میں ابھی آتا ہوں...

وہ آج سائٹ پر گیا تھا جس کی وجہ سے زاوار آفس کا کام دیکھ رہا تھا... وہ کہتے ہی فورن گاڑی کی جانب بڑھتا ہے... ریش ڈرائیونگ کرتے ہوئے وجدان نے 30 منٹ کا سفر 15 منٹ میں کیا تھا... ہاں سمی کہاں ہے زاوار وہ آتے ہی سمی سے زاوار

کے بارے میں پوچھتا ہے وہ ایمر جنسی وارڈ میں ہے ڈاکٹر اس کا ٹریٹمنٹ کر رہے ہیں .... تم یہاں بیٹھو وہ اس کو تسلی دیتے ہووے اپنے کیبن کی طرف بڑھتا ہے ... وجدان پریشانی کی حالت میں وہی پڑے بینچ پر بیٹھتا ہے اور گھر میں کال کرتا ہے .. السلام علیکم بھائی ! وعلیکم السلام ! زارون زاوار کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے ... کیا وہ کیسے بھائی بھائی ٹھیک تو ہے نہ زارون ایک ہی سانس میں اتنے سوال کرتا ہے .. پتہ نہیں آپ لوگ آجائے .. جی بھائی ہم ابھی آتے ہیں ... وہ پریشانی کی حالت میں کہتا ہے ... بچے کیا ہوا آپ پریشان کیوں ہے کیا سہ رہا تھا وجدان .. شاہزیب صاحب اس کو پریشان دیکھ کر پوچھتے ہیں .. بھائی زاوار کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے اور وہ ہسپتال میں ہیں ...

کیا آمنہ بیگم ایک دم پریشان سی ہو کر کہتی ہیں .. بھابی ہم چلتے ہیں وہ صبیحہ بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے کہتے ہیں .. جی ٹھیک ہے بھابی زاوار کو جب ہوش آئے ہمیں ضرور اطلاع دیجئے گا ... وہ کھڑے ہوتے ہوئے کہتی ہیں .. شاہزیب میں بھی ساتھ چلتا ہوں .. نہیں احمد آپ رہنے دے جب ہوش آئے گا ہم آپ کو بتا دے گے ابھی پتا نہیں میرا بچہ کس حالت میں ہو گا .. وہ نم لہجے میں کہتے ہیں .. ٹھیک ہے جیسے آپ

بہتر سمجھے.. اوکے اللہ حافظ .. وہ کہتے ہوئے باہر کی جانب قدم بڑھاتے ہیں..

زارون بچے جلدی کرے پتہ نہیں زاوی کس حالت میں ہو گا آمنہ بیگم روتے ہوئے کہتی ہیں..

مما آپ روئے نہیں بس ہم ابھی پوھنچ جائے گے زارون گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے کہتا ہے.........

شاہزیب صاحب آمنہ بیگم اور زارون بھی ہسپتال آ گئے تھے... وجدان ڈاکٹرز کیا کہہ رہے ہیں.. کیا ہوا ہے میرے بچے کو آمنہ بیگم روتے ہوئے وجدان سے پوچھتی ہیں... مما آپ پریشان نہیں ہوں کچھ نہیں ہوا ہمارے زاوی کو... اتنے میں ڈاکٹر باہر آتا ہے...

ڈاکٹر ہمارا بچہ کیسا ہے شاہزیب صاحب پرشانی سے پوچھتے ہیں..

آپ کا بیٹا بلکل ٹھیک ہے لیکن وہ اتنا کہتے ہیں جب زارون آگے بڑھ کر پوچھتا ہے ڈاکٹر کیا ہم بھائی سے مل سکتے ہیں..

ان کو ابھی ہوش نہیں آیا دو گھنٹے تک آجاے گا اور ان کا دائیں جانب والا بازو فیکچر ہوا ان کو احتیاط کی بہت ضرورت ہے انشاء اللہ وہ بہت جلد ریکوور کر لیں گے آپ لوگ ان کا خیال رکھیے گا وہ زارون کو جواب دینے کے بعد شاہزیب صاحب کو کہتے ہیں... جی ٹھیک ہے شکریہ شاہزیب صاحب ڈاکٹر کو دیکھتے ہوۓ کہتے ہیں.. ہم ان کو دوسرے روم میں شفٹ کرتے پھر آپ مل لینا اب وہ زارون کو مخاطب کرتے ہوۓ کہتے ہیں.. اوکے..

زاوار کو روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا اور اس کو ہوش آچکا تھا.. ابھی اس کو ہوش آیا ہی تھا کے وہ غیر دماغی سے چھت کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے جب وجدان اور آمنہ بیگم کمرے میں داخل ہوتے ہیں.. کیسا ہے میرا بچہ آمنہ بیگم آگے بڑتے ہوۓ اس سے پوچھتی ہیں اور اس کی پیشانی پر بوسہ دیتی ہیں... میں ٹھیک ہوں مما جان وہ مسکراتے ہوۓ جواب دیتا ہے...

اب سب آکر اس سے اس کی صحت کے بارے میں پوچھ رہے تھے... بچے آپ نے تو ہمیں ڈرا ہی دیا تھا.. شاہزیب صاحب زاوار کی طرف دیکھتے ہوۓ کہتے ہیں...

آپ کا دھیان کہاں تھا بھائی پتہ بھی ہے کتنا برا ایکسیڈنٹ ہوا ہے آپکا زارون خفا بھرے لہجے میں کہتا ہے... ارے میرا بچہ میں بلکل ٹھیک ہوں یہ تو بس چھوٹی سی چوٹ ہے اور کچھ نہیں زاوار ہنستے ہوئے کہتا ہے...

بھائی میں بچہ نہیں ہوں زارون منہ بناتے ہوئے کہتا ہے...

اس کی بات سن سب ہی ہنس پڑھتے ہیں... شاہزیب صاحب اور آمنہ بیگم کی تو جان میں جان آئی تھی جب ڈاکٹر نے بتایا تھا کے آپ کا بیٹا بلکل ٹھیک ہے...

زاوار شاہ مینشن میں کسی کا لختِ جگر, تو کسی کی قلبِ جاں ہے اور یہ چیز آج اس نے شدت سے محسوس کی ہے.. کیسے سب اس کے چھوٹے سے ایکسیڈنٹ سے پریشان ہو گئے تھے...

زارون ڈیڈ کو اور ماما کو گھر لے چلو تا کہ یہ آرام کر لے دیکھے صبح سے رات ہو گئی ہے اور مریم بھی گھر اکیلی ہے اور اب ویسے بھی زاوار پہلے سے بہتر ہے... وجدان زارون کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے... اوکے بھائی چلیں ہم وہ وجدان کو جواب دیتا پھر اپنے ماں باپ سے پوچھتا ہے... وجدان بچے زاوار ڈسچارج کب ہو گا...

شاہزیب صاحب وجدان سے پوچھتے ہیں... ڈیڈ کل رات تک ہو گا آپ لوگ بے فکر رہے میں ہوں اس کے پاس...جی بچے ٹھیک ہے...اپنا بھی خیال رکھنا آپ اوکے آمنہ بیگم اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے کہتی ہیں...

زارون شاہزیب صاحب اور آمنہ بیگم گھر کے لیے روانہ ہو گئے تھے .. وجدان زاوار کے پاس ہی رکا تھا...

وجدان کچھ سوچتے ہوئے زاوار کے پاس آتا ہے اور پاس پڑی کرسی پر بیٹھتا ہے... زاوار کیا ہوا تھا اس دن سچ سچ بتاؤں ورنہ میں بہت برے طریقے سے پیش آؤں گا.. وجدان زاوار کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے ذرا روب دار لہجے میں پوچھتا ہے..ابھی زاوار بات کو بدلتا کے وجدان پھر بولتا ہے... تم جو یہ سمجھ رہے ہو ہم خاص کر میں تم سے بے خبر ہوں تو یہ تم غلط سمجھ رہے ہو میں تم سے کبھی بھی بے خبر نا تھا نا ہوں سمجھے ہم پچھلے دس سالوں میں ہونے والا سب کچھ جانتے ہیں موم ڈیڈ زارون اگر کوئی نہیں جانتا تو وہ صرف گڑیا (مریم) ہے .... اب مجھے تم سب کچھ بتاؤ گے وجدان زاور کا ہاتھ پکڑے نرمی سے استفار کرتا ہے...

بھائی وہ ایک دم ٹوٹے بکھرے لہجے میں وجدان کو پکارتا ہے... جی بھائی کی قلبِ جاں..

اس کے ایسے پکارنے پر وجدان تڑپ گیا تھا...

زاوار اس کو سب کچھ بتا دیتا ہے سمرا کے بارے میں بھی اور اپنی محبت کے بارے میں بھی وہ سب کچھ بتاتا ہی ہے کے وجدان سے پوچھتا ہے...

نکاح سے پہلے کی محبت کیسی ہوتی ہے بھائی؟ کیا نکاح سے پہلے محبت کرنا غلط ہے یا پھر گناہ ہے؟ بتائیں مجھے وہ وجدان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے...

اس کی بات سن کر وجدان ایک گہرا سانس لیتا ہے اور پھر اس کو جواب دیتا ہے...

میں نکاح سے پہلے ہونے والی محبت کو حرام نہیں مانتا اور نہ ہی یہ گناہ ہے اور نا ہی غلط.. کیا تم جانتے ہو زلیخا کو نکاح سے پہلے محبت ہوئی تھی۔اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی قبل از نکاح رسولِ خدا پسند آئے تھے....

وجدان اس کی طرف دیکھتے ہوئے ہوئے کہتا ہے...

ایک اور بات اگر تمہاری محبت سچی ہوئی تو تمہیں ضرور ملے گی.. لیکن اپنی اس محبت کو اللہ سے مانگنا پتہ ہے جب ہم سچے دل سے اس پاک ذات سے مانگتے ہیں نہ تو وہ ہمیں ضرور عطا کرتا ہے... یہ لوگ آپ کو کبھی بھی کچھ نہیں دے سکتے تم اس ربِ کریم سے مانگو وہ تمہیں ضرور تمہاری محبت دے گا.. اس کی بات سن کر زاوار مسکراتے ہوئے انشاءاللہ کہتا ہے کتنے اچھے طریقے سے سمجھایا تھا اس نے...

اور ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا اللہ پاک سب کا ہے تڑپ کسی کی رائیگاں نہیں جاتی........

ہر دعا کے قبول ہونے کا ایک مقرر وقت ہوتا ہے، اور اُس وقت تک صبر کرنا، توکل رکھنا اور مسلسل دعا کرتے رہنا، یہی دراصل ہماری آزمائش ہے۔ اور کیا پتہ اللہ بھی تمہیں تمہاری محبت کو لے کر آزمانا چاہتا ہو... اس کی آزمائش پر پورا اترنا وہ کبھی بھی بندوں کو اس کی طاقت سے زیادہ نہیں آزماتا اور نہ ہی کبھی اس کی رحمتوں سے

مایوس ہونا جانتے ہو نا کہ ہر مشکل کے بعد آسانی ہے ... اور کیا پتہ تمہاری اس آزمائش کے بعد تمہیں تمہاری محبت مل جائے...

وجدان زاوار کو بہت پیار سے سمجھا رہا تھا جبکہ اس کے اس طرح سمجھانے پر زاوار بہت خوش ہوا تھا اس نے کتنے اچھے طریقے سے اس کو سمجھایا اور مایوسی سے بھی نکالا تھا...

زاوار تمہیں میں ایک بات بتاؤں وجدان کچھ ٹائم بعد اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے... جی بھائی...

تمہیں پتہ ہے جب مجھے محبت ہوئی تھی نہ میں نے اس کو نہیں بتایا تھا اور نہ ہی آج تک بتایا ہے میں نے مما اور ڈیڈ کو کل وہی بھیجا تھا تا کہ وہ میرا ان سے رشتہ مانگے اور وہ گئے بھی تھے انہوں نے مثبت جواب دیا ہے جانتے ہو کیوں؟

وجدان اتنا سہ کر زاوار کی طرف دکھتا ہے جو اسے ہی سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا ... وجدان پھر اپنی بات شروع کرتا ہے.... میں اپنی زندگی کو ایک مسافر بن کر گزراتا ہوں وہ سفر جانتے ہو تم کہ کون سا ہے جس پر میں اپنی زندگی کا سفر تے کرتا ہوں وہ سفر ہے یقین ہے کا سفرِ یقین... پتا ہے مجھے اپنے اللہ پر مکمل یقین تھا کے وہ

ضرور مجھے اپنی وہ انمول چیز دے گا اور اسی یقین پر میں نے اللہ سے اس کو مانگا تھا اور دیکھو وہ مجھے بہت جلد ملنے والی ہے اور جب وہ ملے گی نہ تو میرا یقین اور پختہ ہو گا... میں تمہیں اس لیے یہ سب بتا رہا ہوں تا کہ تم بھی یقین کے سفر کے مسافر بن جاؤ اور اللہ سے مانگو اس کو دیکھنا وہ تمہیں بہت جلد ملا دے گا اس سے....

اس کی بات سن زاوار دلکشی سے مسکرا دیتا ہے کیوں کہ اس کی باتوں اور نصیحتوں سے اس کو بہت ہمت ملی تھی اور ایک نئ امید بھی جاگی تھی جہاں وہ مایوس ہو گیا تھا وہی آج اس کو ایک امید کی نئ کرن دیکھائی دی تھی...••••••

وہ آج رات گھر آ گئے تھے زاوار بھی اب پہلے سے کافی بہتر ہو گیا تھا... وہ اپنے کمرے میں لیٹا آرام کر رہا تھا جب مریم اس کے کمرے میں داخل ہوتی ہے... بھائی یہ کیا ہوا آپ کو وہ زاوار کی طرف آتے ہی روتے ہوئے اس سے پوچھتی ہے.. کچھ نہیں ہوا گڑیا بس چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اور دیکھو اب تو میں بلکل ٹھیک ہوں... وہ مسکراتے ہوئے جواب دیتا ہے جب وہ روتے ہوئے ہی اس کی سینے سے لگتی ہے..

بچے رونا بند کرو نہیں تو میں ناراض ہو جاؤں گا.. اتنا دکھ تو مجھے میری چوٹ کا نہیں ہوا جتنا دکھ آپ کے یہ آنسوں دیکھ کر ہو رہا ہے.. زاوار مریم کے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہتا ہے.. ابھی وہ بات کر رہے تھے جب زارون کمرے میں داخل ہوتا ہے.. ارے بھائی دکھی نہ ہوں آپ اس کے آنسوں دیکھ یہ ڈرامہ کر رہی ہے زارون ہنستے ہوئے کہتا ہے... جب مریم پاس پڑا کشن اٹھا کر اس کو مارتی ہے جو سیدھا اس کے منہ کو سلامی پیش کرتا ہے.. ابھی وہ کچھ کہتا کے پیچھے سے وجدان کی روبدار آواز آتی ہے.. زارون یہ کیا ہو رہا ہے... بھائی کچھ نہیں زارون گردن پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے..

مریم بچے ادھر آیئں آپ... وجدان مریم کو اپنے پاس بلاتا ہے.. جب مریم وجدان کے پاس جاتی ہی اس کے سینے سے لگتی ہے.. بچے آپ کیوں رو رہے تھے.. بھائی وہ بھائی زاوی اتنا کہتے وہ پھر رونا شروع ہو جاتی ہے جب زارون بھی پاس آتے ہوئے اس کو ایسے ہی اپنے سینے سے لگاتا ہے ہے یار مریم ایسے نہیں روتے تم جانتی ہو نہ تمھارے بھائی تمہیں روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے زارون اس کے آنسوں صاف

کرتے ہوئے کہتا... شاہ مینشن میں سب ہی جانتے تھے کے مریم کی جان اس کے بھائیوں میں جب کہ بھائیوں کی جان مریم میں بستی ہے...

یہ پیار بھرا سین دیکھ کر صبیحہ بیگم اور احمد صاحب بے اختیار مسکرا دیتے ہیں.... وہ آج زاوار کی عیادت کے لیے آئے تھے جب آمنہ بیگم اور شاہزیب صاحب ان کو زاوار کے کمرے کی طرف لے کر جاتے ہیں.. ابھی وہ دروازے پر پوھنچے ہی تھے جب ان بہن بھائیوں کا پیار ان کو دیکھنے کو ملتا ہے ان کو دیکھتے ہوئے سب ہی ماشاءاللہ کہتے ہیں...

بچوں شاہزیب صاحب کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہتے ہیں... جی ڈیڈ وہ پیچھے مڑتے ہوئے ہم آواز کہتے ہیں.... جیسے ہی وہ احمد صاحب اور صبیحہ بیگم کو دیکھتے ہیں تو ان کی طرف بڑتے ہیں ملنے کے لیے... مریم صبیحہ بیگم سے گلے ملتی ہے زارون اور وجدان احمد صاحب کے... وہ آگے بڑتے ہوئے زاوار سے اس کا حال احوال دریافت کرتے ہیں.... بھابھی آپ بیٹھے میں کھانا لگوالوں آپ لوگ کھانا کھا کر

جانا... آمنہ بیگم کھڑے ہوتے ہوئے کہتی ہیں اور پھر کچن کی جانب اپنا رخ کرتی ہیں....

کھانے کے دوران بھی باتیں جاری تھی... وہ سب اس ٹائم لان میں بیٹھے باتیں کررہے تھے اور چائے بھی انجوئے کررہے تھے... کچھ دیر بعد احمد صاحب شاہزیب صاحب سے کہتے ہیں.. اب ہمیں اجازت دیں شاہ صاحب کافی ٹائم ہوگیا ہے.. بہت اچھا لگا آپ لوگ آیئں.. شاہزیب صاحب احمد صاحب کے گلے ملتے ہوئے کہتے ہیں... بھابی بہت خوشی ہوئی آپ آئی ٹائم کا پتہ ہی نہیں چلا کتنی جلدی گزر گیا آپ لوگوں کے ساتھ.. آمنہ بیگم صبیحہ بیگم کو ملتے ہوئے کہتی ہیں... اللّٰہ حافظ بھابی دوبارہ ضرور آنا آپ لوگ...

نہیں اب تو آپ لوگ آنا ہم آپ کو بہت جلد جواب دے گے بس پری پاکستان آجائے پھر ہم جلد ہی آپ کو بتائیں گے... وہ ہنستے ہوئے ان کو کہتی ہیں.. وہ وجدان کو شروع سے ہی بہت پسند کرتی تھیں لیکن آج ان سب کو دیکھ کر ان کا ارادہ پختہ ہوگیا

تھا پری کی شادی وجدان سے... بہت شکریہ بھابی آمنہ بیگم صبیحہ بیگم سے کہتی ہیں اور ان کو باہر چھوڑنے جاتی ہیں جہاں احمد صاحب ان کا انتظار کر رہے تھے... اللہ حافظ بھابی صبیحہ بیگم گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہتی ہیں....

○••دو ماہ بعد•••○

وقت کافی تیزی سے گزر رہا تھا.. زاوار بھی ٹھیک ہو گیا تھا اور اس نے خود کو سمبھال بھی لیا تھا اب وہ بھی اپنی محبت کو اللہ سے مانگتا تھا نہ کے اس سے جس سے اسے محبت تھی.. فرق بس اتنا آیا تھا کے پہلے وہ پانچ نمازیں ادا کرتا تھا اب تہجد بھی باقائدگی سے پڑھتا ہے...

شاہ مینشن میں سب ہی پانچ نمازیں باقائدگی سے ادا کرتے ہیں.....

پریشے اور سمرا کا پروجیکٹ بھی کمپلیٹ ہو گیا تھا جو انہوں نے یاسر انصاری اور زاوار شاہ کے ساتھ کیا تھا...

《ملیشیا》

سمرا کتنا کام رہ گیا ہے یار جلدی کرو ہماری فلائٹ ہے نو بجے کی... پری سمرا کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہتی ہے...

یار بس دو منٹ یہ آفس کی کچھ فائلز ہیں وہ دیکھ رہی ہوں یہ رکھ لوں تو چلتے ہیں...

آج وہ ہمیشہ کے لیے ملیشیا سے جانے والی تھیں...

چلو یار رکھ لو جلدی کرو لیٹ ہو رہے ہیں فلائٹ مس ہو جائے گی... پری جھنجلاتے ہوئے دوبارہ کہتی ہے.. اوکے فائن چلو سمرا وہ فائلز ایسے ہی بیگ میں رکھتے ہوئے کہتی ہے...

وہ دونوں اس ٹائم ائیر پورٹ پر موجود تھیں جب ان کا مینیجر اور ورکرز ان کے پاس آتے ہیں اللہ حافظ میم اپنا خیال رکھیے گا... مینیجر اور ورکرز بہت ادب سے ہم آواز کہتے ہیں.. اللہ حافظ... اب آپ نے اس آفس کو سمبھالنا ہے مجھے کوئی بھی کمی بیشی نظر نہ آئے.. پریشے مینیجر کو مخاطب کرتے ہوئے کہتی ہے.. جی میم آپ بے فکر ہو جائیں آپ کو شکایت کا موقع نہ آج تک دیا ہے اور نہ ہی آگے دوں گا... جی ٹھیک

ہے اوکے اللہ حافظ آپ سب بھی اپنا خیال رکھنا.. پری اتنا کہتے ہی سمرا کے ساتھ اندر کی جانب بڑتی ہے...

اس ٹائم صبح کے 6 بج رہے تھے جب ان دونوں نے پاک کی سرزمین پر اپنے قدم رکھے تھے...

سمرا اور پری کو لینے احمد صاحب آئے تھے.. وہ دونوں باہر آتے ہی احمد صاحب سے ملتی ہیں...

دسمبر کے آخری دن چل رہے تھے جس کی وجہ سے سردی بہت زیادہ تھی.. ٹھنڈی ہوائیں ان کو چھو کر گزر رہی تھی..

السلام علیکم باباجانی... سمرا ان سے ملتے ہوئے کہتی ہے

وعلیکم السلام میرا بچہ میری بیٹی کیسی ہے... الحمدللہ میں بہت پیاری ہوں! آپ کیسے ہیں؟ سمرا مسکراتے ہوئے کہتی ہے...

میں بھی آپ کی طرح بہت پیارا احمد صاحب ہنستے ہوئے جواب دیتے ہیں...

السلام علیکم ماموں..

وعلیکم السلام میرا بچہ کیسی ہے میری بیٹی.. الحمدللہ میں ٹھیک ہوں. آپ کیسے ہیں؟

میں بہت زیادہ خوش ہوں اپنے دونوں بچوں کو یہاں دیکھ کر.. وہ دونوں کے ماتھے پر عقیدت بھرا بوسہ دیتے ہوئے کہتے ہیں.. ان کا اتنا پیار دیکھ کر ان دونوں کی آنکھیں نم ہوئی تھی... ارے بچوں رونا نہیں ہے... ان کی نم آنکھیں دیکھ احمد صاحب فورن کہتے ہیں جب کہ سمرا تو رونا شروع کر چکی تھی.. میرا بچہ اگر آپ ایسے روگے تو مجھے لگے گا آپ یہاں آنا نہیں چاہتی تھیں.. وہ اس کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہتے ہیں.. نہیں بابا جانی ایسی کوئی بات نہیں میں تو کب سے یہاں آنا چاہتی تھی لیکن پری کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتی تھی وہ اپنے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہتی ہے...

..........○

سمرا ماریہ کی بیٹی تھی ماریہ احمد صاحب کے گھر کام کرتی تھی اس کے شوہر کا ایکسیڈنٹ میں انتقال ہوگیا تھا.... ماریہ سمرا کو لے کر شہر آگئ تھی کیوں کہ سسرال والوں نے گھر سے نکال دیا تھا دربدر ٹھوکرے کھانے کے لیے... جب وہ شہر آئی تو لوگوں کے گھر کام کرنا شروع کر دیا.. اس کی ایمانداری دیکھتے ہوئے ہی لوگ اس کو کام پر رکھ لیتے تھے.. لیکن ایک دن وہ احمد صاحب کے گھر کام کرنے

آئی تھی.. اس نے کچھ ہفتے یہیں کام کرنا تھا.. جب تک احمد صاحب کی شادی نہیں ہو جاتی... احمد صاحب کے گھر والے بہت اچھے تھے ماریہ کو ہمیشہ فیملی ممبر کی طرح ہی ٹریٹ کرتے تھے... اتنی عزت اور اہمیت ملنے پر اس نے دوسرے گھروں کا کام چھوڑ دیا تھا... احمد صاحب اور صبیحہ بیگم کی شادی کے بعد بھی ماریہ ہی ان کے گھر کام کرتی تھی.. سمرا کی پڑھائی کے اخراجات بھی احمد صاحب اٹھاتے تھے... ماریہ کو پانچ سال ہی گزرے تھے ان کے گھر کام کرتے ہوئے جب وہ بھی چل بسی تھیں..

سمرا بلکل چپ ہو گئی تھی کیوں کہ اس کے لیے اس کا سب کچھ اس کی ماں تھی.. ماریہ کے انتقال کے بعد احمد صاحب اور صبیحہ بیگم نے ہی سمرا کو سمبھالا تھا... سمرا اس وقت 14 سال کی تھی... احمد صاحب اور صبیحہ بیگم نے اس کو بلکل ماں باپ والا پیار دیا تھا... اس کے ایک سال بعد احمد صاحب پریشے کو لائے تھے... پری اور سمرا کچھ ہی ٹائم میں بہت اچھی دوست بن گئی تھیں... اور پھر کچھ ماہ بعد وہ دونوں ملیشیا چلی گئی تھیں.... •••••

چلو بچوں گھر چلیں آپ کی ماما انتظار کر رہی ہیں.. احمد صاحب ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہتے ہیں...

وہ لوگ گھر آتے ہیں تو صبیحہ بیگم ان کا ہی انتظار کر رہی تھیں.. السلام علیکم مما جان سمرا آگے بڑتے ہوئے صبیحہ بیگم کو گلے لگاتے ہوئے پر جوش انداز میں کہتی ہے..

وعلیکم السلام میری جان کیسی ہے آپ وہ شفقت بھرے انداز میں پوچھتی ہیں اور ساتھ ہی اس کے ماتھے پر بوسہ دیتی ہیں... ارے آپی میں بھی ہوں پری اندر داخل ہوتے ہوئے کہتی ہے.. جی میرا الختِ جگر آپ بھی ہیں میں جانتی ہوں صبیحہ بیگم پری کو گلے لگاتے ہوئے کہتی ہیں... آج ہم آپ کے پاس ہمیشہ کے لیے آگئی ہیں.. سمرا ان کو پیچھے سے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہتی ہے... جب احمد صاحب کی نظر ان پر پڑتی ہے.. میری بیگم کو چھوڑو تم دونوں اب کیا قبضہ کرنے کا ارادہ ہے اگر ایسا ہوا تو میں تم دونوں کے کان کھینچوں گا وہ منہ بناتے ہوئے کہتے ہیں اور آگے بڑھ کر صبیحہ بیگم کو اپنے گلے سے لگاتے ہیں جب کے وہ تینوں ہنس پڑتی ہیں ان کی بات سن کر.. جلنے کی سمیل آرہی ہے سمرا ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہتی ہے...

چلو بچو جاؤ فریش ہو کر آؤ میں کھانا لگواتی ہوں.. وہ احمد صاحب سے دور ہوتے ہوئے کہتی ہیں.. احمد صاحب اور صبیحہ بیگم آج بھی پہلے جیسے ینگ اور خوبصورت ہیں...

پری اور سمرا اپنے کمرے کی جانب بڑ جاتی ہیں... پری اور سمرا نے ایک ہی کمرے میں رہنا تھا...

کچھ دیر بعد وہ دونوں نیچے آتے ہی ڈائننگ ٹیبل کا رخ کرتی ہیں ہیں کیوں کہ صبیحہ بیگم اور احمد صاحب وہی موجود تھے... •••••

پری اور سمرا کو آئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا ان دونوں نے ایک ماہ تک کام سٹارٹ کرنا تھا لیکن احمد صاحب ان کو اجازت نہیں دے رہے تھے کے اب وہ کام کرے... وہ چاہتے تھے اگر انہوں نے کام کرنا ہی ہے تو ان کے ساتھ کرے وہ اب اپنی بیٹیوں کو خود سے اور دور نہیں رکھنا چاہتے تھے...

پری ہمیں آپ سے ایک بات کرنی ہے صبیحہ بیگم اس کو مخاطب کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہتی ہیں..... جی آپی کہیں.. پری ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے..

ہم یعنی آپ کے ماموں نے اور میں نے رشتہ دیکھا ہے لوگ بہت اچھے ہیں ہم

چاہتے ہیں آپ بھی ایک بار مل لیں پھر ہمیں بتائیں تا کہ ہم جلد از جلد ان کو کوئی جواب دیں... صبیحہ بیگم نرم لہجے میں اس سے کہتی ہیں..

آپی لیکن.......ابھی وہ کچھ کہتی کہ صبیحہ بیگم دوبارہ سے بولتی ہیں...پری ہم فیصلہ کر چکے ہیں اور میں جانتی ہوں تمہیں کوئی اور پسند نہیں ہے اگر تمہیں پھر بھی ہمارا فیصلہ منظور نہیں ہے تو بھول جاؤ تمہاری کوئی آپی یا خالہ بھی ہے...وہ سخت لہجے میں پری سے کہتی ہے...

ان کی بات سن کر پری تڑپ جاتی ہے..آپی ایسی باتیں تو نہ کرے آپ میں سوچ کر آپ کو بتا دوں گی..اتنا کہتے وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ جاتی ہے..جب کہ سمرا بھی اس کے پیچھے جاتی ہے... بیگم آپ کو ایسے بات نہیں کرنی چاہئیے تھی..احمد صاحب صبیحہ بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے کہتے ہیں... میں نے اس سے ویسے ہی بات کی ہے جیسے کرنی چاہئیے تھی..نرمی سے کرتی تو اس نے انکار ہی کرنا تھا..

سمرا پری کو سمجھا رہی تھی کہ وہ ایک بار اس لڑکے سے مل لے...یار پری تم ایک بار اس سے مل لو اگر اچھا نہ لگے تو انکار کر دینا... میں تو کہتی ہوں جلدی جلدی ملو اور

کام نمٹاؤ... اگر اچھا ہوا تو میاں بنا لینا اس کی بات سن کر پری اس کو گھوری سے نوازتی ہے... ابھی وہ دونوں بات کر ہی رہی تھیں جب احمد صاحب دروازہ نوک کرتے ہوئے کمرے میں داخل ہوتے ہیں..

بابا جانی آپ سمرا کھڑے ہوتے ہوئے کہتی ہے.. جی بچے بیٹھو مجھے آپ دونوں سے ایک بات کرنی ہے.. وہ سنجیدگی سے کہتے سامنے سوفے پر بیٹھتے ہیں اور ان کو بھی بیٹھنے کا کہتے ہیں... بچے میں آپ دونوں سے کوئی بھی بات بڑھا چڑھا کر نہیں کروں گا یہ آپ دونوں کی زندگی ہے ہم دونوں نے کبھی بھی آپ دونوں پر زبردستی نہیں کی اور نہ ہی کوئی فیصلہ مثلت کیا ہے اور نہ ہی ہم آگے ایسا کریں گے لیکن سمجھانا میرا کام ہے..

آج آپ کو ایک بات سمجھاؤں گا یہ بات آپ دونوں نے ساری زندگی یاد رکھنی ہے اور اس پر عمل کرتے ہی فیصلہ کرنا ہے.. پری بیٹا ہم نے جو لڑکا دیکھا ہے وہ بہت اچھا ہے ایک بار آپ بھی مل لینا پھر آپ جو فیصلہ کرے گی ہمیں منظور ہو گا لیکن ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا...

چناؤ ہمیشہ اُس شخص کا کرنا

جو تمہارے بگڑے موسم کو برداشت کر سکے

تمہارے اندر کے طوفان کو سمجھے

جو جانتا ہو کہ تمہاری تلخی تمہاری فطرت نہیں

بلکہ وقتی تھکن ہے

جو یہ سمجھے

کہ تمہارا اداس ہونا ضد نہیں

اور تمہاری شکایتیں محض لڑائی کی خواہش نہیں

بلکہ محبت کا ایک طریقہ ہے

اصل ساتھ وہی ہوتا ہے

جو تمہیں ہر حال میں سمجھے

نہ کہ صرف تمہارے اچھے لمحوں میں... جو تم سے محبت کرے اور تمہاری عزت کرے بھی اور کروائے بھی... امید کرتا ہوں آپ دونوں سمجھ گئی ہو گی... پر اگر

آپ نے صبح ملنا ہے تو بتائیں میں ان کو انفارم کردوں... تھینک یو ماموں مجھے سمجھانے کے لیے..

آپ لوگ ہاں کردیں اگر آپ دونوں نے پسند کیا ہے تو کچھ سوچ کر ہی کیا ہوگا... پری مسکراتے ہوئے احمد صاحب سے کہتے ہیں..

Thank you so much pari

میں ابھی یہ خوشخبری آپ کی خالہ کو سناتا ہوں.. احمد صاحب کہتے ہوئے کمرے سے باہر کی جانب بڑھتے ہیں...

بیگم کہاں ہیں آپ.. احمد صاحب لاؤنج میں آتے ہوئے صبیحہ بیگم کو آواز دیتے ہیں...جی وہ کچن سے نکلتے ہوئے ان کو جواب دیتی ہیں.. بہت بہت مبارک ہو پری مان گئی ہے.. آؤ ان کو بھی کال کرکے بتائیں.. کیا آپ سچ کہہ رہے ہیں.. وہ بے یقینی کی کیفیت میں پوچھتی ہیں... میں سچ کہہ رہا ہوں میری جان... احمد صاحب ان کو گلے لگاتے ہوئے کہتے ہیں...

《شاہ مینشن》

وجدان اپنے آفس میں موجود تھا جب اس کو پتہ چلتا ہے کہ افضل انڈسٹریز کے بیٹے بلال نے ان کے ساتھ فراڈ کیا ہے.. جس کی وجہ سے وہ غصے سے بھرا بیٹھا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کے وہ اس کو جان سے مار دے.. ابھی وہ کچھ کرتا اس کو کال آتی... آمنہ بیگم کی کال آتے دیکھ وہ خود کو ریلیکس کرتا ہے...

السلام علیکم! بہت مبارک ہو میرے بچے اللہ نے آپ کی سن لی آمنہ بیگم خوشگوار لہجے میں کہتی ہیں

وعلیکم السلام! خیر مبارک کیا سچ میں مما انہوں نے ہاں کر دی وہ ایک دم خوشی سے کھڑا ہوتے ہوئے پوچھتا ہے..

جی میرے بچے.. چلیں پھر میں ابھی آتا ہوں.. اس کی بے صبری دیکھ آمنہ بیگم بے اختیار مسکرا دیتی ہے.. لگتا ہے میرے بچے کو بہت جلدی ہے.. وہ ہنستے ہوئے وجدان سے کہتی ہیں... ان کی بات سن کر وہ قہقہ لگاتا ہے... چلیں ٹھیک ہے میں گھر آتا ہوں باقی باتیں بعد میں کریں گے..

........دو دن بعد.....

شاہ مینشن کے سب لوگ آج احمد ویلا جانے والے تھے کیوں کہ آج ہمارے سید وجدان شاہ کی منگنی کی چھوٹی سی رسم ہونی ہے اور اس کے ساتھ ہی دن ڈالے جانے ہیں.. نوری جلدی کرو ہم لیٹ ہو رہے ہیں... وجدان بچے آ جاؤ زاروں بچے جائے مریم کو بلائیں آپ.. زاوار میری جان آپ یہ سامان رکھوائے میں آپ کے بابا کو لے کر آتی ہوں... جی مما ٹھیک ہے... زاوار گولڈن کلر کے فور پیس سوٹ میں نہایت جاذبِ نظر لگ رہا تھا اس کی گوری رنگت پر گولڈن رنگ بہت اچھا لگ رہا تھا...

آمنہ بیگم اپنی ساڑی کا پلو سمبھالتے ہوئے کمرے کی جانب بڑتی ہیں...
آج سب نظر لگ جانے کی حد تک پیارے لگ رہے تھے... بیگم ہم آ گئے.. ان کے کمرے میں جانے سے پہلے ہی شاہزیب صاحب باہر آتے ہوئے کہتے ہیں... آ جائیں جلدی ہم لیٹ ہو رہے ہیں.. آمنہ بیگم اور مریم نے ایک جیسے رنگ کے کپڑے پہنے ہیں فرق یہ ہے ان کی بلو کلر میں ساڑی ہے اور مریم کی میکسی...

وجدان بھی سیڑیاں اترتے ہوئے نیچے آتا ہے.. وہ بھی آج کسی سے کم نہیں لگ رہا گولڈن کلر کا فور پیس سوٹ زیب تن کیے ایک الگ ہی قیامت ڈھا رہا تھا.. زاوار اور وجدان کا پینٹ کوٹ سیم تھا بس شرٹ الگ تھیں وجدان کی وائٹ اور زارون کی بلیک تھی... جب کہ شاہزیب صاحب نے وائٹ اور زارون نے بلیک شلوار کمیز زیب تن کی تھی...

آمنہ بیگم ان سب کو ایک ساتھ دیکھ ان سب کی آنکھوں ہی آنکھوں سے نظر اتارتی ہیں اور ماشاءاللہ کہتی ہیں... ان سب کی گاڑیاں شاہ مینشن سے باہر نکلتی ہیں..
30 منٹ کی مسافت طے کر کے وہ احمد ویلا پوھنچے تھے...

ان کا بہت اچھے سے استقبال کیا گیا... السلام علیکم آمنہ بیگم صبیحہ بیگم سے ملتے ہوئے کہتی ہیں.. مریم بھی صبیحہ بیگم سے ملتی ہے اور باقی سب احمد صاحب سے ملتے ہیں... ابھی وہ سب بیٹھے ہی تھے جب سمر الاؤنج میں داخل ہوتی ہے.. السلام علیکم انکل آنٹی.. زاوار جو موبائل میں مصروف تھا اس کی آواز سن کر گردن اٹھاتا ہے...

جیسے وہ گردن اٹھاتا ہے اس کی نظرے سمرا سے ٹکراتی ہیں... سمرا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی اس کے دیکھنے پر اپنی نظریں پھیر لیتی ہے اس کے یوں نظرے پھیرنے سے زاوار کے دل میں درد کی ایک ٹھیس اٹھتی ہے لیکن وہ جلد ہی خود کو سنبھال لیتا ہے..

وعلیکم السلام بچے آمنہ بیگم خوشگوار لہجے میں جواب دیتی ہے... یہ ہماری چھوٹی بیٹی ہے... احمد صاحب ان کو سب کو بتاتے ہیں... جائیں بچے پری کو لے کر آیئں... احمد صاحب سمرا کو دیکھتے ہوئے کہتے ہیں.. وہ سر ہلاتے ہوئے کمرے کی جانب بڑتی ہے... آجاؤ پری آپ کے سیاں جی آیئں ہیں سمرا کمرے میں داخل ہوتے ہنستے ہوئے کہتی ہے.. پری جو خود کو آئینہ میں دیکھ رہی ہوتی ہے اس کی بات پر اس کو گھورتی ہے.. پری نے بھی گولڈن کام والی لونگ میکسی پہنی ہوئی تھی... جب کہ سمرا نے پنک کلر کی شارٹ فراک پہنی تھی... وہ پری کو لے کر لاؤنج میں داخل ہوتی ہے اور وجدان کے ساتھ بیٹھاتی ہے.. بھائی اجازت ہو تو رسم شروع کرے.. آمنہ بیگم احمد صاحب سے پوچھتی ہیں..جی ضرور...

آمنہ بیگم وجدان کی طرف رنگ بڑھاتی ہیں... وجدان رنگ لے کر پری کو پہنا دیتا ہے اسی طرح پری بھی وجدان کو رنگ پہناتی ہے... پریشے جیسے ہی نظرے اٹھا کر وجدان کو دیکھتی ہے تو دیکھتی ہی رہ جاتی ہے جب کہ اس کے دیکھنے پر وجدان مسکرا دیتا ہے.. اس کے یوں مسکرانے پر پری کا دل ایک بیٹ مس کرتا ہے... پیاری لگ رہیں ہے آپ وجدان کی آواز پر پریشے ہوش کی دنیا میں لوٹتی ہے.. شکریہ.. پری اس کو جواب دیتے ہوئے چہرہ جھکا لیتی ہے..

سب بڑے اپنی باتوں میں ہی مصروف تھے جب سمرا دوبارہ زاوار کی طرف دیکھتی ہے...

ان کی مما نے کیا کھا کر پیدا کیا ہے سب بچے ہی بہت پیارے ہیں سمجھ نہیں آتا زیادہ پیارا کون ہے.. ابھی وہ یہی سوچ رہی تھی جب زاوار اپنے اوپر ستائشی نظرے محسوس کر کے اپنا چہرہ اٹھاتا ہے.. سمرا کو خود کو دیکھتا پا کر وہ بے اختیار مسکرا دیتا ہے... سمرا جو اسی کو دیکھ رہی تھی اس کو ہنستا ہوا دیکھ اس کی ہنسی میں کھو جاتی ہے...

جب وہ اٹھتا ہوا اس کے پاس سے گزرتا ہوا کہتا ہے نظر لگائیں گی کیا... اتنا کہتے وہ باہر کی جانب اپنے قدم بڑھاتا ہے...

جب کے سمرا بھی اس کے پیچھے ہی جاتی ہے...

اندر سب نے شادی کی ڈیٹ فائنل کر لی تھی.. جی بھابھی 15 تاریخ ٹھیک ہے آمنہ بیگم صبیحہ بیگم سے کہتی ہیں... جب کام والی آ کر کھانے کا بتاتی ہے.. بی بی جی کھانا لگ گیا ہے.. او کے ہم آتے ہیں... بھائی بھابی آیئں کھانا کھالیں باتیں تو ختم ہی نہیں ہونی صبیحہ بیگم مسکراتے ہوئے کہتی ہیں اور سب کھانے کے ٹیبل کی جانب بڑھتے ہیں.. جب کے سمرا اور زاوار باہر لون میں تھے....

ان کی 15 تاریخ طے ہو گئی تھی...

سمرا اور زاوار نے بھی اس دن ایک دوسرے سے اچھے سے بات کی تھی پریشے بھی مطمئن ہو گئی تھی وجدان کو دیکھ کر اور ہمارے وجدان کے تو پاؤں ہی زمین پر نہیں لگ رہے تھے وہ تو ہواؤں میں اڑ رہا تھا....

وقت کو تو جیسے پر لگ گئے تھے.. تیزی سے گزرتا ہی چلا جا رہا تھا..

13 تاریخ کو پریشے اور وجدان کا نکاح تھا..

آج 11 تاریخ تھی نکاح کی تیاریاں زوروں شور سے ہو رہی تھی... نوری بیلا کو بلاؤ جلدی کام نمٹاؤ ہمیں شوپنگ پر بھی جانا ہے.. مریم بچے بات سنے.. آمنہ بیگم نوری کو کام کا کہتے ہوئے مریم کو بلاتی ہیں.. جی ماما مریم ان کی طرف آتے ہوئے کہتی ہے.. بچے تیار ہو جائیں ہمیں جانا ہے اور عبداللہ (آمنہ بیگم کے بھائی) کی کال آئی تھی.. وہ کہہ رہے تھے وہ شادی پر آئے گے لیکن آج ہادی آرہا ہے... اس کے آنے سے پہلے اچھے سے تیار ہو جانا آپ.. ہادی کافی ٹائم بعد آرہا ہے... وہ ہنستے ہوئے کہتی ہیں... جب کہ مریم ہادی کا نام سن کر جھینپ جاتی ہے... اس کو شرماتے دیکھ آمنہ بیگم اس کو گلے سے لگاتی ہے... مریم اور عبدالہادی کا نکاح بچپن میں ہی کر دیا تھا...

وہ ان سے الگ ہوتے ہی کمرے کی طرف بڑھتی ہے.. آمنہ بیگم بھی لاؤنج میں رکھے صوفے پر بیٹھتی ہیں اور صبیحہ بیگم کو کال کرتی ہیں.. السلام علیکم آمنہ بیگم کال اٹھا لینے پر ان کو سلام کہتی ہے

وعلیکم السلام.. صبیحہ بیگم خوشگوار لہجے میں جواب دیتی ہے... بھابی میں پریشے کو اپنے ساتھ شاپنگ پر لے کر جانا چاہ رہی ہوں اگر آپ اجازت دے تو میں اس کو پک کر لیتی ہوں... آمنہ بیگم صبیحہ بیگم سے کہتی ہیں... نہیں بھابی آپ کیسی بات کر رہی ہیں ہمیں بھلا کیا اعتراض ہو گا آپ آ جانا.... جی ٹھیک ہے میں تھوڑی دیر میں پک کروں گی اپنی بیٹی کو... چلیں ٹھیک ہے اللہ حافظ...

مریم بچے آجائیں پھر ہمیں پری کو بھی پک کرنا ہے... شاہ صاحب آپ کبھی تو کوئی بات مان لیا کرے لیکن نہیں آپ مردو نے منت مانی ہے ہماری کوئی بھی بات نا ماننے کی.. شاہزیب صاحب جو آفس سے ابھی آئے ہی تھے.. آمنہ بیگم ان کو دیکھ کر خفا بھرے لہجے میں کہتی ہیں..جی حکم کرے بیگم... شاہزیب صاحب ان کے پاس آتے ہوئے ہنستے ہوئے کہتے ہیں... میں نے کہا تھا آپ گھر رہ کر سارا گھر کا کام دیکھے گے اور آفس نہیں جائے گے.. بیگم جانا ضروری تھا... کل پکا نہیں جاؤں گا اب آپ بتائیں کام ابھی ہو جائے سارا... وہ ایک ہاتھ سینے پر رکھتے ہوئے اور سر کو خم دیتے ہوئے کہتے ہیں...

مہمانوں نے کل سے آنا شروع ہو جانا ہے... آپ نے آج مالی سے سارا گارڈن کا کام کروانا ہے اور اوپر والے پورشن کی ساری صفائی کروا کر فرنیچر بھی سیٹ کروانا ہے... اور آپ سب مردوں نے مل کر رات کھانا بھی بنانا ہے...

کیا.. شاہزیب صاحب اتنے کام سن کر ویسے ہی غش کھانے لگ پڑے تھے.. جی یہ کوئی زیادہ کام نہیں ہے آج ہم شوپنگ پر جا رہے ہیں... بلکے رکے آپ سب کو ایک ساتھ ہی میں کام بتا دیتی ہوں تا کے بار بار بتانا نہ پڑے...

وجدان زاوار زارون یہاں آئے آپ سب.. وہ تینوں جو چھت کی طرف جا رہے تھے آمنہ بیگم ان تینوں کو دیکھ کر آواز دیتی ہیں...

جی ماما.. وہ تینوں لاؤنج میں آتے ہوئے ہم آواز کہتے ہیں... یہاں بیٹھے آپ سب آمنہ بیگم سب کو صوفے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہتی ہیں... وجدان آپ ہمیں شاپنگ پر لے کر جائیں گے زاوار آپ آفس کا سارا کام دیکھے گے.. زارون اور شاہ صاحب آپ دونوں گھر کا کام دیکھے گے... اور سب سے اہم بات آپ چاروں

رات کا کھانا بھی بنائیں گے... ان کی بات سن سب کی منہ کھل جاتے ہیں... یہ کیا کہہ رہی ہے مما آپ... زارون حیرت لیے ان سے پوچھتا ہے.. وہی جو آپ نے سنا... آخر آپ مرد ہی کہتے ہو عورتوں کا کام بہت آسان ہے اب کرے اب کیا کوئی مسلہ ہے...

آمنہ بیگم اس کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیتی ہیں جب کے باقی سب اپنی ہنسی کنٹرول کر رہے ہوتے ہیں کیوں کہ زارون نے تو آج تک کبھی خود سے پانی کا گلاس تک نہیں پیا تھا اور یہاں اس نے گھر کا کام کرنا تھا... اب میں دوبارہ اپنی بات نہیں دہراؤں گی اگر کسی نے بھی مجھے تنگ کیا تو اس کا کام میں بڑھا دوں گی... وجدان چلیں اٹھے... مما میں آپ کو لے چلتا ہوں نہ زارون جلدی سے اٹھتے ہوئے کہتا ہے.. نہیں میں نے جس کو جو کام دیا وہ وہی کرے گا... لیکن ہم نے بھی تو شاپنگ کرنی ہے... جس دن نکاح ہوگا آپ سب اس دن کرے گے نکاح تو ویسے بھی رات کو ہونا ہے... آمنہ بیگم اس کو جواب دیتے ہوئے آگے کی جانب بڑھتی ہیں.. ان کے پیچھے ہی مریم اور وجدان بھی آتے ہیں...

لو بھئی یہ کیا بات ہوئی... اب ھم کام کرے گے... زارون صوفے ڈھنے والے انداز میں بیٹھتے ہوئے کہتا ہے.. اوکے میں آفس جا رہا ہوں.. زاوار بھی ہنستے ہوئے کہہ کر باہر کی جانب کا رخ کرتا ہے... ہمیں کام کرنا نہیں کروانا ہے... شاہزیب صاحب اس کے پاس آتے ہوئے کہتے ہیں... اہ شکر... زارون ایک دم اٹھتے ہوئے ہاتھ ہوا میں بلند کرتے ہوئے کہتا ہے...

چلو آؤ ان سے کام کروائیں اور ہاں دوپہر میں ہم نے جو کھانا ہے وہ بھی ہم دونوں نے ہی بنانا ہے جلدی کرو.. ان سب نے تو باہر سے ہی لنچ کرنا ہے.. شاہزیب صاحب ہنستے ہوئے کہتے ہیں.. وہ دونوں اٹھتے باہر گارڈن کی طرف جاتے ہیں تاکہ مالی سے کام کرواسکے...

آمنہ بیگم مریم اور وجدان اس ٹائم مال میں موجود تھے وہ پہلے گھر کی کچھ چیزوں کی شاپنگ کرنا چاہتی تھیں پھر بعد میں پری کے ساتھ کپڑوں وغیرہ کی...•••

پری بیڈ پر بیٹھی وجدان کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی وجدان اس کے دل پر محبت کی دستک دے چکا تھا... اس نے ایک بار وجدان کو خود مسیج کیا تھا کہ وہ دوسرے لڑکوں کی طرح بات کیوں نہیں کرتا.. تو وجدان نے اس کو بہت خوبصورت الفاظ میں اس کو جواب دیا تھا...

پریشے ہماری صرف انگیجمنٹ ہوئی ہے نکاح نہیں.. کیا تم جانتی ہو میرے نزدیک نکاح معنی رکھتا ہے.. جب ہمارا نکاح ہو گا پھر آپ سے بات کروں گا... نکاح کے بغیر مرد اور عورت ایک دوسرے کے لیے نامحرم ہوتے ہیں.. آپ میرے لیے میں آپ ہم دونوں ایک دوسرے کے لیے نامحرم ہیں... میں نے آج تک خود کو ہر لحاظ سے اپنی محرم کے لیے سمبھال کر رکھا ہے.. ابھی آپ میری محرم نہیں بنی.. وہ انتہائی محبت اور نرم لہجے میں کہتا ہے.. اس کی یہ بات پری کے دل کو چھو گئی تھی اس کا دین اسلام بھی تو یہی سب کچھ کہتا تھا کے نامحرموں سے دور رہو یہ قبر کے سانپ اور جہنم کا انگارہ ہیں... ابھی وہ بیٹھی یہی سب سوچ رہی تھی کے صبیحہ بیگم

کمرے میں داخل ہوتی ہے...پری میرا اچھا اٹھو تیار ہو جاؤ کچھ ہی دیر میں بھابی آئیں گی وہ آپ کو اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتی ہیں شاپنگ پر...

صبیحہ بیگم پری کے پاس بیٹھتے ہوئے کہتی ہے...

جی آپی ٹھیک ہے.. وہ ان کو جواب دیتی ہے وہ ابھی اٹھتی کی صبیحہ بیگم اس سے روز کیے جانے والا سوال پھر کرتی ہیں...پری تم خوش تو ہو نہ... صبیحہ بیگم ان کو طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہیں..جی آپی میں خوش ہوں.. آپ جانتی ہیں پتہ نہیں مجھے ایسا کیوں لگتا ہے وجدان بلکل ویسے ہیں جیسے میں اپنے ایک ہمسفر کی چاہت کرتی تھی..

آپ کو پتہ ہے میں نے ایک دن ان کو مسیج کیا کہ آپ بات کیوں نہیں کرتے.. پہلے مجھے لگا ان کے پاس نمبر نہیں ہو گا... لیکن پوچھنے پر انہوں نے جو جواب دیا وہ میرے دل بھا گیا پری خوش ہوتے ہوئے ان کو بتاتی ہے.... وہ ان کو ساری بات بتا دیتی ہے جو اس کی وجدان سے ہوئی تھی...اس کی بات سن کر صبیحہ بیگم بھی خوش

ہو جاتی ہیں.. اور مطمئن بھی... میرا بچہ یہ تمھارے صبر کا پھل ہے.. اس گلے سے لگاتے ہوئے وہ کہتی ہیں...

ان کو شاپنگ کرتے دو بج گئے تھے وہ کبھی ادھر جاتی کبھی ادھر وجدان کی تو ابھی سے بس ہو گئی تھی... وجدان آپ جائیں پریشے کو لے آئیں ہم تب تک جو تھوڑا سا سامان رہ گیا ہے وہ خرید لے.. آمنہ بیگم وجدان کو کہتی ہیں... جی مما ٹھیک ہے وہ تھکے سے انداز میں کہتا ہے...

دوسری طرف زارون اور شاہزیب صاحب بھی تھک گئے تھے... جب کہ زاوار کا بھی حال کچھ ایسا ہی تھا.. پہلے وہ تینوں مل کر کام کرتے تھے آج وہ بیچارہ اکیلا کر رہا ہے...

وجدان پریشے کو لینے جا چکا تھا.. آمنہ بیگم اور مریم شاپنگ کر رہی تھی.. شاہزیب صاحب اور زارون دوپہر کا کھانا بنا رہے تھے.. اور زاوار اپنے آفس میں ہی کھانا کھا رہا تھا...

وجدان پریشے کو لینے احمد ویلا جاتا ہے... وہ لاؤنج میں بیٹھا پریشے کا انتظار کر رہا تھا.. جب وہ صبیحہ بیگم کے ساتھ لاؤنج میں داخل ہوتی ہے.. پریشے بہت پیاری لگ رہی تھی لیکن وجدان کو اس میں ایک چیز کی کمی لگ رہی تھی.. پریشے نے وائٹ کیپری اور اس کے ساتھ شارٹ بلو فراک زیبتن کی ہوئی تھی.. جب کہ ڈوپٹہ گلے میں تھا....

چلیں.. وجدان کھڑے ہوتے ہوئے پوچھتا ہے... جی پری سر ہلاتے ہوئے کہتی ہے... بچے آپ کچھ کھا تو لیتے.. صبیحہ بیگم وجدان سے کہتی ہیں.. نہیں آنٹی پھر کبھی ابھی لیٹ ہو رہا ہوں ماما انتظار کر رہی ہیں ہمارا..

اوکے کوئی بات نہیں آپ لوگ جائیں.. فی امان اللہ....

صبیحہ بیگم وجدان سے کہتی ہے... اللہ حافظ آنٹی وجدان کہتے ہی باہر کی جانب قدم بڑھاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی پریشے بھی باہر پورچ میں آتی ہے.. وہ دونوں باہر آتے ہی گاڑی میں بیٹھتے ہیں... وجدان گاڑی سٹارٹ کرتے ہی مال کی جانب بڑھاتا ہے.. ان دونوں کی راستے میں کوئی بات نہیں ہوئی تھی... پری کو بھی اس

کے الفاظ اچھے سے یاد تھے اسی لیے اس سے کوئی بھی بات نہ کرنا ہی اس کو بہتر لگا...

کچھ ہی دیر بعد وہ دونوں مال پوھنچ گئے تھے...پری آمنہ بیگم کے ساتھ شاپنگ کر رہی تھی جب کہ مریم اور وجدان عبایا شاپ کی طرف گئے تھے مریم کو اپنے لیے ادھر سے شال لینی تھی....اس کو شال وغیرہ بہت پسند تھیں..بھائی یہ دیکھے یہ کیسی ہے... وہ ایک گولڈن کلر کی شال دیکھاتے ہوئے وجدان سے پوچھتی ہے.....اچھی ہے لے لو وہ مسکراتے ہوئے جواب دیتا ہے...پری شے اور آمنہ بیگم بھی اس طرف آتی ہیں... جیسے ہی وجدان پری کی طرف دیکھتا ہے تو اس کو پری میں سب کچھ مکمل سا لگتا ہے...

وہ اس لیے کیوں کہ اس نے پہلے دوپٹہ گلے میں لیا ہوا تھا اور اب سر پر....پری جب آمنہ بیگم کے ساتھ شاپنگ کر رہی تھی اس کو آمنہ بیگم نے ہی بتایا تھا کہ وجدان کو پردہ کرنے والی عورت پسند ہے...ان کی بات سن کر اس نے اپنی طرف دیکھا اس

کے اپنی طرف یوں دیکھنے پر آمنہ بیگم مسکرا دی.. کوئی بات نہیں میرا بچہ آپ یہ دوپٹہ سر پر لے لیں... آمنہ بیگم اس کو شفقت بھرے لہجے میں کہتی ہے... اس نے مکمل پردہ تو نہیں کیا تھا لیکن وجدان کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ اس نے اس کی پسند کو اہمیت دی...

وجدان اس کی طرف آتا ہے... پیاری لگ رہی ہے آپ وجدان مسکراتے ہوئے کہتا ہے... آمنہ بیگم اور مریم دوسری شاپ کی جانب بڑھ گئی تھیں... کیا میں پہلے پیاری نہیں لگ رہی تھی... پری وجدان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے... پیاری لگ رہی تھیں لیکن آپ میں ایک کمی تھی اب آپ نے وہ کمی دور کی تو بہت زیادہ پیاری لگ رہی ہیں... وجدان مسکراتے ہوئے جواب دیتا ہے... میں آئندہ خیال رکھوں گی... پری نظرے جھکائے اسے جواب دیتی ہے...

بہت شکریہ آپ نے میری پسند کو اہمیت دی.... چلیں.. وجدان محبت بھرے لہجے میں کہتا ہے... اور آگے کی جانب قدم بڑھاتا ہے.. وہ کچھ قدم ہی آگے بڑھا تھا

جب پیچھے مڑ کر دیکھتا ہے... آپ پیچھے پیچھے کیوں چل رہی ہیں... پری جو اس کے پیچھے آ رہی تھی اس کی بات سن کر رک جاتی ہے... عورت ہمیشہ مرد سے ایک قدم پیچھے ہی رہتی ہے.. وہ اپنے باپ کا کہا دوہراتی ہے... اور ایسا آپ سے کس نے کہا... وجدان سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے پوچھتا ہے...

مما اور میں جب بھی بابا کے ساتھ جاتی تھی تو بابا یہی کہتے تھے.... اس کو بہت اچھے سے یاد تھا جب وہ اپنے والدین کے ساتھ بازار گئی تھی تو اس کی والدہ جب بھی اس کے باپ کے ساتھ قدم ملا کر چلتی تو پریشے کا باپ یہی کہتا تھا...

آپ کے بابا غلط کہتے تھے... عورت کو ہمیشہ مرد کے ساتھ قدم ملا کر چلنا چاہئیے... سمجھی آپ اور آپ ہمیشہ میرے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلے گی.. وجدان نہایت نرمی سے اس کو بتاتا اور سمجھاتا ہے... جی پریشے صرف اتنا ہی کہتی ہے.. وجدان کو اپنا منتظر پا کر وہ اس کے قدم کے ساتھ اپنے قدم ملاتی ہے....

ابھی وہ باہر نکل ہی رہے تھے کے آمنہ بیگم اور مریم بھی سامنے سے آتی ہیں... بھائی ہماری شاپنگ ہو گئی ہے... بھابی کا غرارہ کرتی رہ گئی ہے... وہ آپ لوگ لے آئیں میں تھک گئی ہوں اب مریم تھکے ہوئے لہجے میں کہتی ہے... شام کے 7 بجنے والے تھے... اوکے ہم لی آتے ہیں.... چلیں پریشے...

انہوں نے نکاح کے لیے میکسی لی تھی لیکن مریم کا کہنا تھا کہ کچھ الگ ہونا چاہئیے دلہن کے لیے... اس لیے اب ان کو غرارہ کرتی لینی تھی... مایوں مہندی ولیمے کے کپڑے بھی انہوں نے خرید لیے تھے... کل سے مہمانوں نے آنا تھا اور آمنہ بیگم کا کہنا تھا کہ ان کے پاس ٹائم نہیں ہو گا... پھر کپڑے ٹیلرڑ کو بھی دینے تھے..

پریشے آمنہ بیگم اور مریم ان تینوں کی ہی شاپنگ کمپلیٹ ہو گئی تھی... وجدان اور پری غرارہ کرتی دیکھ رہے تھے... جب ان کو لڑکا ایک وائٹ کلر کا غرارہ دکھاتا ہے جس پر گولڈن کام ہوا تھا.. وہ نہایت خوبصورت تھا... یہ ٹھیک ہے.. پری اسکو دیکھتے ہوئے کہتی ہے... یہ پیک کر دیں... وجدان اس لڑکے کو کہتا ہے...

یہ لے سر... وہ لڑکا بیگ ان کو دیتا ہے... وجدان بیگ لیتے ہی باہر کی جانب بڑھتا ہے پری بھی اس کے ساتھ ہی باہر آتی ہے... چلیں مما.. وجدان ان سے کچھ شاپنگ بیگ لیتے ہوئے کہتا ہے... جی... آمنہ بیگم مریم اور پری بھی باہر کی جانب بڑھتیں ہیں... اس ٹائم ان کو احمد ویلا جانا تھا.... کچھ ہی دیر بعد وہ لوگ احمد ویلا موجود تھے....

♤♤شاہ مینشن♤♤♤

زارون زاوار اور شاہزیب صاحب اس ٹائم کچن میں موجود تھے... شاہزیب صاحب بھنڈی گوشت بنارہے تھے اور زاوار بریانی بنارہا تھا جب کہ زارون آٹا گوند رہا تھا... وہ سب دو گھنٹے سے کچن میں خوار ہو رہے تھے... یار یہ بہت مشکل ہے.. زارون ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے... وہ دونوں جیسے ہی اس کی طرف دیکھتے ہیں تو ہنسنا شروع کر دیتے ہیں.. کیوں کہ اس کے منہ اور سر پر آٹا لگا ہوا تھا... جب کپڑے بھی آٹے سے بھرے ہوئے تھے....

وہ دونوں پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے ہنس رہے تھے جب زارون ان پر بھی آٹا پھینکتا ہے ان کی حالت بھی زارون سے اب کم نہ رہی تھی اور اب ہنسنے کا ٹائم زارون کا تھا.... وہ لوگ ابھی کچھ کرتے کے ان کو جلنے کی بو آتی ہے وہ جیسے ہی مڑ کر دیکھتے ہیں بھنڈی ساری جل چکی تھی.... وہ تینوں اب ایک دوسرے کی شکل دیکھ رہے تھے کیوں کہ ان سے کھانا بن ہی نہیں رہا تھا...

زاوار نے جو بریانی بنائی تھی وہ چاول کم حلوہ زیادہ لگ رہے تھے جب کہ زارون نے آٹے میں پانی بہت زیادہ ڈالا ہوا تھا اور شاہزیب صاحب کی بھنڈی کا بھی ستیاناس ہو گیا تھا... ڈیڈ اب کیا کرے زاوار شاہزیب صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے... باہر سے آرڈر کر لیں زارون ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے... ہاں یہ ٹھیک ہے زارون نوری کو بولو یہ صاف کر دے...

آمنہ بیگم وجدان اور مریم بھی گھر آ گئے تھے... وہ تینوں فریش ہو کر کھانے کے ٹیبل پڑ کھانے کا انتظار کر رہے تھے... جب وہ تینوں کھانا ان کے سامنے پیش کرتے

ہیں... آمنہ بیگم کھانے کی طرف دیکھ کر ان سے پوچھتی ہیں.. یہ سب آپ لوگوں نے بنایا ہے.. جی مام بلکل ہم نے ہی بنایا ہے زارون سٹائل بناتے ہوئے کہتا ہے.. آمنہ بیگم کو یقین تو نہیں آرہا تھا لیکن ان کی حالت دیکھ کر ان کو یقین آہی گیا تھا... وہ سب کھانا کھا کر اپنے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے تھے آج کا دن ان کو تھکا دینے والا تھا....

دو دن کیسے گزرے پتا ہی نہیں چلا آج وجدان اور پری کا نکاح تھا...

♡♡احمد ویلا♡♡

سمرا آپ جاؤں تیار ہو جاؤ اور پری کو بھی دیکھے اس کی تیاری کتنی ہو گئی ہے... صبیحہ بیگم سمرا سے کہتے ہوئے باہر لان کی جانب بڑھتی ہیں... احمد جائیں آپ بھی تیار ہو جائے احمد صاحب باہر لان کو فائنل کر رہے تھے وجدان اور پری کا نکاح گھر کی بیک سائیڈ بنے لان میں ہونا تھا جس کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا... احمد ویلا سارا لائٹوں اور برقی قمقموں سے سجایا گیا تھا...

♤♤♤شاہ مینشن♤♤♤♤

شاہ مینشن کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا.. لائٹیں اور پھولوں سے سجایا ہوا شاہ مینشن اپنی مثال آپ پیش کر رہا تھا...

آمنہ بیگم وجدان کے کمرے کی جانب بڑھتی ہیں.. زاوار اور زارون بھی وہی موجود تھے... آپ سب تیار ہیں تو چلیں.... وہ ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھتی ہیں... آج سب ہی بہت خوبصورت لگ رہے تھے آج کا تھیم وائٹ اور گولڈن تھا جس کی وجہ سے سب نے گولڈن اور وائٹ کلر کی کپڑے زیب تن کیے ہوئے تھے.. جی مما ہم ریڈی ہیں... وجدان ان کی طرف اتے ہوئے کہتا ہے... اس کے چہرہ سے مسکراہٹ جا ہی نہیں رہی تھی آخر اس کو اس کی محبت ملنے جا رہی تھی..... وہ سب آج بہت خوش تھے...

سب لوگ ہی احمد ویلا پہنچ گئے تھے... کچھ ہی دیر میں نکاح شروع ہونا تھا...
وجدان کو پری کا جب کہ زاوار اور زارون کو سمرا کا انتظار تھا...

آپ کی اجازت ہو تو شروع کرے شاہزیب صاحب احمد صاحب سے کہتے ہیں.. کچھ ہی دیر بعد نکاح کی مبارک بعد کا شور اٹھتا ہے... سب مرد حضرات وجدان کو اور عورتیں پریشے کو مبارک باد دے رہے ہوتے ہیں... وجدان سب کی مبارک وصول کر کہ پری کی سائیڈ جاتا ہے... اور اس کے ماتھے پر عقیدت بھرا بوسہ دیتا ہے... نکاح مبارک میاکارہ...

خیر مبارک آپ کو بھی نکاح مبارک ٹیسورو... وہ بھی ہنستے ہوئے اور محبت بھرے لہجے میں کہتی ہے.... اس کا محبت بھرا لہجہ وجدان کو اندر تک سرشار کر گیا تھا.... وہ ایک دوسرے کو دیکھنے میں ہی گم تھے... جب سمرا اور دوسری جانب زاوار آکر ان دونوں کو کہتے ہیں.. بس کردیں نظر لگائے گے کیا.. ان کے یوں کہنے پر وجدان ہنس دیتا ہے اور اپنا ہاتھ پریشے کی جانب بڑھاتا ہے... پریشے بھی اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھمادیتی ہے وہ دونوں اب اسٹیج کی جانب بڑھتے ہیں... جیسے ہی وہ دونوں اسٹیج پر پڑے صوفے پر بیٹھتے ہیں پریشے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہتی ہے.. ہاتھ تھام کر ساتھ چلنا بھی اک آرٹ ہے اور یہ دنیا کے ہر انسان کو نہیں آتا اور میں بھی چاہتی

ہوں کہ جو میرا ہاتھ تھام کر میرے ساتھ چلے وہ ہاتھ تھامنے اور ساتھ چلنے کی آرٹ سے بخوبی واقف ہو!... اس کی بات سن کر وجدان مسکرا دیتا ہے... بے فکر رہے محترمہ ہم اس آرٹ سے بخوبی واقف ہیں.. ہم کبھی بھی اس ہاتھ کو نہیں تھامتے جن کو ہم نے چھوڑنا ہو... اور آپ کو تو پھر ہم نے اپنے دل ملکہ بنایا ہے..

آپ ہی پہلی اور آخری ملکہ ہیں اس دل کی... رہی بات ہاتھ تھام کر ساتھ چلنے کی تو میں تو ہاتھ کے ساتھ ساتھ قدم بھی ملا کر چلوں گا... میں آپ سے یہ وعدہ تو نہیں کرتا کے آپ جو کہے گی میں وہ کروں گا کیوں کہ اگر آپ نے چاند توڑنے کا کہہ دیا تو وہ کیسے توڑوں گا... پہلی بات وہ نہایت عقیدت اور محبت بھرے لہجے میں کہتا ہے جب کہ آخری بات شوخ انداز میں کہتا ہے... پریشے اسکی آنکھوں میں اپنے لیے محبت اور عزت دیکھ کر اپنے رب کا شکر ادا کرتی ہے اور آخری بات پر مسکرا دیتی ہے... پریشے اور وجدان کو سب ہی ستائش بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے... سب کھانا کھانے میں مصروف تھے.. جب زارون سمرا کے پاس آتا ہے... ہیلو کیسی ہو... میں ٹھیک آپ کیسے ہیں.... سمرا اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھتی

ہے... میں بھی ٹھیک.. مجھے تم سے کچھ پوچھنا ہے ذرا سائیڈ پر آؤ... زارون اتنا کہتا اندرونی دروازے کی جانب بڑھتا ہے... سمرا بھی اس کے پیچھے جاتی ہے...

زاوار بھی آج بہت خوش تھا کیوں کہ سمرا نے اس کے جس پرپوزل کو ریجیکٹ کیا تھا آج اس نے وہ اکسیپٹ کر لیا تھا... اس کی نظریں کسی کی متلاشی تھی وہ بھٹک بھٹک کر ادھر ادھر جا رہیں تھی... جس کی اس کو تلاش تھی وہ تو اسکو کہیں نظر نہیں آئی... شاہزیب صاحب زاوار کے پاس آتے ہوئے شوخ انداز میں پوچھتے ہیں...

برخوددار کس کی تلاش میں ہیں آپ... ان کی اچانک آمد پر اور سوال پر زاوار حیران ہو جاتا ہے... پھر ان کے ہی انداز میں ان کو جواب دیتا ہے اور آخر میں آنکھ ونک کرتا ہے.. آپ کی ہونے والی بہو اور اپنی ہونے والی بیوی کو.... اس کے یوں کہنے پر شاہزیب صاحب کو 440 والٹ کا جھٹکا لگتا ہے... آپ طبیعت تو ٹھیک ہے نہ شاہزیب صاحب زاوار کے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھتے ہیں... ڈیڈ میں بلکل ٹھیک ہوں...

آمنہ بیگم بھی ان کے پاس آتی ہیں... کیا ہوا زاوار کو.. انہوں نے شاہزیب صاحب کو اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے دیکھ لیا تھا اسی لیے اب وہ ان سے پوچھتی ہیں... بیگم جی تیاریاں کرے آپ دوسری بہو لانے کی... آپ کے برخودار کو کوئی پسند آگئی ہے...

کیا سچ میں آمنہ بیگم خوشی اور حیرت کے ملے جلے لہجے میں پوچھتی ہے... ان کی بات سن کر زاوار ہنس پڑھتا ہے اور ان کو جواب دیتا ہے... جی مما ڈیڈ سچ کہہ رہے ہیں وہ اپنی گردن پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتا ہے... ہمیں بھی تو دیکھائیں ہم بھی دیکھے ہمارے لختِ جگر نے کس خوش نصیب کو پسند کیا ہے.. آمنہ بیگم خوشی سے بھرپور لہجے میں کہتی ہیں... آپ دونوں نے اس کو دیکھا ہوا ہے... کیا شاہزیب صاحب اس کو دیکھتے ہوئے کہتے ہیں... زاوار ایک جھٹکا کیا کم تھا جو اب یہ بھی آپ دے رہے ہیں... وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے مصنوئی ڈرامہ کرتے ہوئے کہتے ہیں... ڈیڈ نہ کیا کرے ایسے آپ فلاپ ایکٹر ہیں...

اس کی بات سن کر شاہزیب صاحب منہ بسورتے ہیں ان کے چہرے کے زاویے دیکھ کر زاوار اور آمنہ بیگم ہنس پڑتے ہیں... زاوار وجدان کی جانب شاہزیب صاحب احمد صاحب کی جانب اور آمنہ بیگم صبیحہ بیگم کی جانب بڑتی ہیں....

ہممم بتاؤ کیوں بلایا ہے تم نے مجھے... سمرا سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے پوچھتی ہے... کام ہوا یا نہیں بس یہی پوچھنا تھا اور کتنا کام رہ گیا ہے.. ہمارے پاس وقت بہت کم ہے ہمیں جو بھی کرنا ہے بہت دیھان سے اور جلدی کرنا ہے... زارون سمرا کی جانب دیکھتے ہوئے کہتا ہے... بے فکر رہو ایک پتا پھینک چکی ہوں اور وہ کامیاب رہا ہے...

چلو یہ تو اچھی بات ہے... لیکن پھر بھی دیہان رکھنا کسی کو بھی کچھ بھی نہ پتہ چلے یہاں تک کے بھابی (پریشے) کو بھی سمجھی...اوکے سمجھ گئی اب میں چلتی ہوں سب باہر ہیں... میری غیر موجودگی کو وہ محسوس ہی نہ کر لیں.... ہممم ٹھیک ہے تم جاؤ... باقی میں تمہیں رات کو بتاؤں گا...اتنا کہتے ہی زارون باہر کی جانب بڑھتا ہے اور سمرا کچن کی جانب بڑھتی ہے....

آج کا فنکشن اپنے اختتام تک پوھنچ گیا تھا... شاہ مینشن کے لوگ بھی اپنے گھر کی جانب روانہ ہو گئے تھے.... احمد ویلا میں سب لاؤنج میں سب بیٹھے چائے پی رہے تھے... پریشے اپنے کمرے میں تھی... مہمان بھی سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے...

صبح مہندی اور مایوں ایک ساتھ تھی... بابا جانی مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے.... احمد صاحب جو چائے پے رہے تھے... سمرا کے مخاطب کرنے پڑ اس کی جانب دیکھتے ہیں... جی میرا بچہ... مما جان بابا جانی آپ دونوں تو سب جانتے ہیں... میرے بابا اور ماما کے بارے میں میں بہت شکر گزار ہوں اپنے رب کی اور آپ دونوں کی جنھوں نے مجھے رسوا نہیں ہونے دیا بلکے اپنی اولاد کی طرح مجھے سمبھالا اور ماں باپ کی طرح پیار دیا... اتنا کہتے ہی وہ رونا شروع کر دیتی ہے... صبیحہ بیگم اس کو گلے سے لگاتی ہیں اور چپ کرواتی ہیں...

میرا بچہ ایسے نہیں روتے وہ اس کی آنسوں صاف کرتے ہوئے کہتی ہیں... اگر آج میرے ماں باپ ہوتے تو میں نے ان سکو ہی سب سے پہلے یہ بات بتانی تھی... اس لیے وہ تو نہیں ہیں لیکن آپ دونوں میرے لیے ماں باپ سے بڑھ کر ہیں... میری زندگی کا آپ لوگ بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں... لیکن مجھے اگر کوئی پسند ہوا تو کیا آپ اس کو اہمیت دیں گے... وہ سیدھے بیٹھتے ہوئے کہتی ہے... کیوں کہ صبیحہ بیگم اکثر احمد صاحب سے کہتی تھیں کہ دونوں بیٹیوں کی ایک گھر میں شادی نہیں کرنی.... اسی لیے وہ ان سے یہ سب پہلے ہی پوچھ رہی تھی...

بچے ہم ضرور اہمیت دے گے.. احمد صاحب سمرا کی طرف دیکھتے ہوئے کہتے ہیں.. میں کسی کو پسند کرتی ہوں... اتنا سہ کر وہ ان دونوں کی طرف دیکھتی ہے وہ دونوں اس کی جانب ہی دیکھ رہے ہوتے ہیں تا کہ وہ بات مکمل کرے... خود کو منتظر پا کر وہ مزید کہتی ہے... میں وجدان بھائی کے چھوٹے بھائی زاوار کو پسند کرتی ہوں... کیا... صبیحہ بیگم اور احمد صاحب ہم آواز کہتے ہیں... اس کے بعد ان میں کچھ لمحے خاموشی کی نظر ہو جاتے ہیں.. پھر احمد صاحب اس سے پوچھتے ہیں.. کیا وہ بھی آپ

کو پسند کرتے ہیں...جی وہ بھی مجھے پسند کرتے ہیں... سمراان کی جانب دیکھتے ہوئے کہتی ہے... اس کی بات سن کر احمد صاحب کھڑے ہو جاتے ہیں... اور سمرا کی جانب بڑتے ہیں... صبیحہ بیگم اور سمرا بھی کھڑی ہو جاتی ہیں...جب احمد صاحب آ کر سمرا کو اپنے سینے سے لگاتے ہیں اور اس کے ماتھے پر شفقت بھرا بوسہ دیتے ہیں... جہاں میرا بچہ خوش وہاں ہم دونوں بھی خوش... وہ خوشی بھرے لہجے میں کہتے ہیں....اس کا مطلب ہماری یہ بیٹی بھی جلد رخصت ہونے والی ہے... صبیحہ بیگم اپنی آنکھوں کی نمی صاف کرتے ہوئے کہتی ہیں...اور سمرا کو اپنے گلے سے لگاتی ہیں....

thank you so much baba jani and mama jan

وہ خوش ہوتے ہوئے کہتی ہے... چلیں اب جائے سو جائیں بہت رات ہو گئی ہے اور صبح پھر فنکشن کی تیاریاں کرنی ہیں...احمد صاحب سمرا کو کہتے ہیں... شب بخیر...

سمرا کہتے ہی اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے... احمد صاحب اور صبیحہ بیگم بھی اپنے کمرے کی جانب بڑھتے ہیں...

دوسری جانب شاہ مینشن میں بھی زاوار نے اپنے ماں باپ کو اپنی انگیجمنٹ کا کہہ دیا تھا.... آمنہ بیگم اور شاہزیب صاحب بیٹے کی بے صبری پر ہنس پڑے تھے.... وہ تو خوش اور راضی تھے کے ان کے گھر میں بہت جلد خوشیاں آنے والی ہیں... اسیلیے انہوں نے صبح صبیحہ بیگم اور احمد صاحب سے بات کرنے کا سوچا تھا...... لیکن کوئی نہیں جانتا کے ان خوشیوں کی مدت کب تک ہے....

آج وجدان کی مایوں اور مہندی تھی... آج کی تھیم مسٹرڈ کلر تھا... لڑکیوں میں کسی نے لہنگا کسی نے میکسی اور کسی نے شرارے زیب تن کیے ہوئے تھے اور لڑکوں میں سب نے شلوار کمیز زیب تن کی ہوئی تھی... ہماری دلہن اور دولہا نے ان سے مختلف لباس زیب تن کیا تھا....

پریشے نے مسٹر کلر کی ساڑی اور اس کے ساتھ گرین دوپٹہ زیب تن کیا ہوا تھا جب کہ وجدان نے مسٹر کلر کی شلوار کمیز اور اس کے ساتھ مسٹر کولور کا کوٹ زیب تن کیا ہوا ہے....

مایوں کا فنکشن اپنے عروج پر تھا.... شاہ مینشن کے سب لوگ اور مہمان اس وقت حال میں موجود تھے.... حال کو پیلے پھولوں اور رنگ برنگے لڑیوں سے سجایا گیا تھا... حال اپنی خوبصورتی کا منہ بولتا ثبوت پیش کر رہا تھا.... شاہزیب صاحب مردوں کا اور آمنہ بیگم عورتوں کا ویلکم کر رہے تھے...

جب کہ ینگ پارٹی ادھر ادھر گھوم رہی تھی... ہمارے دولہا اپنی متاعِ جان کا انتظار کر رہے ہیں... زارون اپنے دوستوں کے ساتھ مصروف ہے... مریم اور عبدلالہادی ایک دوسرے کے ساتھ باتوں میں مصروف ہیں جبکہ زاوار اپنے ماموں عبداللہ صاحب اور ان کی بیوی آسیہ بیگم کے ساتھ باتوں میں مصروف ہے...

5 بج گئے تھے اور احمد ویلا کے مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی تھی.... مہمان حال میں داخل ہوتے ہی ہیں کے پیچھے ہی احمد صاحب صبیحہ بیگم پریشے اور سمرا کے ساتھ حال میں داخل ہوتے ہیں....

ان کو آتے دیکھ آمنہ بیگم کے بھائی اور بھابی بھی اس طرف آتے ہیں... وجدان زاوار اور زارون بھی ان کو ویلکم کے لیے ان کے پاس آتے ہیں....
شاہزیب صاحب احمد صاحب کے اور آمنہ بیگم صبیحہ کے گلے ملتی ہیں...
خوش آمدید انکل.. زاوار خوشگوار لہجے میں کہتا ہے... شکریہ برخودار.... احمد صاحب اس کو مسکراتے ہوئے جواب دیتے ہیں...

آمنہ بیگم پریشے اور سمرا سے ملتی ہیں... ان کے پیچھے ہونے پر وجدان آگے آتا ہے... اور اپنا ہاتھ اس کی جانب بڑھاتا ہے.. جس کو پریشے تھام لیتی ہے... وجدان اور پریشے اسٹیج کی جانب بڑھ جاتے ہیں... زارون سمیرا کی جانب... سمیرا عبداللہ

صاحب کی صاحبزادی ہیں... زاوار سمرا بھی ایک جانب بڑھ جاتے ہیں... جب کہ آمنہ بیگم اپنے بھائی اور بھابی کو احمد صاحب اور صبیحہ بیگم سے ملواتی ہیں...

بھابی بھائی ان سے ملے یہ ہیں میرے بڑے بھائی عبداللہ اور بھابی آسیہ بیگم آمنہ بیگم صبیحہ بیگم اور احمد صاحب سے کہتی ہیں...

وہ ایک دوسرے سے رسمی سلام دعا کرتے ہیں اور اسٹیج کی جانب بڑھ جاتے ہیں... رسم شروع کرے.. آمنہ بیگم صبیحہ بیگم سے پوچھتی ہیں... جی ضرور.. صبیحہ بیگم مسکرا کر جواب دیتی ہیں...

آمنہ بیگم پریشے کو اور صبیحہ بیگم وجدان کو ہلدی لگاتی ہیں...

ماشاءاللہ آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں.. سمیرا پری کو ہلدی لگاتے ہوئے کہتی ہے... آخر چوائس کس کی ہے.. زارون اسٹیج پر آتے ہوئے کہتا ہے... کہ تو ایسے رہے ہو جیسے تمہاری ہو.. سمیرا منہ ناک سکیڑتے ہوئے کہتی ہے... اس کی بات سن کر وجدان ہنس پڑتا ہے... چلو سائیڈ پر ہو جاؤ ہمیں بھی رسم کرنی ہے... سمرا اپنا لہنگا

پکڑتی اوپر آتے ہوئے کہتی ہے... ہمیں مطلب زارون اس کی طرف دیکھ کر پوچھتا ہے.. میں اور میرے بابا جانی... ساتھ ہی وہ اپنا ہاتھ احمد صاحب کی جانب بڑھاتی ہے... احمد صاحب بھی خوشی خوشی ہاتھ تھام کر وجدان کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور سمرا پریشے کے ساتھ.. دیکھو تمیز سے سمجھی... پری اس کی آنکھوں میں شرارت دیکھ کر کہتی ہے..

اوہو نہیں کرتی ڈر کیوں رہی ہو... سمرا کہتے اپنے دونوں ہاتھ ہلدی سے بھر کر اس کے منہ پر لگا دیتی ہے.. اس نے یہ سب اتنا اچانک کیا تھا کہ پری کو اندازہ ہی نہیں ہوا.. جب کہ سمرا اب اس کی طرف دیکھ کر ہنس رہی تھی... وجدان بھی پری کی جانب دیکھتے ہوئے اپنی ہنسی ضبط کرنے کی کوشش میں تھا.. کے سمرا اس کے منہ کا بھی سمرا وہی حال کرتی ہے... ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے حال میں قہقہے گونجتے ہیں... سب لوگ ہی ان کی طرف دیکھ کر ہنس رہے تھے... فوٹو گرافر اس سین کو کیمرے میں محفوظ کر لیتی ہے...

فنکشن میں کوئی بھی باہر کا لڑکا موجود نہ تھا اور نہ ہی فوٹو گرافر لڑکا تھا وہ بھی ایک لڑکی ہی تھی جس کو وجدان نے لاہور سے اپوئنٹ کیا تھا... زارون کے جو دوست آئے تھے وہ پہلے ہی وجدان سے مل کر جا چکے تھے.... یہاں صرف عبداللہ صاحب کا بیٹا ہی موجود تھا جو وجدان کا کزن اور بہن کا ہسبنڈ ہے... ○○○○

مہندی کا فنکشن اپنے اختتام پر تھا... جب آمنہ بیگم صبیحہ بیگم کو کہتی ہے... بھابی مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے.... ویسے یہ بات گھر پر کرتے تو اچھا تھا لیکن سب کچھ آپ تو آپ کے سامنے ہے... جی کہیں کوئی بات نہیں وہاں کرلے یا یہاں ایک ہی بات ہے... صبیحہ بیگم مسکراتے ہوئے کہتی ہیں....

شکریہ یہ تو آپکی اعلیٰ ظرفی ہے... میں آپ سے آپکی دوسری بیٹی کا رشتہ مانگنا چاہتی ہوں.. اپنے زاوار کے لیے....

ان کی بات سن کر صبیحہ بیگم مسکرا دیتی ہیں.. جی مجھے سمرا نے سب کچھ بتا دیا ہے.. جب بچے خوش ہیں تو بھلا مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے... صبیحہ بیگم آمنہ بیگم کو جواب دیتی ہیں

بھابی ہماری طرف سے ہاں ہے... احمد صاحب بھی مثبت جواب دیتے ہیں...

شکریہ بھائی شکریہ صبیحہ..

میں چاہتی تھی کے کیوں نہ ہم وجدان پریشے کے ولیمے کے ساتھ ہی ان دونوں کی منگنی کر دیں... آمنہ بیگم ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہیں... جب کہ صبیحہ بیگم اور احمد صاحب ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں... احمد صاحب آنکھوں ہی آنکھوں میں رضامندی ظاہر کرتے ہیں...

جی ٹھیک ہے بھابی ہمیں کوئی اعتراض نہیں... صبیحہ بیگم مسکراتے ہوئے جواب دیتی ہیں...

ان کی بات سن کر وہ ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں...

کچھ ہی دیر میں ان لوگوں نے گھر کے لیے نکلنا تھا...

شاہزیب صاحب نے منگنی کی بات زارون اور زاوار بتادی تھی.. زارون نے ہی یہ بات مریم اور وجدان کو بتائی تھی جس پر اب سب زاوار کو تنگ کر رہے تھے...

بھائی آپ تو بہت فاسٹ نکلے ہمارے وجدان بھیا سے بھی زیادہ... یہ بات کہنے والا عبدالاہادی تھا.. بچے آپ مجھ سے بھی زیادہ تیز ہیں.. بچپن من ہ چھکا مار چکے ہیں ہم غریبوں کی باری ٹو اب ائی ہے... زاوار ہنستے ہوئے کہتا ہے... اس کو ہنستا دیکھ سمرا اس میں ہی کھو جاتی ہے... میرے دیور کو نظر لگانے کا ارادہ ہے کیا... پریشے اپنا پلو سمبھالتے ہوئے اس سے کہتی ہے.. وہ جو اپنے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی.. اس کی یوں کہنے پر ہڑ بڑا جاتی ہے... اور بعد میں اپنی ہی حالت پڑ مسکرا دیتی ہے...

بھابھی اب ہمیں بھی چلنا چاہئیے... صبیحہ بیگم آمنہ بیگم کے پاس آتے ہوئے کہتی ہیں.. جی ٹھیک ہے وہ ان سے گلے ملتے ہوئے کہتی ہے... آہستہ آہستہ سب ہی ان سے مل کر اپنے گھروں کو روانہ ہو رہے تھے...

احمد صاحب صبیحہ بیگم سمرا اور احمد صاحب کی بہنیں بھی احمد ویلا کی جانب روانہ تھے... جب کہ شاہ مینشن کے لوگ اور مہمان بھی گھر پوھنچ گئے تھے... تھکاوٹ کی وجہ سے سب کپڑے چینج کرتے سو گئے تھے...

آج وجدان اور پری کی برات تھی.. ہر جگہ افرا تفری مچی ہوئی تھی شاہ مینشن میں بھی اور احمد ویلا میں بھی...

دوپہر کے 3 بج رہے تھے سب ہی اپنی تیاریوں میں مگن تھے....

وجدان اپنے کمرے میں ریڈی ہو رہا تھا جب سب لڑکوں کا ٹولہ ایک دم اس کے کمرے میں آتا ہے... وہ دیکھنے میں تو تیار ہی تھے لیکن اب انہوں نے وجدان کو تنگ کرنا تھا.. اور وجدان ان سب سے باخوبی واقف تھا... زارون آگے آتے ہی احد کو کوئی اشارہ کرتا ہے.. اس کا اشارہ سمجھ کر احد سونگ پلے کرتا ہے...

بلو ٹھمکا لگا سانو

ابھی یہی لائن چل رہی تھی جب زارون ڈھمکا لگاتے ہوئے اپنی کمر کی سائیڈ زور سے وجدان میں مارتا ہے... جس سے وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور نیچے گرتا ہے...

اس کے گرتے ہی زارون اس کے اوپر آکر بیٹھتا ہے... احد اب سونگ چینج کر چکا تھا....

زارون زید کی جانب اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے... اس کے ہاتھ بڑھاتے ہی زید اس کے ہاتھ پر دوپٹہ رکھ دیتا ہے... جسے وہ فورن تھام کر وجدان کے ہاتھ باندھتا ہے... احد تم بھائی کی ٹانگیں باندھو... وجدان جو ہاتھ پیر چلا رہا تھا... اب وہ رک گیا تھا

کیوں کہ انہوں نے اس کو مکمل باندھ دیا تھا... زارون کھولو مجھے یہ کیا کر رہے ہو... ہادی کی منہ سے ہاتھ ہٹاتے ہی وجدان بولتا ہے... وہ سب فل پلیننگ کے ساتھ آئے تھے... بھائی ہم تو تیار کرنے آئے ہیں آپ کو... زارون منہ پر معصومیت سجائے کہتا ہے... وجدان کو لگا تھا وہ سب شور اور عجیب و غریب ڈانس کر کے چلے جائیں گے... لیکن یہاں تو سب الٹا پڑ گیا تھا.... احد جاؤ تمام چیزیں لے آؤ زارون اب احد کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے...
احد بھی مطلوبہ چیزیں لے آیا تھا...

زارون ابھی تک وجدان پر ایسے ہی بیٹھا ہوا تھا...

ازارون اس کے منہ پر بیس لگاتا ہے اس کے بعد آنکھوں پر شیڈ اور لبوں پر ڈارک ریڈ لپسٹک.... جب کے وجدان اپنا منہ بار بار ادھر ادھر کر رہا تھا... کچھ ہی دیر میں زارون نے اس کا لڑکیوں والا میک اپ کر دیا تھا... اور اس کی طرف دیکھ کر اب قہقہے لگا رہے تھے... وجدان کو اٹھا کر اب سوفے پر بیٹھا دیا تھا... وہ اپنی حالت دیکھ اندر ہی اندر کڑ رہا تھا... اس کو وہ دن یاد آیا جب کبھی وہ بھی ایسی ہی شرارتیں کرتا تھا..

زارون اب اس کے سر پر ایکسٹینشن لگا رہا تھا... زارون میرے ہاتھ کھولو پھر میں تمہیں بتاتا ہوں... وجدان سخت لہجے میں کہتا ہے... 5 بجے ان کو نکلنا تھا 4 بجنے والے تھے اسی لیے وہ اب غصہ ہو رہا تھا.. لیکن اس کی سن ہی کون رہا تھا.... اس کی حالت بگاڑ کر اب وہ سب کمرے سے باہر چلے گئے تھے....

لیکن اس کے ہاتھ اور پاؤں نہیں کھولے تھے... وجدان بہت ہی فنی لگ رہا تھا... کوئی بھی دیکھتا تو ہنس ہنس کر پاگل ہو جاتا....

○○○احمد ویلا○○○○

پریشے کو میک اپ آرٹسٹ تیار کرنے آئی ہوئی تھی وہ چینجنگ روم میں کپڑے چینج کرنے گئی تھی... جب سمرا کمرے میں داخل ہوتی ہے... کچھ ہی دیر میں پریشے بھی آ جاتی ہے... میک اپ آرٹسٹ اس کا میک اپ کر رہی تھی جب سمرا اس سے پوچھتی ہے... پری کیا تم وجدان بھائی سے محبت کرتی ہو...

وہ اس کے دائیں جانب کھڑی اس سے پوچھ رہی تھی.... اس کے سوال پر پری دلکشی سے مسکرا دیتی ہے... ہاں میں ان سے محبت کرتی ہوں... جانتی ہو ان کو دیکھ کر ایک بہت خوبصورت احساس ہوتا ہے... ان کی باتیں ان کے الفاظ ان کا لب و لہجہ سب ہی بہت دلکش ہے... اور پتہ ہے سب سے خوبصورت احساس کیا ہے....

اثناسہ کر وہ اس کی جانب دیکھتی ہے... اور اپنی بات شروع کرتی ہے... سب سے خوبصورت احساس یہ ہے کہ آپ کو ایک ایسا دل مل جائے، جو صرف آپ ہی پر اکتفا کرے، ایک ایسی روح جو آپ کی روح سے محبت کرے، اور باقی لوگوں سے

بے نیاز ہو جائے، ایک ایسا شخص جو جو آپ کی روح کو چھوئے جو صرف اور صرف اپکا ہو کر رہ جائے... اور یہ سب سید وجدان شاہ میں پایا جاتا ہے... اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی کوئی کیسے اس سے محبت نہیں کرے گا...

جانتی ہو مجھے میری یہ قسمت بہت بد قسمتی لگتی تھی.. لیکن اسی بد قسمتی نے مجھے ایک ایسی خوبصورت تقدیر سے ملوایا ہے کہ میں تمہیں الفاظوں میں بیان نہیں کر سکتی... میں نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کے کوئی پاک کردار اور محبت کرنے والا شخص میری تقدیر بنے گا....
اس کی بات سن کر سمرا لاجواب ہو گئی تھی... وہ نہیں جانتی تھی کہ پری وجدان کو اتنا چاہتی ہے...

سمرا مسکرا کر اس کے گلے لگتی ہے اور اس کو ہمیشہ خوش رہنے کی دعائے دے کر کمرے سے باہر چلی جاتی ہے... اب اس نے خود بھی ریڈی ہونا تھا...

وجدان کے کہنے پر پری نے آج برائیڈل حجاب کرنا تھا... کیوں کہ آج ان کے پورے خاندان اور دوست احباب نے بھی شرکت کرنی تھی....

یہاں بھی سب تیاریوں میں مگن تھے...

شاہ مینشن میں بھی یہی حال تھا...آمنہ بیگم اور زاوار جیسے ہی کمرے میں داخل ہوتے ہیں... وجدان کو دیکھ کر حیران ہوتے ہیں... زاوار تو باقاعدہ اب ہنس رہا تھا... آمنہ بیگم بھی اپنی ہنسی کنٹرول کر رہی تھیں... زاوار آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ پاؤں دوپٹے سے آزاد کرتا ہے... بھائی یہ سب کیا ہے... زاوار ہنستے ہوئے پوچھتا ہے...

آمنہ بیگم بھی وجدان کی طرف ہی دیکھ رہی تھی... ان کے پیچھے ہی زارون بھی کمرے میں داخل ہوتا ہے...اور وجدان کو دیکھ کر اس سے پوچھتا ہے... بھائی یہ کیا کیا ہوا ہے آپ نے... وہ انجان ایسے بن رہا تھا جیسے اس کو کچھ معلوم ہی نہ ہو... آمنہ بیگم سمجھ گئی تھی یہ کس کی کارستانی ہے... مما یہ سب آپ کے اسی لاڈلے نے

کیا ہے... میرا سارا حال بگاڑ دیا ہے... وجدان خفت بھرے لہجے میں کہتا ہے.. آپ نے ایسا کیوں کیا آمنہ بیگم زارون کا کان پکڑتے ہوئے معصنوئی غصے سے کہتی ہیں... مما بس ایسے ہی اب ان کے ساتھ مذاق نہیں کروں گا تو کس کے ساتھ کروں گا... زارون چہرے پر معصومیت سجائے کہتا ہے... اوکے آپ تینوں جلدی کرے ہم لیٹ ہو رہے ہیں... آمنہ بیگم اتنا کہہ کر کمرے سے باہر چلی جاتی ہے...

زاوار اور زارون بھی کمرے سے باہر آجاتے ہیں... جب کہ وجدان خود کو آئینہ میں دیکھ ہنس پڑتا ہے... اب وہ بھی اپنی تیاری میں مصروف ہو گیا تھا...

آپ یہاں کیا کر رہی ہیں... عبدالاہادی مریم کے پاس آتے ہوئے کہتا ہے....

مریم جو کمرے میں تیار جا رہی تھی.. ہادی کی بات سن کر اس کے پاس چلی آتی ہے... ابھی ان دونوں میں ہی اتنی فرینکس نہیں تھی کے وہ دونوں ایک دوسرے سے کھل کڑ بات کرتے... بس کبھی کبھار سرسری سی بات کر لیتے تھے... کچھ نہیں بس نوری کو کام کا کہہ رہی تھی... بھابی کے کپڑے وغیرہ سیٹ کر دے بھائی

کے روم میں..اس کی بات سن کر ہادی سر ہلاتا ہے اور مزید بات کرتا ہے... مریم آپ نے مجھے کبھی بتایا نہیں... کیا.. مریم اس کی طرف سوالیا نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھتی ہے...یہی کہ آپ کو مرد کیسے پسند ہیں...

اس کی بات سن کر مریم ہلکا سا مسکرا دیتی ہے..مجھے ہر مرد نہیں پسند.. لیکن میں چاہتی ہوں میرا ہمسفر ایسا ہو...۔ جو دل پھینک نا ہو..جو ہر ایری غیری پر، ہر خوبصورت عورت پر ہر میٹھا پیارا بولنے والی پر، دل ناوارتا ہو..وہ محبت کی باتیں کرنے سے زیادہ اپنی وجاہت کو ترجیع دیتا ہو۔۔۔۔۔

وہ میٹھی میٹھی پیاری پیاری باتیں نہ کرتا ہو ہر ایک سے...ذرا غصے میں رہتا ہو تا کہ لوگ اس کی طرف مائل نہ ہو اور وہ "خود غرض" ہو نا کہ جگہ جگہ منہ مارنے والا....

ہادی اس کی بات سن کر گہرا سانس لیتا ہے...

آہاں اچھی باتیں کرتی ہیں آپ اور مجھے فخر آپ پر.... وہ اس کو اپنے قریب کرتا اور ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہتا ہے...

آج پہلی بار ہادی مریم کے اتنا قریب آیا تھا... لیکن اس کے لمس میں محبت عقیدت تحفظ مان کیا کچھ نہیں تھا... ان سب کو محسوس کر کے مریم مسکرا دیتی ہے اور کمرے کی جانب بڑھتی ہے....

سب تیار ہو گئے تھے.. احمد ویلا کے لوگ بھی حال چلے گئے تھے...

اور شاہ مینشن کے لوگ کی گاڑیاں بھی حال کی جانب بڑھ رہی تھیں...

سب ہی بہت خوش تھے... آج کسی نے گولڈن اور کسی نے مہرون کلر کے لباس زیب تن کیے ہوئے تھے...

پریشے برائیڈل روم میں بیٹھی تھی.... کچھ ہی دیر بعد سمرا اس کو آ کر بتاتی ہے کہ آپ کے دولہا صاحب آ گئے ہیں....

پریشے آج بہت زیادہ پیاری لگ رہی تھی... ریڈ کلر کا لھنگا پہنا ہوا تھا جس کے اوپر گولڈن کڑھائی ہوئی تھی... گولڈن دوپٹہ سر پر سیٹ کیا ہوا تھا اور ریڈ دوپٹے کا حجاب کیا ہوا تھا... آج بھی فوٹو گرافر ایک لڑکی تھی...

وجدان نہیں چاہتا تھا کے اس کی بیوی شوپیس کی طرح لوگوں اور نامحرموں کے سامنے آئے اس نے پردے کا خاص خیال رکھنے کا کہا تھا... مردوں کا سیٹنگ ایریا الگ اور عورتوں کا الگ تھا...

وجدان جیسے ہی حال میں داخل ہوتا ہے... سمرا کچھ لڑکیوں کے ساتھ آگے آتی ہے اور راستہ روکنے والی رسم کرتے ہوئے کہتی ہے.... بھائی آپ ایسے اندر نہیں جا سکتے پہلے آپ کو پیسے دینے ہو گے... سمرا مسکراتے ہوئے وجدان سے کہتی ہے... سمرا نے گولڈن میکسی زیب تن کی ہوئی تھی اور اس کے ساتھ گولڈن ہی دوپٹہ بھی سر پر سیٹ کیا ہوا تھا...

وجدان کے پیچھے اس کی فیملی ماموں ممانی اور کزن موجود تھے... جب کہ باقی لوگ دوسری سائیڈ سے اندر جا چکے تھے..

اس کی بات سن کر زارون آگے آتا ہے... لو بھائی یہاں بھی مانگنے والے آ گئے... آج جمعرات تو ہے نہیں تو پھر یہ کہاں سے آ گئے... وہ سوچنے والے انداز میں کہتا ہے... اس کی بات سن کر زاوار اس کو گھوری سے نوازتا ہے...

گڑیا آپ بتائیں کتنے پیسے لینے ہیں... زاوار ابھی کچھ کہتا کہ وجدان اس سے پہلے ہی سمرا سے پوچھتا ہے.... بھائی زیادہ نہیں بس دو لاکھ دے دیں.... سمرا ہنستے ہوئے کہتی ہے... ارے ارے اتنے پیسوں کا تم کیا کرو گی... زارون کی زبان پر پھر کھجلی ہوتی ہے....

آپ چپ رہے آپ سے نہیں مانگے میں نے سمجھے....

انکی نوک جھوک پر سب ہی مسکرا رہے ہوتے ہیں... جب وجدان چیک نکال کر سمرا کی جانب بڑھاتا ہے... یہ لو گڑیا....

جسے سمرا تھام کر زارون کو منہ چڑھاتی ہے... جیسے یہ کہنا چاہ رہی ہو یہ دیکھو لے لیے میں نے...

سمرا راستہ چھوڑ چکی تھی... وہ سب اندر حال کی جانب بڑھ جاتے ہیں...

ایسے ہی کچھ اور رسمے کی.. کچھ بڑوں نے تو کچھ ینگ پارٹی نے...

رخصتی کے وقت سب ہی افسردہ تھے... اور کچھ لوگوں کی تو آنکھوں سے آنسوں بہ رہے تھے...

پریشے کو لا کر کمرے میں بٹھایا گیا تھا...

اس کے دل میں آج ایک نیا ہی احساس تھا... محبت کے رنگ اس کے چہرے پر صاف نمایا تھے... وہ بیٹھی کمرے کو ہی دیکھ رہی تھی جب وجدان کمرے میں داخل ہوتا ہے... کمرے کو گلاب کے پھولوں کے ساتھ سجایا گیا تھا.. سائیڈ ٹیبل اور ڈریسنگ پر موم بتیاں جلی ہوئی تھیں... کمرے گلاب کے پھولوں کی خوشبوں سے مہک رہا تھا...

السلام علیکم ! وجدان پریشے کے پاس بیٹھتے ہوئے سلام کرتا ہے...

وعلیکم السلام ! پری سر کو ہلکا سا خم دے کر جواب دیتی ہے...

کچھ دیر وہ پری کو یوں ہی دیکھتا رہتا ہے... تھوڑی دیر بعد وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہتا ہے... بہت پیاری لگ رہی ہے آپ... یہ اپکا تحفہ... امید کرتا ہوں آپ کو پسند آئے گا... وہ ایک چھوٹا سا باکس اس کی جانب بڑھاتا ہے... جس کا کلر بلیک تھا...

پریشے اس کو کھول کر دیکھتی ہے... جس میں بہت خوبصورت ڈائمنڈ کی انگوٹھی موجود تھی.... یہ بہت خوبصورت ہے... جانتی ہیں آپ یہ ہمارے نکاح کا تحفہ ہے میری طرف سے... اور یہ رہی آپ کی منہ دیکھائی... وجدان مسکراتے ہوئے ایک اور باکس اس کو دیتا ہے... جس کو پری مسکراتے ہوئے تھام لیتی ہے... وہ جیسے ہی اس کو کھول کر دیکھتی ہے تو دلکشی سے مسکرا دیتی ہے... اس باکس میں ایک خوبصورت پینڈنٹ تھا... جس پر w اور p لکھا ہوا تھا... یہ بہت زیادہ خوبصورت ہے.... پری اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہتی ہے...

چلیں آئے ایک ساتھ اللہ کا شکر ادا کرے... وجدان کھڑے ہوتے ہوئے اس کی جانب اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے... جس کو پریشے تھام لیتی ہے.... پریشے چینجنگ روم کی طرف اور وجدان واشروم کی طرف بڑھتا ہے.....

وجدان جیسے ہی واشروم کی جانب بڑھتا ہے کچھ یاد آنے پر پری کی طرف چلا آتا ہے... پری بات سنے... جی پری مڑ کر اس کی جانب دیکھتی ہے جو اس کے پیچھے ہی کھڑا تھا... اگر آپ کو برا نہ لگے تو کیا میں آپ کی ہیلپ کردوان سب میں... وہ اس کے حجاب اور دوپٹے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے... نہیں شکریہ میں خود کر لوں گی... پری مسکراتے ہوئے جواب دیتی ہے... ہمم اسکا جواب سن کر وجدان بھی وضو کرنے واشروم کی جانب بڑھتا ہے...
کچھ ہی دیر میں وہ دونوں اپنے رب کے ہاں شکر ادا کر رہے تھے...

پری نوافل ادا کر چکی تھی... وجدان دعا مانگ رہا تھا... جب پری اس کے پاس جا کر بیٹھتی ہے... اور اس کے کندھے پر اپنا سر رکھتی ہے.. وجدان آپ سے ایک بات

پوچھوں.. وجدان جیسے ہی دعا مانگ کر اپنے ہاتھ چہرے پر پھیرتا ہے تو پری اس سے سوال کرتی ہے...جی پوچھیں...

کیا آپ یہ نہیں جاننا چاہتے میرے ماں باپ کون تھے یا میرا ماضی کیسا تھا...اس کی بات سن کر وجدان مسکراتے ہوئے اپنا رخ اس کی جانب کرتا ہے... آپ جانتی ہیں؟ جب چُن لیا جائے تو! چہرہ معنی نہیں رکھتا، ماضی نہیں پوچھا جاتا، کردار پر تبصرے نہیں کیئے جاتے،

فقط محبت کی جاتی ہے۔اور میں نے بھی فقط آپ سے محبت کی ہے... آپ کو ایک اور بات بتاؤں.. وجدان اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام کر محبت بھرے لہجے میں کہتا ہے... وہ جو اس کی باتوں اور الفاظوں سے اپنے اندر سکون اترتا محسوس کر رہی تھی اس کے اس طرح پوچھنے پر سوالیا نظروں سے دیکھتی ہے...
جب ہم پہلا قبول ہے کہتے ہے نہ وہ صرف قبول ہے نہیں ہوتا.. اس میں ہم اپنے ہمسفر کا ماضی اور ماضی میں ہوا سب کچھ قبول کرتے ہیں اور یہ عہد کرتے ہیں کے

اس کہ ماضی جیسا بھی ہو گا ہم جاننے کے بعد بھی اس کو قبول کرے گے... دوسرے قبول ہے پر ہم یہ قبول کرتے ہیں... ہمیں ہمارے ہمسفر کا حال قبول ہے پھر وہ جیسا مرضی ہو... اور تیسرے قبول ہے پر ہم اپنے ہمسفر کا مستقبل قبول کرتے ہیں.. اور اس بات کا عہد بھی کرتے ہیں کے مستقبل میں اچھے اور برے وقت میں ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ رہے گے...

پریشے اس کی بات سن کر حیرت سے اس کی جانب دیکھتی ہے... اور بے اختیار پوچھتی ہے.. آپ اتنی اچھی باتیں کیسے کر لیتے ہیں... اس کی بات سن کر وجدان اس کے ماتھے پر بوسہ دیتا ہے... کچھ وقت نے سکھایا اور کچھ میرے والدین نے اور ان کی تربیت نے...

چلے سو جائیں پھر صبح نماز کے لیے بھی اٹھنا ہے...

نماز اس کے کہنے پر پری بس اتنا ہی کہتی ہے... کیا ہوا وجدان بیڈ کی جانب بڑھتے ہوئے پوچھتا ہے...

میں نے کافی ٹائم سے نماز نہیں پڑھی... کیوں وجدان اس کو بھی بیڈ پر بیٹھاتے ہوئے پوچھتا ہے...

اس کے پوچھنے پر پریشے کی آنکھوں میں آنسوں آجاتے ہیں... وہ اس کو سب کچھ بتاتی ہے اپنے ماضی کے بارے میں.. اس کے باپ روایہ اور اس کی سوتیلی ماں کے ظلم... اس کی ماں کے انتقال کے بعد اس کے ساتھ کیا کیا ہوا اور وہ وہاں سے یہاں صبیحہ بیگم کے گھر تک کیسے آئی..

جانتے ہیں آپ میں پہلے پڑھتی تھی نمازیں لیکن اب کافی سال ہوگئے نہیں پڑھی بلکے دیھان ہی نہیں دیا کبھی اس طرف سب چیزوں سے دل اٹھ گیا تھا میرا... پھر خود کو بزنس میں ہی مصروف رکھتی تھی... وہ روتے ہوئے وجدان سکو بتاتی ہے..

آپ جانتے ہیں ✨ ایسے کچھ زخم ہوتے ہیں جو نظر نہیں آتے، لیکن وہ اُن تمام زخموں سے زیادہ گہرے ہوتے ہیں جو خون بہاتے ہیں۔

یہ زخم ہوتے ہیں: کھو دینے کے، تنہائی کے، اور اُس احساس کے کہ جسے ہم دکھائی ہی نہیں دیتے۔

اور اکثر ہمیں دوسروں سے ان زخموں کا علاج نہیں چاہیے ہوتا، بس اتنا کافی ہوتا ہے کہ کوئی ہمیں یہ کہے:

'میں تمہیں دیکھ رہا ہوں، میں یہاں ہوں، اور میں نہیں جاؤں گا۔ ❤

وجدان اس کے آنسوں صاف کر کے اس کو اپنے گلے سے لگا لیتا ہے اور بہت ہی پیار سے اس کو سمجھانا شروع کرتا ہے...

✨انسان کے اندر جو ہوتا ہے وہ وہی تقسیم کرتا ہے۔

اس لیے کسی سے کیسا شکوہ اور کیسا گلہ ؟؟

اب ضروری تو نہیں ہے نا کہ ہر ایک کی جھولی اپنائیت محبت، خلوص، بے غرضی اور ساتھ دینے کی ہمت سے بھری ہوئی ہو۔ اس لیے جہاں سے جو ملے یہ سمجھ کر لے لیا کرو کہ جس کے پاس جو بہترین تھا اس نے وہی ہماری جھولی میں ڈالا ہے۔۔۔ پھر وہ بیشک بے وفائی دکھ، زخم، تکالیف اور خود غرضی ہی کیوں نا ہو..! □ ❤

اور یہ جو آپ سہ رہی نماز نہیں پڑھتی اب آپ بقائید گی سے ہر نماز ادا کرے گی...

..✨"اگر آپ کی دنیا چھوٹ جائے، خواب ٹوٹ جائیں، رشتے ساتھ چھوڑ جائیں...

تب بھی اللہ کے دین، اس کی اطاعت کو نہ چھوڑنا۔

کیونکہ یہ اطاعت دنیا کی مصلحتوں کے لیے نہیں،

بلکہ آخرت کی ابدی سعادت کے لیے ہے۔

دنیا کے عارضی حالات سے اُس دائمی نعمت کا کیا تعلق جو رب کی رضا میں چھپی ہے؟" وجدان اس کو پیار سے سمجھا رہا تھا اور پری اس کو سے سن اور اس کے الفاظوں کو سمجھ رہی تھی.. وجدان نے کتنے پیارے طریقے سے اس کو سمجھایا تھا... جانتے ہیں آپ... آپ سے نکاح سے پہلے لگتا تھا سب مرد ایک جیسے ہوتے ہیں.. لیکن اب پتہ چلا مجھے غلط لگتا تھا.....پری اس کے چہرے کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے... آپ سے ایک اور بات پوچھوں...جی پوچھیں...

کیا اللہ مجھے معاف کر دے گا میرے گناہوں کو بھی کیا معاف کر دے گا...

آپ کو پتہ ہے اکثر ہم بھول جاتے ہیں اللہ کو۔۔۔اس سے باتیں کرنا بھول جاتے ہیں، نماز چھوڑ دیتے ہیں، بھول جاتے ہیں کہ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے اور گناہ کرتے رہتے ہیں، بھول جاتے ہیں کہ اسکی محبت کے بنا انسان محض اک وجود ہے، زندگی کے بغیر وجود جس میں اللہ کی محبت نہیں۔ ہم بھول جاتے ہیں اسکی رحمت کی چادر کو، مگر وہ نہیں بھولتا۔ کہیں بھی، کسی بھی جگہ، کسی بھی حال میں، ہر لمحے وہ ہمیں نہیں بھولتا۔

اس کو آپکے گناہوں سے بھی فرق نہیں پڑتا، آسمان کی اونچائی جتنے گناہ بھی لے کر اسکے پاس جائیں تو بس وہ آنسوؤں کے ایک قطرے سے معاف کر دیتا ہے۔ سب بھلا دیتا ہے۔ محبت کرنا نہیں چھوڑتا۔۔۔

اس کی بات سن کر پری کو ایک اطمینان سا ہو جاتا ہے... اور وہ سوچ لیتی ہے وہ اپنی اصلاح کرے گی اور اللہ کی طرف رجوع بھی کرے گی.. پری وجدان کے سینے پر سر رکھے ہی سو جاتی ہے....

آج وجدان اور پریشے کا ریسپشن ہے.... شاہ مینشن میں سب تیاریوں میں مصروف تھے.. جب زاوار شاہ شاہزیب صاحب اور آمنہ بیگم کے کمرے میں داخل ہوتا ہے.. مما مجھے آپ سے بات کرنی ہے... زاوار آمنہ بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہے... اس کا لہجہ نہایت سنجیدہ تھا... جی میرا بچہ.. آمنہ بیگم مسکرا کر پوچھتی ہیں... وہ جا کر ان کے سامنے موجود صوفے پر بیٹھتا ہے.. جب کہ آمنہ بیگم اور شاہزیب صاحب بیڈ پر بیٹھے تھے...

مما بابا آپ انکل اور آنٹی سے ہمارے آج کے نکاح کا بول دے.. میں آج انگیجمنٹ نہیں کرنا چاہتا بلکے نکاح کرنا چاہتا ہوں... زاوار ان دونوں کی جانب دیکھتے ہوئے کہتا ہے... زاوار آپ ہوش میں ہیں آپ کیا کہہ رہے ہیں... شاہزیب صاحب کڑک لہجے میں اس سے کہتے ہیں.. جب کہ آمنہ بیگم اپنا سر تھام کر بیٹھ جاتی ہیں...

جی ڈیڈ میں ہوش میں ہی ہوں... وہ اب اٹھ کر ان کے پاس چلا آتا ہے.. لہجہ اب التجایہ تھا...

نہیں بچے ایسا نہیں ھو سکتا ہم ایک ماہ تک یا کچھ دنوں تک نکاح کر دے گے لیکن آج ناممکن ہے.. آمنہ بیگم اس کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر اس کو پیار بھرے لہجے میں سمجھاتی اور بتاتی ہیں.... لیکن ماما....ابھی وہ اپنی بات مکمل کرتا کے شاہزیب صاحب اس کی بات کاٹ دیتے ہیں...زاوار وہ لوگ بھی نہیں مانے گے اور ویسے بھی سمرا بھی نہیں مانے گی.. لڑکیوں کے کچھ خواب ہوتے ہیں... ہمسفر کو لے کر شادی کو لے کر..اور ہم یہ خواب نہیں توڑ سکتے...

وہ ہمیں بلکل مریم کی طرح عزیز ہے... کیا تم چاہو گے تمہاری بہن کے کوئی خواب توڑے... شاہزیب صاحب اس کو نرم لہجے میں سمجھاتے ہیں... سخت لہجہ انہوں نے اس لیے استعمال نہیں کیا تاکہ ان کا بیٹا ان سے باغی نہ ہو جائے.... نہیں میں ایسا حق کسی کو نہیں دوں گا کہ کوئی میری بہن کے خواب توڑے....زاوار ان کی بات سن کر ایک دم کہتا ہے... بس پھر جب آپ خود کسی کو حق نہیں دے رہے اپنی بہن کے خواب توڑنے کا تو آپ کو یہ حق بھی حاصل نہیں ہے کہ آپ دوسروں کی بہن کے خواب توڑے....

آمنہ بیگم اس کو مسرّت بھرے لہجے میں سمجھاتی ہیں... ان کی بات زاوار کو سمجھ آگئی تھی... اس لیے ان کی دیکھ کر مسکرا دیتا ہے.. اور ان کے گلے لگتا ہے... سوری مما ڈیڈ وہ دونوں کو دیکھ کر معافی مانگتا ہے... چلے آپ جائیں ہم بھی آ رہے ہیں...."

"وہ سب کل کے فنکشن کی وجہ سے کافی تھک گئے تھے.. اس لیے سب دوپہر کے ایک بجے ہی اٹھے تھے... ناشتہ کرنے کے بعد آمنہ بیگم نے اور باقی سب نے پریشے کو منہ دکھائی دی تھی... آمنہ بیگم نے خاندانی سیٹ اور کنگن دیے تھے... شاہزیب صاحب نے عمرہ کی ٹکٹس ان دونوں کو دی تھیں... باقی سب نے صرف پریشے کو گفت دیے تھے کیوں کہ ان سب کا کہنا تھا ہم نے وجدان کا منہ بچپن سے دیکھا ہوا ہے... ان کی بات سن کر سب ہنس دیئے تھے.."

زارون.... آمنہ بیگم کمرے سے باہر آتے ہوئے زارون کو آواز دیتی ہیں... وہ جو لاؤنج میں داخل ہوتا ہے... اپنی ماں کی آواز سن کر اسی جانب آتا ہے.... زارون

بیٹے جائیں بچیوں کو پارلر چھوڑ آؤ...آپ کے بابا دوستوں کے ساتھ مصروف ہیں اور ڈرائیور نے دوسری بچیوں کو لے کر جانا ہے...آمنہ بیگم فکر مند لہجے میں اس سے کہتی ہیں...

جی ماما ٹھیک ہے آپ فکر کیوں کر رہیں ہیں...زارون ان کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہتا ہے...

میرا بچہ..آمنہ بیگم اس کا ماتھا چومتے ہوئے کہتی ہیں...

زارون مریم پریشے اور سمیرا کو لے کر سیلون جا چکا تھا..جب کہ لڑکے بھی اپنی اپنی تیاریوں میں مگن تھے...آمنہ بیگم بھی اپنے کمرے میں تیار ہونے جا چکی تھیں....

رات کے 7 بج رہے تھے...حال بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا...وجدان اور پریشے دونوں اسٹیج پر بیٹھے تھے..سب لوگ ان کو ستائش بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے....

دیکھتے بھی کیوں نہ وہ لگ جو اتنے پیارے رہے تھے...

وجدان نے بلو فور پیس اور پریشے نے سیلور کلر کی باربی میکسی زیب تن کی ہوئی تھی....وہ دونوں نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہے تھے....

کچھ ہی دیر بعد لوگوں نے کھانا کھایا اور کھانا کھانے کے بعد لوگ پریشے اور وجدان کو تحفے تحائف دے کر اب گھروں کو روانہ ہو رہے تھے....

پریشے احمد صاحب اور صبیحہ بیگم کے پاس بیٹھی تھی...جب آمنہ بیگم ان کے پاس آتی ہیں...بھابی کیا ہمیں اجازت ہے...آمنہ بیگم صبیحہ بیگم سے زاوار اور سمرا کی منگنی کے بارے میں پوچھتی ہیں....

جی بھابی.... صبیحہ بیگم مسکرا کر جواب دیتی ہیں...اب اسٹیج پر آنے کی باری زاوار اور سمرا کی تھی....

وجدان سمرا کے ساتھ بیٹھتا ہے جب کہ پریشے زاوار کے....

ان کے سامنے دو خوبصورت سی پلیٹے موجود تھیں...جن میں انگوٹھیاں رکھی ہوئی تھیں...پلیٹ کو فریش گلاب کے پھولوں سے سجایا گیا تھا...

زاوار نے مسٹر کلر کا تھری پیس پہنا ہوا تھا اور سمرا نے کیمل کلر کی کیپری شرٹ پہنی ہوئی تھی.... وہ دونوں بہت خوبصورت اور جاذبِ نظر لگ رہے تھے....

اب حال میں صرف احمد صاحب کی فیملی اور شاہزیب صاحب کی فیملی اور آمنہ بیگم کے بھائی بھابی اور ان کے بچے ہی موجود تھے....

زاوار چلے رسم شروع کرے.. آمنہ بیگم زاوار سے کہتی ہیں...

ان کے کہتے ہی وہ سمرا کو اور سمرا زاوار کو رنگ پہناتی ہے...

مبارک ہو بھابی صبیحہ بیگم آمنہ بیگم کو گلے لگاتے ہوئے کہتی ہے... سب ہی ایک دوسرے کو مبارک باد دے رہے تھے اور ساتھ میں مٹھائی بھی کھلا رہے تھے.....

اس طرح اس فنکشن کا بھی اختتام ہوتا ہے....

《ایک ہفتے بعد》

سب لوگ ناشتے کے ٹیبل پر موجود تھے... آج پریشے اور وجدان کی فلائٹ تھی.. اور ان کے ساتھ ہی وجدان کے ماموں اور ان کی فیملی کی بھی.. لیکن منزلیں الگ الگ تھیں ان دونوں کی... وجدان کے ماموں اور ان کی فیملی کو واپس یو ایس جانا تھا.. وجدان اور پری کو عمرے پر....

پریشے بچے پیکنگ ہو گئی آپکی کچھ رہ تو نہیں گیا نہ... آمنہ بیگم پیار بھرے لہجے میں پریشے سے پوچھتی ہے...
جی ممی ہو گئی ہے.... پری آمنہ بیگم کو جواب دیتی ہے... اس کی یوں ممی کہنے پر وہ اندر تک سرشار ہوئی تھیں... وہ اٹھ کر اس کے ماتھے کا بوسہ لیتی ہے اور ساتھ میں دعائیں بھی دیتی ہیں... ان کے اتنے پیار پر اس کی آنکھیں نم ہوئی تھی... کیوں کہ ان کا پیار مخلص تھا... وہ بلکل اس کی ماں کی طرح اس سے پیش آتی تھیں....

جانتی ہیں آپ مجھے لگتا تھا میری زندگی بہت مشکل ہے کیوں کہ زندگی میں ماموں کے آنے سے پہلے شفقت اور چیزوں کی بہت کمی رہی ہے اور آپ تو جانتی ہیں...
"سب سے مشکل زندگی... ویران دل کی زندگی ہوتی ہے... چیزوں کی کمی... پوری ہو جاتی ہے... شفقت کی کمی پوری نہیں ہوتی...... مجھے بھی یہی لگتا تھا... لیکن اب لگتا ہے کے میں غلط تھی... پریشے روتے ہوئے آمنہ بیگم کو بتاتی ہے...

اس کے اس طرح رونے پر وہ تڑپ جاتی ہیں... آمنہ بیگم اس کو اپنے گلے سے لگاتی ہیں.. اور چپ کرواتی ہیں... وجدان بھی اب آگے بڑھ کر اس کو اپنے سینے سے لگا لیتا ہے... اور اس کے آنسوں صاف کرتا ہے... آپ جانتی ہیں یہ صرف پانی نہیں ہے.. بلکے آپ کی ان خوبصورت آنکھوں کے انمول موتی ہیں... اور میں ہر گز یہ نہیں چاہتا کہ آپ ان کو ایسے بے مول کرے... وجدان اس کے آنسوں صاف کرتے اور ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہتا ہے.... شاہزیب صاحب بھی آگے آ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہیں... اور پریشے سے مخاطب ہوتے ہیں....

بیٹے روتے نہیں ہیں... آپ ہمیں بلکل مریم کی طرح عزیز ہیں.. آپ ہماری بیٹی ہیں.. اور میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کے میری بیٹی کی آنکھوں میں آنسوں آئیں... ان کی بات سن کر پریشے اثبات میں سر ہلاتی ہے... اور مسکرا دیتی ہے.... اور وجدان صاحب آپ.... شاہزیب صاحب ذرا روب دار لہجے میں وجدان کو پکارتے ہیں... ہم اپنی بیٹی کو آپ کے ساتھ ایک ماہ کے لیے بھیج رہے ہیں اور آپ اس ایک ماہ میں اس کا بھرپور خیال رکھے گے... مجھے شکایت نہ ملے کے آپ نے میری بیٹی کو تنگ کیا ہے... ان کے اس طرح کہنے پر سب ہنس دیتے ہیں...

جی ٹھیک ہے اب ہمیں کون پوچھے گا ہمارا سب کچھ تو یہ پریشے وجدان لے گئی ہیں... ہم ٹھہرے غریب لوگ.... وجدان مصنوئی اداس انداز میں کہتا ہے...

آمنہ اب ہمیں اجازت دو ہم لیٹ ہو رہے ہیں... عبداللہ صاحب کھڑے ہوتے ہوئے کہتے ہیں... جی بھابی اب ہمیں چلنا چاہیئے... 1 بجے فلائٹ ہے ہماری... آسیہ بیگم بھی آمنہ بیگم سے کہتی ہیں.... جی بھابی اللہ حافظ.... وہ سب ایک دوسرے

سے ملتے ہیں اور الوداعی کلمات کہہ کر ان کو رخصت کرتے ہیں... وجدان اپنی گاڑی میں گیا تھا.. عبداللہ صاحب اور ان کی فیملی کو ڈرائیور نے چھوڑنا تھا....

《ایک ہفتے بعد》

وہ سب سو رہے تھے جب زارون کو کچھ محسوس ہوا کے جسے کوئی گھر میں موجود ہے... کوئی تیسرا بندہ... مریم کے کمرے میں گیا وہ سو رہی تھی..ایک ایک کرتے اس نے سب کے کمرے چیک کیے لیکن سب اپنے اپنے کمروں میں موجود تھے..○.پھر کون ہو سکتا ہے وہ اپنے آپ سے مخاطب تھا...وہ جیسے ہی نیچے کی جانب جاتا ہے... لیکن زارون کے پوھنچنے سے پہلے ہی وہ شخص بھاگ گیا تھا..یا پھر زارون کا وہم تھا...

"کیپٹن شاہ اگر آپ کی اجازت ہو تو ہم اپنا کام شروع کرے...ایک مردانہ آواز بلوتوتھ سے آتی ہے....جی اجازت ہے افسر ایس..آپ کو...دوسری جانب

موجود بندے کو جواب اور جس کی وہ اجازت مانگتا ہے اس کو اجازت دی جاتی ہے.... لیکن خیال رہے ان سب کا کسی کو معلوم نہ ہو کہ ہم کیا کر رہے ہیں.. ان کو ایسا ہی لگے کے ہم ان کی امید پر پورا اتر رہے ہیں.... کیپٹن شاہ افسر ایس کو اپنی روبدار آواز میں سمجھاتے ہیں...

یس کیپٹن بے فکر رہے جیت ہماری ہی ہو گی.. انشاءاللہ...

انشاءاللہ سب کچھ پلان کے مطابق ہونا چاہئیے.. اب آپ کام پر دیہان دے... اتنا کہتے ہی کال کاٹ دی جاتی ہے۔". ●●●●●

زاوار لاؤنج میں بیٹھا ہوا تھا.. آج وہ آفس سے جلدی آگیا تھا... آمنہ بیگم کچن میں کھانا بنوا رہی تھیں.. مریم یونیورسٹی گئی ہوئی تھی... زارون زاوار کے پاس آکر بیٹھتا ہے... السلام علیکم بھائی!

وعلیکم السلام! ہاں بئی آج کل کیا ہو رہا ہے... زاوار زارون سے پوچھتا ہے...

کچھ بس ہم فارغ انسان ہیں... زاوار جواب دیتے ہوئے کہتا ہے...

ہمم زاوار ابھی کچھ کہتا کے اس کے موبائل فون پر کسی کی کال آتی ہے.. جسے سننے زارون باہر لان کی جانب جاتا ہے..

"شاہزیب صاحب بھی آچکے تھے...اور مریم بھی یونیورسٹی سے آگئی تھی...آمنہ بیگم کھانا لگوا رہی تھیں.. """"""اگر کوئی نہیں آیا تھا تو وہ زارون تھا""""" ....جب وہ زاوار سے زارون کو بلانے کا کہتی ہیں... زاوار بچے جائے جا کر زارون کو بلائے.. آ کر کھانا کھا لے... جی مما بلاتا ہوں....زاوار جواب دیتے باہر کی جانب جاتا ہے... لیکن وہ یہاں موجود ہی نہیں تھا...

زارون زاوار آواز دیتا ہے لیکن کوئی جواب نہیں آتا...وہ لان کی بیک سائیڈ پڑ جاتا ہے جہاں اس کو زارون کی آواز آرہی تھی..وہ کسی سے کال پر بات کر رہا تھا....زاوار اس کو دوبارہ آواز دیتا کہ اس کی بات سن کر زاوار خاموش ہو گیا تھا...زاوار زارون کی جانب پشت کیے کھڑا تھا."

"سمر اڈارلنگ تم بے فکر رہو میں ہوں نا بھائی کو کچھ معلوم نہیں ہو گا بس تم آ رہی ہو تو مطلب آ رہی ہو میں انتظار کروں گا.. جس ریسٹورنٹ کا بتایا ہے وہاں لازمی آنا... سمجھی ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گا"...

"زارون کا اتنا کہنا تھا کہ زاوار غصے سے تن فن کرتا اندر گھر کی جانب جاتا ہے... وہاں لاؤنج میں اس کو اتنے غصے میں دیکھ کر پریشان ہو جاتے ہیں.. کیوں کہ کچھ دیر پہلے تو وہ بلکل ٹھیک تھا..."

زارون بھی لاؤنج میں آتا ہے... ارے کیا ہوا آپ دونوں کو.. ایسے کیوں بیٹھے ہیں آپ... زارون آمنہ بیگم اور شاہزیب صاحب سے پوچھتا ہے... یہ زاوار کو کیا ہوا ہے.. اسے آپ کو بلانے بھیجا تھا.. لیکن واپسی پر بہت غصے میں آیا تھا... تب سے کمرے میں بند ہے... ہم نے بلایا ہے لیکن کچھ بتا ہی نہیں رہا.. اور نہ باہر آ رہا ہے... شاہزیب صاحب زارون کو بتاتے ہیں.. ان کی بات سن کر وہ پریشان ہو جاتا ہے.. کہی بھائی نے سب سن تو نہیں لیا سب.. نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا... اگر ایسا

ہوا تو.. وہ خود سے بڑبڑائے جا رہا تھا... کیا کہہ رہے ہو... آمنہ بیگم زارون سے کہتی ہیں... نہیں کچھ نہیں میں بھائی کو دیکھتا ہوں.......

میں یہ کیا سوچ رہا ہوں کیا پتہ کوئی اور بات ہو یا پھر کوئی اور سمرا ہو... زاوار اپنا سر ہاتھوں میں گرائے خود سے بول رہا تھا.... نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے... ہاں مجھے اس سے بات کرنی چاہیئے... وہ بھائی ہے میرا ایسا نہیں ہو سکتا... مجھے اس سے بات کرنی چاہیئے زاوار ایک دم کھڑا ہوتے ہوئے کہتا ہے...

زاوار زارون کے کمرے میں داخل ہوتا ہے..... زارون جو بیڈ پر بیٹھا زاوار کے بارے میں سوچ رہا تھا... زاوار کو سامنے دیکھ کر کھڑا ہوتا ہے... زارون کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا... اس کے چہرے پر ڈر اور پریشانی نے بیک وقت بسیرا کیا تھا... بھ بھائی آپ... وہ لڑکھڑا کر زاوار سے کہتا ہے... یہ کون سی سمرا سے بات کر رہے تھے تم.. کیا میں پوچھ سکتا ہوں.. زاوار چاہتے ہوئے بھی اپنا لہجہ نرم نہیں رکھ پایا تھا... وہ ایک دم چلاتے ہوئے پوچھتا ہے... بھائی وہ یونیورسٹی میں میرے ساتھ پڑھتی تھی وہی لڑکی ہے... وہ آپ تو جانتے ہیں.. وجدان بھائی کو ڈیٹ وغیرہ

نہیں پسند تو وہی سہہ رہا تھا بھائی کو پتہ نہیں چلے گا... زارون خود کو کمپوز کرتے ہوئے
کہتا ہے...

اس کی بات سن کر زاوار اس کی جانب دیکھتا ہے اور آئی برو اٹھاتا ہے... جیسے پوچھنا
چاہ رہا ہو کیا یہی سچ ہے....
بھائی سچ میں یہی سچ ہے... زارون زاوار کی جانب بڑھتے ہوئے کہتا ہے...
ہمممم ٹھیک ہے لیکن خیال رہے سمجھے... زاوار زارون کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا
ہے...

بھائی آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں... وہ بھابی ہیں میری... زارون آنکھیں
پھیلائے کہتا ہے....
سوری یار پتہ نہیں مجھے کیا ہو گیا تھا میں کیوں اتنا نیگیٹو ہو گیا تھا... زاوار اس کے
کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے.

سر ہمیں تو کچھ کرنے کی ضرورت ہی نہیں...یہ دیکھے...کیسے لڑ رہے ہیں دونوں...وہ شخص دوسرے شخص کے آگے ٹیب کرتے ہوئے اس کو کہتا ہے...

《♡کچھ دنوں بعد♡》

وہ دونوں ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھے ہوئے تھے...ایک دوسرے سے خوب محبت بھری باتیں ہو رہی تھیں...وہ ایک دوسرے میں اتنا گم تھے کے ان کو خبر ہی نہ ہوئی کوئی دو وجود ان کی باتیں سن رہے ہیں....
ایک وجود کو غصہ آرہا تھا جب کہ دوسرا خوش ہو رہا تھا....

جی جناب آپ بے فکر رہے اس کو تو ایسا گھن چکر بناؤں گی کے پاگل تو ہو ہی جائے گا....خیر میں کل ہوٹل آؤں گی....کل ہم جشن منائے گے....وہ لڑکی اپنے سامنے بیٹھے موجود لڑکے سے کہتی ہے....
آرے میری جان کل کرے سو آج کرے سو اب....کیا تم نے سنی نہیں یہ کہاوت....وہ شخص اس لڑکی سے کہتا ہے....

تو ڈارلنگ ہم ابھی کر لیتے ہیں.... وہ لڑکی ذو معنی انداز میں کہتی ہے...

تو آؤ پھر چلیں... وہ دونوں اب اپنے قدم وی آئی پی فلور کی جانب بڑھاتے ہیں...

وہ دونوں وجود بھی ان کا پیچھا کرتے ہیں.. ایک چھپ کر جب کہ دوسرا ان کے پیچھے ہی جاتا ہے.. لیکن اس نے ماسک سے چہرہ چھپایا ہوا تھا...

وہ دونوں اس ٹائم روم میں موجود تھے.... ○○●

رات کا پر سکون وقت ہے۔ خانہ کعبہ روشن ہے، مطاف پر حاجیوں کی پر سکون چال جاری ہے... واجدان اور پریشے احرام اور عبایا میں ملبوس، ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہیں۔ دونوں کی نظریں خانہ کعبہ پر جمی ہوئی ہیں، مگر دل ایک دوسرے کے ساتھ جُڑا ہوا ہے.....

پریشے آہستہ، جذبات سے لبریز لہجے میں وجدان سے کہتی ہے... ہم کتنے خوش نصیب ہیں واجدان... رب نے ہمیں اپنے گھر بلایا...اور وہ بھی ایک ساتھ.........

ہاں... اور آج پہلی بار مجھے لگا کہ میری محبت، میری دعا بن چکی ہے..... وجدان پر سکون مسکراہٹ کے ساتھ پریشے کو جواب دیتا ہے.....

جب آپ نے میرا ہاتھ نکاح کے وقت تھاما تھا... تب دل میں ایک دعا تھی کہ اللہ ہمیں کبھی جدا نہ کرے...

آج اُسی رب کے گھر کے سامنے کھڑی ہوں، اور دل پھر سے وہی دعا دہرا رہا ہے... پریشے نرمی سے وجدان کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے کہتی ہے....

پریشے محبت جب حلال ہو جائے نا، تو وہ عبادت بن جاتی ہے.....اور آج، آپ میرے لیے صرف محبت نہیں... سجدے کے بعد کی سب سے قیمتی چیز ہیں.. وجدان پریشے کا ہاتھ آہستگی سے تھامتے ہوئے پریشے سے کہتا ہے...

وجدان کی بات سن کر پریشے کی آنکھوں میں نمی آجاتی ہے. وہ نظریں جھکا لیتی ہے.. پریشے کے ناظریں جھکانے پر وجدان اس کی آنکھوں پر بوسہ دیتا ہے....اور اپنی بات شروع کرتا ہے...

خانہ کعبہ کے سائے میں تمہارے ساتھ کھڑا ہوں، تو لگتا ہے جیسے دنیا تھم گئی ہو......نہ کوئی خوف ہے، نہ کوئی خواہش... بس تم ہو، میں ہوں، اور ہمارا اللّٰہ....وجدان عقیدت بھرے لہجے میں پریشے سے کہتا ہے....

اور ہماری محبت... جو کہ اب اللّٰہ کے سائے میں پروان چڑھ رہی ہے.....پریشے وجدان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتی ہے.....

""""""""پھر دونوں ایک ساتھ خانہ کعبہ کی طرف دیکھتے ہیں۔ ہونٹوں پر بے آواز دعائیں، دل میں سکون، اور دلوں کے درمیان وہ خاموشی... جو صرف سچی محبت کے درمیان ہوتی ہے...""""""""

""""""وہ دونوں کوئی اور نہیں تھے بلکہ زارون اور سمرا تھے... سمرا اپنے منگیتر یعنی زاوار کو دھوکہ دے رہی تھی اور زارون اپنے بھائی کو...""""

ہوٹل کے وی آئی پی فلور پر خاموشی تھی... وہ دونوں کمرے میں موجود تھے..اندر سے مدھم موسیقی کی آواز آرہی تھی....

کمرے کے اندر کا منظر کچھ یوں تھا.... نیم تاریکی، مدھم روشنی، اور بیڈ پر سمرا زارون کے سینے پر جھکی ہوئی تھی، بال کھلے، سانسیں تیز... زارون شرٹ لیس تھا... اور دونوں گہری قربت میں تھے.....

ابھی وہ دونوں ایک دوسرے میں کھوئے ہوئے تھے... جب اچانک دروازہ زور سے کھلتا ہے!

وہ تیسرا وجود کمرے کے دروازے پر کھڑا تھا.. وہ کوئی اور نہیں بلکہ زاوار تھا....

سامنے کا منظر دیکھ کر اس کی آنکھوں میں بے یقینی ابھری تھی، آنکھوں سرخ انگارہ ہو رہی تھیں، اور چہرہ مکمل طور پر زرد پڑ چکا تھا...

یہ کیا دیکھ رہا ہوں میں...؟ زاوار ایک دم گرجتے ہوئے کہتا ہے....

سمرا چونک کر پیچھے ہٹتی ہے... اس کے بال بکھرے ہوئے تھے... زاوار کو دیکھ کر اس کے چہرے کی ہوائیاں اڑتی ہیں۔ زارون کچھ لمحے کے لیے ساکت ہو جاتا ہے... پھر اٹھنے کی کوشش کرتا ہے....

زارون...؟تم تو میرے سگے بھائی ہو... اور یہ سب....زاوار ارد گرد نظریں پھیرتے ہوئے زارون سے کہتا ہے....

اور آپ... نہیں آپ نہیں بلکہ تم سمرا...؟ جسے میں نے اپنی زندگی سمجھا، عزت سمجھا...اپناسب کچھ سمجھاتم نے بھی مجھے دھوکہ دیا....

بھائی... آپ غلط سمجھ رہے ہیں ... بات وہ نہیں ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں...زارون شرٹ اٹھاکر پہنتے ہوئے زاوار سے کہتا ہے...

خاموش!!!زاوارزارون کی بات سن کرایک دم دھاڑتا ہے...

سمراآگے بڑھتی ہے..اور کچھ کہنے کی کوشش کرتی ہے.....

زاوار... میری بات سنے... ایسا کچھ بھی نہیں ہے... سمراروتے ہوئے زاوار سے کہتی ہے...

بس کردو سمرا بس کردو... تمہارا حلیہ دیکھ کر کوئی کچھ بھی سہ سکتا ہے سمجھی.... زاوار اس کو حقارت بھرے لہجے میں کہتا ہے.....

یہ میرا بھائی اس نے آج رشتے کا خون کیا ہے... اور تم نے محبت کا.... زاوار پہلی بات زارون کی طرف دیکھ کر کہتا ہے اور دوسری بات سمرا کی طرف دیکھ کر کہتا ہے...

تم وہی زارون ہو نا؟ جسے بچپن میں گود میں کھلایا...

ہر خوشی میں شریک کیا... ہر درد بانٹا... اور تم نے؟ اپنی ہی ہونے والی بھابھی کے ساتھ چھی... مجھے تو کہتے ہوئے بھی شرم آرہی ہے.... زاوار زارون کی طرف دیکھتے ہوئے چلاتا ہے....

اس کی بات سن کر زارون زاوار کے سامنے کھڑا ہوتا ہے...

میں پسند کرتا تھا اس کو لیکن آپ نے چھین لیا لیکن پھر میں نے اس کو محبت کا یقین دلایا اور پھر ہم دونوں نے یہ سب پلان کیا... زارون زاوار سے کہتا ہے.. لیکن آج

اس کے لہجے میں وہ پہلے والی عزت نہیں تھی...یہ بات محسوس کر کے زاوار اندر ایک ٹھیس اٹھی تھی...اور پھر جوان دونوں کی وہ حرکت اس نے بھی زاوار کو توڑ دیا تھا... لیکن بظاہر وہ پھر بھی مضبوط کھڑا تھا...

اچھا... تو یہ سب پہلے سے طے تھا...میں ہی اندھا تھا، میں ہی پاگل تھا...ایک تم ہو، جس نے بھائی کا رشتہ نیلام کر دیا..اور ایک یہ جس نے محبت کی لاج نہ رکھی..زارون ٹھہرے ہوئے لہجے میں زارون اور سمرا سے کہتا ہے....
اس کی بات سن کر وہ دونوں خاموش ہو جاتے ہیں....

"چند لمحے خاموشی کی نذر ہو جاتے ہیں"..
زاوار آگے بڑھتے ہوئے.. سمرا کو سختی سے بازو سے پکڑے گھسیٹتا ہے اور ہوٹل کے کمرے سے باہر کی جانب اپنے قدم بڑھاتا ہے۔ سمرا کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، بال بکھرے ہوئے تھے....۔ زاوار کے چہرے پر درد کے سائے لہرا رہے تھے.. مگر درد چہرے پر نہیں، دل میں تھا....

زاروں ان کے پیچھے دوڑتا ہے، مگر زاوار پلٹ کر ایک تیز نظر زاروں پر ڈالتا ہے...
تم بھی آؤ چلو! آؤ سب کے سامنے چل کر دکھاتا ہوں تمہارا اصل چہرہ!.....
سمرا کچھ کہنے کی کوشش کرتی ہے مگر زاوار غصے میں گھسیٹتے ہوئے کوریڈور کراس کرتا ہے........

وہ دوسرا وجود ویڈیو کال پر اپنے بوس کو سب دکھا رہا تھا... کیوں کہ کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا... جب وہ اندر باتیں کرتے ہیں....
اس کا باس یہ دیکھ کر بہت خوش ہوتا ہے.... تو آج میرا دن ہے واہ کتنی کمال قسمت پائی ہے میں نے کے بغیر کچھ کیے ہی یہ تباہ ہو رہے ہیں ہاہاہاہا....(باس) مکرو قہقہ لگاتے ہوئے خود سے کہتا ہے....

☆شاہ مینشن☆
آمنہ بیگم لاؤنج میں موجود صوفے پر بیٹھی تسبیح پڑھ رہی تھیں...اور شاہزیب صاحب ان کے سامنے موجود صوفے پر بیٹھے اپنے موبائل میں مصروف

تھے... جب دروازہ زور سے کھلتا ہے.... وہ دونوں چونک کر دروازے کی طرف دیکھتے ہیں... جہاں سے زاوار سمرا کو گھسیٹتے ہوئے لاؤنج میں داخل ہوتا ہے....

زاوار سمرا کو ایک جانب جھٹک دیتا ہے... وہ گرتے گرتے بمشکل بچتی ہے...

تبھی زارون بھی لاؤنج میں داخل ہوتا ہے....

آمنہ بیگم پریشان ہو کر کھڑی ہو جاتی ہیں....اور شاہزیب صاحب بھی پریشانی سے زاوار کی طرف بڑھتے ہیں....

کیا بات ہے زاوار؟ یہ کیا ہو رہا ہے؟ تم دونوں اس حال میں... شاہزیب صاحب زاوار سے پوچھتے ہیں...

مما بابا.. پوچھے اپنے لاڈلے سے کہ یہ میری ہونے والی بیوی کے ساتھ ہوٹل کے وی آئی پی فلور کے کمرے میں کیا کر رہا تھا... زاوار آمنہ بیگم اور شاہزیب صاحب سے کہتا ہے....

بولو زارون زاوار کیا کہہ رہا ہے.... شاہزیب صاحب زارون سے پوچھتے ہیں....

ان کے پوچھنے پر زارون کوئی جواب نہیں دیتا...اس کے جواب نہ دینے پر زاوار ساری بات ان دونوں کو بتاتا ہے....

زارون ایک طرف کھڑا تھا.....

سمرا دیوار سے لگ کر خاموش، شرمندہ، اور نظریں جھکائے کھڑی تھی...

زاوار جیسے ہی آمنہ بیگم اور شاہزیب صاحب کو بتا کر خاموش ہوتا ہے آمنہ بیگم اور شاہزیب صاحب دونوں کے چہرے کا رنگ اڑ جاتا ہے...

زاوار مڑ کر زارون کی طرف دیکھتا ہے...اور بولنا شروع کرتا ہے....

اور یہ... میرا سگا بھائی... میرے ساتھ ہنستا، روتا، جیتا، پلتا... میرے ہی پیٹھ میں اس نے خنجر گھونپ دیا....

چند لمحے وہاں سناٹا چھا جاتا ہے...آمنہ بیگم سمرا کی طرف دیکھتی ہیں، وہ نظریں جھکائے کھڑی تھی..زارون بھی خاموش تھا....

شاہزیب صاحب دھیمی آواز میں زارون سے پوچھتے ہیں...

کیا یہ سچ ہے زارون؟

"زارون کچھ نہیں کہتا.... صرف خاموش کھڑا رہتا ہے...آمنہ بیگم دھیرے سے اُس کے پاس آتی ہیں..اور زوردار تھپڑ اُس کے منہ پر مارتی ہیں"

یہ تم ہو زارون؟...اتنا بڑا دھوکہ؟...تم نے بھائی کے سینے میں چھرا گھونپا ہے...آمنہ بیگم روتے ہوئے کہتی ہیں....

زارون اب بھی کچھ نہیں کہتا اور نہ ہی اپنی جگہ سے ہلتا ہے.... تھپڑ سہہ کر آنکھیں بند کرلیتا ہے...

مما...میں نے محبت کی تھی وہ بھی عبادت کی طرح...عبادت کرنے کی سزا تو نہیں ملتی تو پھر یہ سب...زاوار بکھرے ٹوٹے لہجے میں کہتا ہے....

"دن چمک رہا تھا، سورج کی کرنیں سفید فرش پر رقص کر رہی تھیں... اور خانہ کعبہ اپنی پوری جلالت کے ساتھ سامنے موجود تھا۔"

"پریشے نے آسمان کی طرف دیکھا، پھر وجدان کی طرف...اور مسکرا دی... جیسے دل کہہ رہا ہو، 'ہم یہاں ہیں، آخر کار۔'"

"وہ دونوں، ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے، خاموشی سے تواف کر رہے تھے... ہر چکر، ہر قدم، ایک نیا وعدہ، ایک نئی دعا تھا۔"

"بھیڑ تھی، مگر وہ ایک دوسرے کے قریب تھے... نہ آوازیں سنائی دیتی تھیں، نہ دنیا کی الجھنیں.... صرف دلوں کی دھڑکنیں اور رب کا ذکر۔"

"پریشے وجدان کا ساتھ پا کر بہت خوش تھی... آج اس کو صبیحہ بیگم کی وہ بات یاد آئی... جو انہوں نے اس وقت کہی تھی جب پریشے ناامید تھی.... پریشے فکر نہیں کرو تمہاری اگلی زندگی میں خوشیاں اور سکون ضرور ہو گا..اور تمہارا شوہر تمھارے

ہر زخم پر مرہم رکھے گا..."اور آج یہ سچ ہی تو ہوا تھا..اس کے پاس خوشیاں، سکون، زخموں کا مرہم سب کچھ موجود تھا...وہ بھی وجدان کی صورت میں...."وہ اپنے رب کے ہاں شکر گزار تھی..وجدان کا ساتھ پا کر...."

"پریشے کے لبوں پر ایک خاموش دعا تھی...وجدان کے دل میں شکر تھا...اور ان دونوں کے بیچ اللہ کی رحمت برس رہی تھی...."

آج میری تربیت ہار گئی، زاوار....یہ تو میرا بیٹا تھا میرا خون پھر یہ کیا کر دیا اس نے...شاہزیب صاحب صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہتے ہیں...وہ بات زاوار سے کر رہے تھے لیکن اشارہ زارون کی طرف تھا...

صحیح کہتے ہیں لوگ...انسان صرف خون سے بیٹا نہیں بنتا...کردار سے بھی بنتا ہے...اتنا سہ کر شاہزیب صاحب خاموش ہو جاتے ہیں...

"خاموشی گہری ہوتی جارہی تھی...

سمرا روتے ہوئے زمین پر بیٹھ جاتی ہے.... آمنہ بیگم روتے ہوئے پیچھے ہٹ جاتی ہیں، اور صوفے پر گرسی جاتی ہیں.... زاوار کی آنکھوں بھی اب نم ہونے لگتی ہیں.... مگر چہرے پر صبر تھا... شکست نہیں.."

"زاوار پلٹتا ہے، اور خاموشی سے لاؤنج سے باہر چلا جاتا ہے.... پیچھے صرف ندامت، خاموشی، اور بکھرا ہوا ایک خاندان رہ جاتا ہے"

اس شخص کا باس سب کچھ کیمرے میں دیکھ رہا تھا... اس کے ایک ہاتھ میں شراب جب کہ دوسرے میں سلگار تھی... وہ ایک گھونٹ شراب کے لیتا اور پھر کش لے رہا تھا... واہ ہمیں کچھ کرنا ہی نہیں پڑا... وہ اپنے دائیں جانب موجود آدمی سے کہتا ہے...

ہاں بھائی یہ تو خود ہی لڑ رہے ہیں.. کیوں نہ ہم اپنے اس کانٹے کو جان سے ماردے...

ناہو گا بانس نا بجے گی بانسری... ہاہاہاہاہاہا

دائیں جانب موجود شخص غلیظ قہقہ لگاتے ہوئے کہتا ہے...
ہاں س ہ تو تم صحیح رہے ہو... چلو میں شریف کو کال کر کے کہتا ہوں..اس کا تو پتہ کاٹے وہ...

زاوار تنہا ایک تاریک کمرے میں بیٹھا ہوا تھا.. میز پر سمرا کی منگنی میں پہنائی ہوئی انگوٹھی رکھی ہوئی تھی..اور سامنے موجود دیوار پر زارون کے ساتھ بچپن میں لی گئی تصویر تھی..آنکھوں میں غصہ، دکھ اور بے یقینی کی شدید کیفیت ہے...

سمرا... تم نے مجھے نہیں، میری محبت کو قتل کیا ہے۔
اور زارون... تم نے میرا اعتبار مار دیا آج... کوئی اپنے بھائی کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے....
کاش یہ سب خواب ہوتا... مگر نہیں، یہ خواب نہیں ہے.. میں اپنی آنکھوں کا دیکھا کیسے جھٹلاؤں... زاوار اپنا سر ہاتھوں میں گرائے خود سے ہم کلام ہوتا ہے....

میں نے تمہیں بھائی مانا زاروں! بچپن میں اگر کوئی چیز پسند آتی تھی، تو تمہیں دے دیتا تھا....!

اور تم نے؟ میری زندگی کی سب سے قیمتی چیز... میری منگیتر میری محبت... مجھ سے چھین لی؟....زاوار چیختے ہوئے کہتا ہے...اس کی آواز ٹوٹ جاتی ہے، اور آنکھوں میں نمی سی آجاتی ہے...

محبت کی بنیاد اعتبار ہوتا ہے، اور تم دونوں نے محبت میں اس کی ہی جڑ کاٹ دی....زاوار زاروں کی تصویر کے قریب جاتے ہوئے کہتا ہے...

کمرے میں ایک لمحے کو خاموشی چھا جاتی ہے،....
زاوار کچھ ٹائم بعد دروازے کی طرف بڑھتا ہے....

"شام کا وقت تھا، ڈرائنگ روم میں خاموشی چھائی ہوئی تھی... آمنہ بیگم صوفے پر بیٹھی ہوئی تھیں...ان کی آنکھوں میں نمی تھی..شاہزیب صاحب سامنے کرسی پر

سر جھکائے بیٹھے تھے....دونوں کے درمیان ایک بوجھل خاموشی تھی... کمرے میں صرف گھڑی کی ٹِک ٹِک سنائی دے رہی تھی...."

میں نے تو اُس لڑکی کو بیٹی سمجھا تھا، شاہزیب...

کتنے خواب بُن لیے تھے اُس کے لیے... زاوار کے ساتھ اُس کی زندگی کا ہر پل روشن سوچا تھا۔

مگر اُس نے... ہمیں اتنا بڑا دھوکہ دیا؟! آمنہ بیگم ٹوٹے ہوئے لہجے میں شاہزیب صاحب سے کہتی ہیں...

صرف ہمیں نہیں، آمنہ... زاوار کو تو اندر سے توڑ کے رکھ دیا ہے اُس نے....زارون... وہ ہمارا اپنا تھا... اور سمرا کے ساتھ مل کے یہ سب؟... یقین نہیں آتا کہ اتنی نفرت چھپی تھی اُن دونوں کے دلوں میں... شاہزیب صاحب سرد آہ بھرتے ہوئے آمنہ بیگم سے کہتے ہیں....

میں نے کبھی بھی اپنے بچوں میں فرق نہیں کیا سب کو ایک برابر رکھا... مگر آج زارون اپنے ہی بھائی کا دشمن بن بیٹھا؟ کیا رشتے اتنے کمزور ہوتے ہیں؟ آمنہ بیگم آنکھیں پونچھتے ہوئے کہتی ہیں....

شاہزیب صاحب خاموش ہو جاتے ہیں، جیسے الفاظ ان کا ساتھ چھوڑ چکے ہوں۔ آمنہ بیگم اپنی بات دوبارہ جاری کرتی ہیں.....

وہ لڑکی، جس کی پیشانی پہ میں نے زاوار کا نام سجا دیکھا تھا، آج وہی زاوار کی زندگی کی سب سے بڑی آزمائش بن گئی۔ کس طرح سنبھالے گا ہمارا بیٹا خود کو؟ کتنا بھروسہ کرتا تھا اُس پر...

ہمیں زاوار کے ساتھ کھڑا ہونا ہوگا آمنہ۔
وہ پہلے ہی ٹوٹا ہوا ہے، اگر ہم بھی بکھر گئے تو کون سنبھالے گا اُسے؟

یہ وقت ہے صبر کا، برداشت کا... اور اُس کا حوصلہ بڑھانے کا.... شاہزیب صاحب نرمی سے مگر مضبوط لہجے میں آمنہ بیگم سے کہتے ہیں....

آمنہ بیگم ان کی بات سن کر سر ہلا دیتی ہیں،.....

تمہیں کہا بھی تھا کہ کوئی غلطی نہ کرنا پھر تم یہ سب کیوں کرنے جا رہی تھی... جانتی ہو نہ... ہزار زندگیوں کا سوال ہے... کیپٹن شاہ بھی ناراض ہو رہے تھے... وولف اپنے سامنے موجود فالکن سے مخاطب تھا... جب کمرے میں کوئی داخل ہوتا ہے....

وہ کوئی اور نہیں بلکہ کیپٹن شاہ ہی تھا.....

لارا فالکن تم ایسا کیسے کر سکتی ہو... اور ایس وولف تم نیکسٹ پلان کے لیے ریڈی رہو سمجھے..... ہمارے پاس وقت بہت کم ہے... اور ہاں وہ کام بھی ہم آج رات ہی کریں گے... سٹورم وولف سے کہتا ہے....

اوکے سٹورم.... ہم ریڈی ہیں... لیکن یہ فالکن آج بہت بڑی غلطی کرنے جا رہی تھی... یہ ان کو سب کچھ بتانے لگی تھی... وولف سٹورم سے کہتا ہے...

فالکن...... سٹورم مڑتے ہوئے فالکن کو مخاطب کرتا ہے...

سوری سٹورم.....

ہمم آئندہ ایسا کچھ نا ہو اوکے..... سٹورم فالکن سے کہتا ہے اور وہاں سے چلا جاتا ہے.....

وہ دونوں بھی خود کو آنے والے حالات کے لیے تیار کرتے ہیں....

زاوار کو گھر سے نکلے دو گھنٹے ہو گئے تھے... رات کے 11 بج رہے تھے لیکن اس کا کچھ معلوم نہ تھا... کہ وہ کہاں ہے اور کیسا ہے.... آمنہ بیگم پریشانی کی حالت میں صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی اور ان کی نظر بار بار دروازے کی طرف جا رہی تھی... شاہزیب صاحب اِدھر اُدھر ٹہل رہے تھے... جب ان کو کسی کی کال آتی ہے....

"آپ کے بیٹے کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے اور وہ بہت بری حالت میں ہیں"...

کالر اتنا کہتے ہی کال کاٹ دیتا ہے... لیکن یہ خبر ان دونوں پر قیامت برپا کر دیتی ہے...

وہ ایک دم آمنہ بیگم کی جانب مڑتے ہیں...آمنہ ہمارے بیٹے کا ایکسیڈنٹ ہوا....شاہزیب صاحب آمنہ بیگم کو بتاتے ہیں...

کیا کس کا ہوا ہے...آمنہ بیگم صوفے سے اٹھتے ہوئے کہتی ہیں...

پتہ نہیں یہ تو ہسپتال جا کر معلوم ہو گا...ابھی ہمیں ہوسپٹل کیلیے نکلنا ہے...جلدی کرو میں گاڑی نکالتا ہوں...شاہزیب صاحب پورچ کی طرف جاتے ہوئے کہتے ہیں..ان کے پیچھے ہی آمنہ بیگم بھی اپنے قدم بڑھاتی ہیں...

فیصل آباد ایئرپورٹ..

واجدان اور پریشے آج ہی عمرہ کر کے واپس لوٹے تھے...دونوں نے سفید لباس پہنا ہوا تھا...دونوں کے چہرے پر روحانی سکون تھا...اور پریشے کی آنکھوں میں نور کی سی چمک تھی....وہ دونوں بیرونی راستے سے باہر کی جانب بڑھ رہے تھے کہ اچانک وجدان کا موبائل بجتا ہے۔ واجدان فون کال یس کر کے موبائل کان سے لگاتا ہے لیکن جیسے جیسے سن رہا تھا اس کے چہرے کی رنگت اُڑتی جا رہی تھی....

کیا... زاوار کا ایکسیڈنٹ.... کب؟... کہاں؟... کیسے؟ وجدان پریشان لہجے میں استفار کرتا ہے..

کیا ہوا وجدان؟ کس کا فون تھا؟...

پریشے پریشان ہو کر وجدان سے پوچھتی ہے...

وہ زاوار کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے.. ڈیڈ کی کال تھی... وجدان پریشان لہجے میں پریشے کو جواب دیتا ہے....

بھائی ٹھیک تو ہے نہ... پریشے افسردہ لہجے میں پوچھتی ہے...

نہیں پریشے وہ ٹھیک نہیں ہے،، حالت نازک ہے...

ہمیں فوراً آجانا ہو گا پریشے... کچھ بھی ہو سکتا ہے...

وجدان پریشے کو جواب دیتے ہوئے کہتا ہے.. اور تیز تیز قدم باہر کی جانب لیتا ہے... پریشے بھی وجدان کے پیچھے چل پڑتی ہے... وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ کر ہوسپٹل کی طرف روانہ ہوتے ہیں.....

ہسپتال کے کوریڈور، آمنہ بیگم کرسی پر بیٹھی مسلسل تسبیح پڑھ رہی تھیں، آنکھوں سے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے... شاہزیب صاحب کمرے کے باہر چکر لگا رہے تھے.. ڈاکٹرز کی آوازیں، مشینوں کی بیپنگ ہو رہی تھی کمرے میں زاوار وینٹی لیٹر پر پڑا ہوا اپنی موت اور زندگی کی جنگ لڑ رہا تھا......

یااللہ... میرا بچہ... اسے کچھ نہ ہو...... ہم پر رحم کر، مالک، تو تو رحمٰن ہے رحیم ہے... ستر ماؤں سے بڑھ کر تو اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے.... میرے بچے کو شفا اور تندرستی والی صحت عطا کر میرے اللہ.... آمنہ بیگم روتے ہوئے اپنے اللہ سے ہمقلام تھیں......

زاوار بہت مضبوط ہے آمنہ... آپ پریشان نہیں ہوں ہمارا بچہ بلکل ٹھیک ہو گا... اللہ پر بھروسہ رکھو.... شاہزیب صاحب پریشانی سے آمنہ بیگم سے کہتے ہیں...

اسی لمحے دروازہ کھلتا ہے اور واجدان اور پریشے تیز قدموں سے داخل ہوتے ہیں.....

مما کیا ہوا زاوار کو؟ کس نے یہ کیا؟...وجدان آمنہ بیگم کے قدموں میں بیٹھتے ہوئے نم لہجے میں پوچھتا ہے.....

ممی، زاوار بھائی ٹھیک ہو جائیں گے... ہم سب دعا گو ہیں..آپ پریشان نہیں ہوں...پریشے آمنہ بیگم کو گلے لگاتے ہوئے کہتی ہے...

اچھا ہوا آپ دونوں آ گئے...آپ کی مما تو مجھ سے سمبھل ہی نہیں رہیں تھیں...شاہزیب صاحب وجدان کا کندھا پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتے ہیں....

رات کا وقت تھا، زارون تنہا کسی ویران علاقے میں گاڑی سے اترتا ہے...آنکھوں میں غصہ لیے آگے کی جانب بڑتا ہے... وہ جیسے ہی اپنے قدم آگے کی جانب بڑہاتا ہے...اس کے سامنے تین چار ہٹے کٹے مرد آتے ہیں...اور آتے ہی اس پر اپنی بندوق تان دیتے ہیں....

کنگ وہ آیا ہے... شریف الدین اپنے باس کو زارون کا بتاتا ہے...

آنے دو... اندر بلاؤ بئی ہمارا مہمان ہے.... کنگ اپنے خاص بندے کو جواب دیتا ہے... اور زارون کو اندر لانے کا کہتا ہے....

شریف الدین باہر آتا ہے اور ان چاروں کو بندوق نیچے کرنے کا اشارہ کرتا ہے.....

تمہیں ہمارے باس بلا رہے ہیں... چلو....

ابھی وہ اپنی بات مکمل کرتا کہ زارون اپنی بات شروع کرتا ہے....

اس کمینے سے ہی ملنے آیا ہوں.... کہاں چھپ کر بیٹھا ہے... زارون کڑک لہجے میں کہتا ہے...

آجا اندر ہے.... شریف الدین اتنا سہ کر کنگ کے کمرے کی طرف بڑھتا ہے... اس کے پیچھے ہی زارون اس کے پیچھے جاتا ہے...

آؤ آؤ تمہارا ہی انتظار تھا... کنگ گلاس میں شراب ڈالتے ہوئے زارون سے کہتا ہے.....

تم اتنے بغیرت کب سے ہو گئے کنگ کے پیٹھ پیچھے وار کرنے شروع کردیے....

زارون اس کی بات ہوا میں اڑاتے ہوئے اپنی بات کہتا ہے...

ہاہاہاہاہاہا......اس کی بات سن کر کنگ قہقہ لگاتا ہے....جب سے تم بغیرت ہوئے....اور تم تو مجھ سے زیادہ آگے کے نکلے اپنے ہی بھائی کی محبت کے ساتھ زندگی رنگین کرنے چلے ہو...واہ داد دیتا ہو میں تمہیں زارون....کنگ زارون کے سامنے کھڑے ہو کر کہتا ہے....

اس کی بات سن کر زارون مسکرا دیتا ہے....باپ جی آپ کچھ بھول رہے ہیں....زارون بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہتا ہے....وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر اور ایک بازوں صوفے پر پھیلا کر بیٹھتا ہے...اس کا بیٹھنے کا انداز کسی شہنشاہ سے کم نہ تھا.... اس کو اس طرح بیٹھتے دیکھ...کنگ اس کے منہ سے باپ سن کر حیران ہوتا ہے...کنگ حیرت سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا...جب زارون اپنی بات شروع کرتا ہے....

کچھ یاد آیا یا نہیں... نہیں آیا تو میں کرواؤں یاد.... زاروِن سیدھا ہوتے ہوئے نرم لہجے میں کنگ سے بولتا ہے....

ت.... تم... تم زندہ ہو.... کنگ اٹکتے ہوئے پوچھتا ہے...

واجدان اسپتال کی مسجد میں سجدے میں اپنے رب سے اپنے بھائی کے لیے دعا گو تھا...

""""" یااللہ، تُو نے اپنے گھر بلایا... میں نے تجھ سے کچھ نہیں مانگا کیوں کہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا مانگوں تو نے بن مانگے ہی مجھے اتنا کچھ عطا کیا ہے... بس آج، زاوار کی زندگی مانگنے آیا ہوں...

اسے ہمیں لوٹا دے... اسے نئ زندگی دے دے.... میں جانتا ہوں یہ ہماری آزمائش ہے... اور انشاءاللہ میں پورا اتروں گا تیری آزمائش پر لیکن یااللہ میرے بھائی کو مجھ سے دور نا کرنا کیوں کہ یہ میں برداشت نہیں کر پاؤں گا"""""

پریشے کمرے سے باہر کھڑی دعائیں مانگ رہی ہے، اور آمنہ بیگم اپنے بیٹے کی سانسیں گنتی جا رہی ہیں...اسی وقت ڈاکٹر باہر آتا ہے....

ڈاکٹر میرا بچہ ٹھیک ہے نہ...وہ اب کیسا ہے...آمنہ بیگم اور شاہزیب صاحب ایک ساتھ ڈاکٹر سے پوچھتے ہیں...

شاہ صاحب ہم نے ہر ممکن کوشش کی ہے...اب سب اللہ کے ہاتھ میں ہے...اگلے 6 گھنٹے بہت اہم ہیں..اگر اسے ہوش نا آیا تو کچھ بھی ہو سکتا ہے....ہم پچھلے تین گھنٹے سے یہی کوشش کر رہے تھے...کہ آپ کے بیٹے کو ہوش آجائے...لیکن ہم اس میں ناکام رہے...آپ سب اللہ سے دعا کرے...انشاءاللہ سب بہتر ہو گا....ڈاکٹر اتنا کہتے وہاں سے چلا جاتا ہے...

آمنہ بیگم ایک طرف کرسی پر گرنے والے انداز میں بیٹھ جاتی ہیں..شاہزیب صاحب بھی ان کے پاس بیٹھتے ہیں...پریشے باقاعدہ رونا شروع کر دیتی ہے....

یہ سب زارون کی وجہ سے ہوا ہے....اس سب کا قصوروار زارون ہے....آمنہ بیگم ایک دم روتے ہوئے کہتی ہیں....

نہیں آمنہ یہ ہماری آزمائش ہے...اور آپ جانتی تو ہیں...اللہ اپنے پسندیدہ بندوں کو آزماتا ہے....اس چیز کا قصور وار اس کو نا ٹھہراؤ..اور تم ہمت کیوں ہار رہی ہو صبر کرو اس میں بھی کوئی نہ کوئی بہتری ضرور ہو گی..شاہزیب صاحب یہ خبر سن کر اندر سے ٹوٹ تو گئے تھے...لیکن اپنی شریک حیات کو پھر بھی ہمت اور صبر کی تلقین کر رہے تھے...

نہیں شاہزیب یہ سب اس لڑکی اور زارون کی وجہ سے ہوا ہے....آمنہ بیگم روتے ہوئے شاہزیب صاحب سے کہتی ہے....

لڑکی کون لڑکی کیا ہوا ہے...کیا مجھ سے کچھ چھپایا جا رہا ہے....وجدان کوریڈور میں ان کے پاس آتے پوچھتا ہے.....

نہیں وجدان کوئی نہیں....شاہزیب صاحب وجدان کو جواب دیتے ہیں....

کیوں کوئی نہیں...آمنہ بیگم ایک اونچی آواز میں کہتی ہیں....

آمنہ آہستہ ہم گھر میں نہیں ہیں....شاہزیب صاحب ان کے اونچا بولنے پر ان سے کہتے ہیں.....

آمنہ بیگم ان کی بات کا کوئی جواب نہیں دیتی اور وجدان کو سب کچھ بتانا شروع کرتی ہیں.....

زارون اور سمرا کا ملنا ان کا زاوار کو دھوکہ دینا....اور سب کچھ آمنہ بیگم وجدان کو بتا دیتی ہیں....

ان کی بات سن کر وجدان کا رنگ پیلا پڑ جاتا ہے...اور ایسی ہی حالت پریشے کی بھی تھی...

وجدان ان کی بات سن کر بلکل خاموش ہو جاتا ہے...

ایسے ہی کچھ لمحے خاموشی کی نزر ہو جاتے ہیں....

کچھ دیر بعد وجدان اٹھ کر آمنہ بیگم کے قدموں میں بیٹھتے ہوئے اپنے ہاتھ ان کے ہاتھوں پر رکھتا ہے...اور اپنی بات کا آغاز کرتا ہے....

مما میری طرف دیکھیں...وجدان ان کا چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے کہتا ہے....

مما میرا دل نہیں مانتا ان سب کو اس کے پیچھے کوئی اور وجہ ہے....اور بہت ایسی چیزیں ہیں جو کوئی بھی نہیں جانتا میں وقت آنے پر بتاؤں گا وہ... لیکن ایسا کچھ بھی نہیں ہے...اکثر آنکھوں دیکھا غلط بھی ہوتا ہے...اور آپ یہ کیسے بھول گئی....زارون ایک ایسا لڑکا ہے.. جس کی وجہ سے زاوار نے ہنسنا سیکھا تھا...اور وہ پہلی بار مسکرایا بھی زارون کی باتوں اور حرکتوں پر تھا....اور اس سے بڑھ کر کیا آپ کو اپنی تربیت پر یقین نہیں ہے....ہمارا زارون ایسا نہیں ہے....میرا دل نہیں مانتا کہ یہ سب زارون نے یہ کیا ہے....وجدان اپنی بات مکمل کر کے آمنہ بیگم کی طرف دیکھتا ہے....

مجھے یقین ہے اس پر وجدان لیکن یہ زاوار میرا الختِ جگر جو موت اور زندگی کی جنگ لڑ رہا ہے یہ....ایسا نہیں ہونا چاہئیے تھا..وجدان ایسا نہیں ہونا چاہئیے تھا....آمنہ بیگم اس کے ہاتھوں پر اپنا سر گرائے روتے ہوئے کہتی ہیں....

مما چپ کرے....وہ وقت دور نہیں ہے جب آپ کو اپنے دونوں بیٹوں پر فخر ہو گا....آپ یقین رکھیں...انشاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا...اور ویسے بھی یقین

کامل ہوتا ہے پیر کامل نہیں ہوتا...وجدان آمنہ بیگم کو چپ کرواتے ہوئے کہتا ہے....

اس کی بات سن کر آمنہ بیگم اور شاہزیب صاحب کو ہمت ملی تھی....

ہاں میں زندہ ہوں...زارون ایک دم دھاڑتے ہوئے کہتا ہے...

اس کی دھاڑ سن کر کنگ دو قدم پیچھے ہوتا ہے... تمہیں کیا لگا میں مر گیا تھا.... نہیں پاشا میں نہیں مرا تھا....اور یہ وہ کل کا معصوم نادان زین اجمل پاشا نہیں ہے...یہ سید زارون شاہ ہے... سمجھے....

زارون پاشا کو انگلی دکھاتے ہوئے کہتا ہے....

اس کی بات سن کر کنگ اس کی طرف قدم بڑھاتا ہے...

خبر دار پاشا خبر دار اگر مجھے اپنے یہ گندے ہاتھ بھی لگائے....ورنہ میں یہ توڑ دوں گا....زارون ہاتھ کے اشارے سے پاشا کنگ کو روکتے ہوئے کہتا ہے.....

اور وہ جو تم بغیرت کہہ رہے تھے مجھے... کیا کروں میرے اندر موجود گندے خون کا ہی رنگ ہے... بغیرتی تو ہمارے خون میں شامل ہے نہ.... کیوں سہی کہہ رہا ہوں

نا میں...اگر مجھے حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے بھائی کو بلا ابھی اور اسی وقت....زارون اپنی بات کے اختتام پر پاشا کنگ کی طرف دیکھتا ہے.....

بیٹا میری بات تو سن لو پہلے....اجمل پاشا زارون کی طرف آتے ہوئے کہتا ہے.... پہلے میں جو کہا وہ کرو...ہاں کیوں نہیں میں ابھی بلاتا ہوں....اجمل پاشا اپنے بھائی جمال پاشا کو کال کرتا ہے...اور جلدی کنگ بار میں آنے کا کہتا ہے....

زارون شاہ آمنہ بیگم اور شاہزیب صاحب کی لے پالک اولاد ہے....زارون کا اصل نام زین تھا...زارون اجمل پاشا اور سمینہ کہ بیٹا تھا.... سمینہ اور آمنہ یونیورسٹی میں ایک ساتھ پڑتی تھیں...دونوں بہت اچھی دوست بھی تھیں...لیکن دونوں کی قسمت میں بچھڑنا لکھا ہوا تھا....دونوں کے راستے ہی الگ ہو گئے تھے....

سمینہ کے والد کا انتقال ہو گیا تھا...اور سمینہ کی ماں نے دوسری شادی کر لی تھی... سمینہ کا سوتیلا باپ بہت خود گرز اور لالچی تھا....کچھ سالوں بعد سمینہ کی ماں کا انتقال ہو گیا تھا...اور سمینہ کے باپ نے سمینہ کو اجمل پاشا کو بیچ دیا تھا...اور اس کے بدلے 50 لاکھ روپے لیے تھے..... شروع شروع میں تو اجمل اس پر اپنی جان دیتا تھا.... لیکن پھر کچھ وقت بعد سب کچھ بدل گیا تھا....جمال کی گندی نظریں اپنی ہی بھابی پر تھی.... سمینہ نے بتایا بھی تھا یہ سب اجمل کو... جس کی وجہ سے دونوں بھائیوں میں بہت لڑائی ہوئی تھی...پھر ایک دن سمینہ اور اجمل کی زندگی میں زین کی صورت میں بہار آئی تھی... لیکن وہ بہار بھی صرف ایک سال رہی تھی....

جمال صدا کا عیاش آدمی تھا...اس کو سمینہ کو حاصل کرنا تھا.... جس کی وجہ سے اس نے بہت گندے الزام لگانا شروع کر دیے تھے...اجمل بھی اپنے بھائی جمال کی باتوں میں آجاتا تھا...اس کے باوجود سمینہ نے دل پر پتھر رکھ کر دو سال اور

گزارے تھے.... زین بھی تین سال کا ہو گیا تھا... بہت سی باتیں وہ بھی سمجھنے لگا تھا... کیوں کہ وہ پیدائشی بہت زہین تھا..

لیکن ایک دن تو حد ہو گئی تھی.... جمال نے خود سے نازیبا تصویریں بنوا کر اجمل کو دکھائی تھی.... اجمل بھی اس کی باتوں میں آگیا تھا... اس نے سمینہ کو جانوروں کی طرح پیٹا تھا... جب زین اپنی ماں کو بچانے آگے بڑھا تو اجمل نے غصے میں اسے بھی بہت مارا تھا....

کچھ ماہ ایسے ہی گزر گئے تھے... اجمل کا رویہ دن با دن بہت خراب ہو رہا تھا... اس نے سمینہ کو یہاں تک بول دیا.. کہ زین اس کا بیٹا ہی نہیں... تم نے نا جانے کس کا پیدا کیا تھا.....

اس کی بات سن کر سمینہ اجمل کو تھپڑ مارتی ہے.... ابھی وہ کوئی جوابی کاروائی کرتا کہ زین شیشے کا واس اٹھا کر اجمل کے سر میں مارتا ہے.... جس کی وجہ سے اجمل بیہوش ہو چکا تھا....

وہ اپنے بیٹے کو بچانے کے لیے کراچی شہر چھوڑ دیتی ہے... واپس فیصل آباد چلی جاتی ہے....

وہ دو دن ایسے ہی سفر میں رہی تھیں.. تاکہ رہنے کا کوئی بندوبست ہو جائے.. لیکن ایسا کہی بھی ممکن نا ہوا تھا....

وہ پارک میں بیٹھی ہوئی تھیں... جب ان کی نظر آمنہ پر جاتی ہے.... سمینہ ایک دم اٹھ کر آمنہ کی طرف جاتی ہے....

مما دیکھے زاوار مجھ سے کھیلتا ہی نہیں ہے... آٹھ سالہ وجدان اپنی ماں آمنہ سے چھ سالہ زاوار کی شکایت لگا رہا تھا.... وجدان کی بات سن کر سمینہ مسکرا دیتی ہیں.... اور پھر آمنہ کے گلے لگتی ہیں.. گلے لگتے ہی سمینہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیتی ہے....

آمنہ سمینہ کو دیکھ کر پہلے خوش ہوتی ہیں... لیکن سمینہ کے اس طرح رونے پر وہ پریشان ہو جاتی ہیں.... آمنہ میرا کوئی بھی نہیں رہا... سمینہ پیچھے ہٹتے ہوئے آمنہ سے کہتی ہے....

گھر چلو گھر جا کر بتانا سب کچھ یہاں سب دیکھ رہے ہیں...آمنہ ارد گرد نظریں دوڑاتے ہوئے کہتی ہے....آمنہ کے کہنے پر سمینہ ارد گرد کا جائزہ لیتی ہے...تو اسکو احساس ہوتا ہے کہ یہ جگہ مناسب نہیں ہے بات کرنے کے لیے...سمینہ اثبات میں سر ہلاتی ہے...

ابھی وہ آگے بڑتے کہ آمنہ کی نظر چار سالہ زین پر جاتی ہے....سمینہ یہ بچہ....آمنہ سمینہ سے پوچھتی ہیں...یہ میرا بیٹا ہے زین...سمینہ مسکراتے ہوئے آمنہ کو بتاتی ہے...

hello beta, how are you?

آمنہ بیگم مسکراتے ہوئے زین سے پوچھتی ہیں...

I'm fine auntie,,what's about you?

زین بھی خوش اخلاقی سے آمنہ کو جواب دیتا ہے....

I'm also good....

آمنہ زین کو جواب دیتی ہے.....

آمنہ سمینہ اور بچوں کو لے کر گھر چلی جاتی ہے.... سمینہ آمنہ کو سب کچھ بتا دیتی ہے... شاہزیب اور آمنہ نے سمینہ کو اپنے پاس رکھ لیا تھا.. شاہزیب کا کہنا تھا کہ اللہ نے مجھے بہن جیسی نعمت سے نواز دیا ہے.. شاہزیب سمینہ کا بلکل ایسے خیال رکھتا تھا.. جیسے ایک بڑا بھائی اپنی چھوٹی بہن کا رکھتا ہے....

سمینہ اور زین کو شاہزیب کے گھر میں رہتے ابھی کچھ ماہ ہی گزرے تھے... لیکن ایک دن جمال فیصل آباد میں کسی کام کی غرض سے آیا ہوا تھا... جب اس نے سمینہ کو اس شہر میں دیکھا تو اس نے اسی وقت اپنے بندے سمینہ کے پیچھے لگا دیے تھے.. تاکہ پتہ کر سکے سمینہ کہاں رہتی ہے...

اور بد قسمتی سے اس کو معلوم بھی ہو گیا تھا.... پھر ایک دن اجمل اور جمال شاہزیب کے گھر آ گئے تھے... جس کی وجہ سے ان میں ہاتا پائی بھی ہوئی تھی.. اس جھگڑے میں جمال شاہزیب کو گولی مارنے لگا تھا... لیکن سمینہ کے سامنے آ جانے پر شاہزیب تو بچ گئے.. لیکن سمینہ کا سینہ اس گولی نے چیر دیا تھا... جس کی وجہ سے اس کا انتقال ہو گیا تھا.....

اجمل اور جمال دونوں بھاگ گئے تھے...وہ دونوں تو پاکستان ہی چھوڑ گئے تھے..اور زین سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں تھا...آمنہ اور شاہزیب کچھ عرصہ بہت دکھی رہے تھے...پھر خود کو سمجھالنے کے ساتھ ساتھ ان کو زین کو بھی سمجھالنا تھا...اس دن کے بعد آمنہ بہت ڈر گئی تھی....انہوں نے فیصلہ کیا کہ قانونی طور پر زین کا نام ان کے نام سے کہلائے...

شاہزیب بھی ان کی بات سے اتفاق کرتے تھے...انہوں نے زین سے بھی پوچھا تو اس نے بھی رضامندی دے دی تھی....شاہزیب صاحب بہت سے وکیل سے ملے تو سب کا کہنا تھا کہ یہ ناممکن نہیں ہے..لیکن مشکل ہے....انہوں جو جو دوکمنٹس بتائے تھے...شاہزیب نے دے کر زین کی پہچان چینج کروا دی تھی...سمینہ کے بعد وہ چار سالہ زین اجمل پاشا سے دو سالہ سید زارون شاہ بنا تھا..دنیا کے سامنے وہ شاہزیب اور آمنہ کا بیٹا تھا....

زارون نے کبھی بھی ان کو سوتیلا پن محسوس نہیں کروایا تھا..اور کرواتا بھی کیسے آمنہ بیگم اور شاہزیب صاحب نے بھی اس کو سوتیلا پن محسوس نا کروایا تھا....بلکہ سگوں سے بڑھ کر چاہا تھا...وجدان اور زاوار بھی اس کو اپنا چھوٹا بھائی سمجھتے تھے...مریم کو آج تک معلوم نہ تھا کہ یہ اس کا سوتیلا بھائی ہے....

جمال اجمل کے بلانے پر کنگ بار آجاتا ہے...لیکن زارون کو دیکھ کر کنگ رہ جاتا ہے....

اس کا اڑتا رنگ دیکھ کر زارون ہنستا ہے....

اجمل پاشا جانتے ہو...یہی وہ بغیرت ہے جو تمہیں میری ماں کے خلاف کرتا تھا...اور اس پر گندے الزام لگاتا تھا..کیوں کہ میری ماں اس کی غلیظ نیت کو پورا نہیں ہونے دیتی تھی...اور تمھارے جانے کے بعد ڈیڈ نے نہیں بلکہ اس گالی نے مارا تھا....زارون ایک دم کھڑا ہوتے دھاڑتا ہے...

اس کی دھاڑ سن کر جمال دو قدم پیچھے ہوتا ہے....

نہیں کنگ یہ جھوٹ بول رہا ہے...ایسا کچھ بھی نہیں ہے...جمال اجمل سے کہتا ہے....

چلیں میں جھوٹا ہی سہی کیوں کہ ثبوت جو نہیں ہیں. میرے پاس....

لیکن تم دونوں کا باپ آگیا ہے... تم دونوں کی موت لے کر....

کیا مطلب.....اجمل نا سمجھی سے زارون سے پوچھتا ہے... سٹورم کو تو جانتے ہو گے....زارون اجمل کی بات سن کر اس کو جواب دیتا ہے......

سٹ... سٹورم....جمال اٹکتے ہوئے کہتا ہے....

ہاں سٹورم.... سٹورم کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہتا ہے...وولف تم جاؤ جا کر فالکن کی مدد کرواؤ...

سٹورم کو کمرے میں داخل ہوتا دیکھ دونوں کے رنگ اڑ جاتے ہیں...اور کانپنا شروع کر دیتے ہیں...کیوں کہ ان دونوں کو آخری مار بہت اچھے سے یاد تھی....پولیس کی گرفت میں ہونے کی وجہ سے بڑے بڑے سیاستدانوں نے سفارش کی وجہ سے یہ دونوں بچ گئے تھے...اور ان دونوں کو چھوڑنا پولیس کی بہت بڑی غلطی تھی....

لیکن ایک کام اچھا کیا تھا کہ چھوڑنے سے پہلے سٹورم نے ان کی خاطر داری بہت اچھے سے کی تھی... جو وہ دونوں آج تک نہیں بھولے تھے...

ت... تم.. تم یہاں کیسے.. تم تو مر گئے تھے.... جمال اٹکتے ہوئے سٹورم سے پوچھتا ہے....

وجدان آفس میں بیٹھا کام کر رہا تھا.... جب آفس میں کوئی داخل ہوتا ہے.... وہ کوئی اور نہیں بلکہ وجدان کا دوست حنان تھا....

آج بہت اہم میٹنگ تھی اسیلیے وجدان کو آفس آنا پڑا.. ابھی وہ ہوسپٹل ہی جانے والا تھا کہ حنان اس کے آفس تشریف لاتا ہے....

وجدان اس کی طرف دیکھ کر فائل بند کر دیتا ہے...

hanan: Hello, how are you wajdan?

wajdan: I'm fine, how about you?

hanan:: I'm fine too. What's wrong, you look worried... haven't you gotten tired of your wife?

wajdan: What do you mean, gotten tired of my wife? She's my partner for life, and you're asking if I'm tired of her?

hanan: Why are you getting angry? I asked a normal question... Why? Because that's how I feel... I thought you might feel the same way...

wajdan: What do you mean, feel the same way? I didn't understand....

(ہیلو کیسے ہو؟ حنان وجدان کے سامنے موجود کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھتا ہے...

میں ٹھیک تم بتاؤ...وجدان حنان کو جواب دیتا ہے...

میں بھی ٹھیک کیا ہوا پریشان لگ رہے ہو.. کہی بیوی سے دل تو نہیں بھر گیا نا...حنان اس کو پریشان دیکھ کر پوچھتا ہے...

کیا مطلب بیوی سے دل بھر گیا... وہ میری پوری زندگی کی ساتھی ہے اور تم پوچھ رہے دل بھر گیا... وجدان سیدھا بیٹھتے ہوئے تلخ لہجے میں پوچھتا ہے.... کیوں کہ اس کو یہ بات حنان کی بلکل بھی اچھی نہیں لگی تھی...

ارے غصہ کیوں کر رہے ہو میں نے نارمل بات پوچھی ہے... کیوں کہ میرا کچھ یہی حال ہے.. مجھے لگا تمہارا بھی یہی ہو گا... حنان کرسی سے ٹیک لگاتے ہوئے کہتا ہے....

کیا مطلب یہی حال میں سمجھا نہیں.... وجدان ناسمجھی سے پوچھتا ہے...)

مطلب یہ کہ یار میں اور تمہاری بھابی بہت خوش رہتے تھے... میں جب بھی گھر جاتا صرف اس کو دیکھنے کی خواہش کرتا... لیکن اب دو ہفتے ہو گئے ہیں... ایسا کچھ بھی نہیں ہے... میرا اس کو دیکھنے کا دل نہیں کرتا اور نہ ہی اس سے بات کرنے کو... وہ تو ہر ممکن کوشش کرتی ہے.. لیکن میں ہی چڑچڑا سا ہو جاتا ہوں... سمجھ نہیں آرہا تھا کس کے پاس جاؤں... تمہارا خیال آیا تو میں چلا آیا... کہ تم سے شیئر کروں.... حنان ہاتھوں کو مسلتے ہوئے وجدان کو بتاتا ہے......

ہمممم تو یہ بات ہے....وجدان گہرا سانس لیتے ہوئے حنان سے کہتا ہے....

حنان اس کی بات سن کر کوئی بھی جواب نہیں دیتا....

گر میری بات مانو گے تو تمہیں اس کا حل بتاؤں گا....وجدان ٹیبل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے...

ہاں کیوں نہیں میں ضرور مانوں گا...بتاؤں مجھے...حنان وجدان کو یقین دلاتے ہوئے کہتا ہے...

اوکے تم نامحرم عورتوں کی طرف دیکھنا بند کردو...موبائل پر جو فحاشی دیکھتے ہو اس پر بھی پابندی لگاؤ.. تمہارے سامنے اگر کوئی عورت نازیبا حالت میں بھی آجائے تم منہ پھیر لینا اور خود کو ادھر ادھر لبھانا بند کردو...امید کرتا ہوں تم سمجھ گئے ہو گے...

ایک ماہ یہ کرو تبدیلی خود باخود تم میں آجائے گی... خود کو مکمل طور پڑ اپنی محرم کا کرلو دیکھنا تمہیں اس سے محبت ہو جائے گی.. اور یہ بات دل میں بیٹھا لو جب م برداشت نہیں کر سکتے اپنی بیوی میں یہ ساری باتیں ٹو خود میں کیوں آنے دے رہے ہو... جب باہر نکلتے ہو نہ تب یہ بات دماغ میں رکھا کرو کہ م اپنی محرم کی امانت ہو... یہ صرف عورتوں کو ہی حکم نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر کی عزت کا خیال کرے... بلکہ مردوں کو بھی اس بات کا حکم ہے کہ وہ اپنی عزت کا خیال رکھے.. جب تم آنکھوں کا پردہ شروع کردو گے تو سب کچھ بہتر ہو جائے گا.... وجدان پہلی بات بیٹھتے ہوئے جب کہ آخری بات کھڑے ہوتے ہوئے کہتا ہے....

اس کی بات سن کر حنان کچھ نہیں کہتا...

اوکے اب میں چلتا ہوں.... وجدان گاڑی کی چابیاں اٹھاتے ہوئے کہتا ہے....

وجدان آفس کے باہر کی جانب قدم بڑھاتا ہے.... حنان کو سوچوں میں چھوڑ جاتا ہے....

وجدان سہی کہہ رہا ہے... میں ایسے ہی کروں گا... ابھی وہ خود سے کہہ کر آفس کے باہر جاتا ہے کہ اس کو وجدان کی سیکٹری اس سے ٹکراتی ہے.. وہ نہایت خوبصورت تھی... کسی بھی مرد کو اپنی اسیر بنانے کی صلاحیت خود میں رکھتی تھی... حنان اس کو دیکھنے میں مصروف تھا.. جب اس کو وجدان کی بات یاد آتی ہے... اور حنان فورن اپنی نظریں جھکا لیتا ہے... اور تیز قدم لیتے ہوئے وہاں سے چلا جاتا ہے....

وجدان ہوسپٹل جاتا ہے... آمنہ بیگم ، شاہزیب صاحب اور پریشے وہی ایک سائیڈ پر پڑے ٹیبل پر بیٹھے تھے...

مما ڈیڈ اٹھے آپ کو کہی لے کر جانا ہے... آج آپ دونوں کو سب سچ کا معلوم ہو جائے گا... پری آپ بھی آؤ.... وجدان ان کے پاس جاتے ہوئے ان تینوں سے کہتا ہے...

کہاں جانا ہے... شاہزیب صاحب وجدان سے پوچھتے ہیں... آپکو بہت کچھ دکھانا اور بتانا ہے... چلیں تو یہاں نہیں بتا سکتا... وجدان شاہزیب صاحب کا ہاتھ پکڑتے ہوئے ان سے کہتا ہے....

لیکن زاوار... آمنہ بیگم ابھی بات کر رہی تھیں... جب وجدان ان کو جواب دیتا ہے.... زاوار کو بھی دیکھ لیں گے... ابھی چلیں تو نہیں تو پھر بہت دیر ہو جائے گی....

بیگم وجدان اتنا کہہ رہا ہے تو چلیں جاتے ہیں... شاہزیب صاحب آمنہ بیگم کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتے ہیں....

وہ چاروں اب اپنی منزل کی جانب گامزن تھے... جہاں سچ اور جھوٹ کا پتا چلنا تھا...

تم لوگوں کو کیا لگا میں مر گیا ہوں... یا ہم بھائی ایک دوسرے سے لڑے گے... یا پھر وہ میرے ساتھ کچھ غلط کرے گا نہیں کنگ وہ ایسا کبھی نہیں کر سکتا اور نہ اس نے کچھ کیا ہے.... زاوار ان کا رنگ اڑتا دیکھ کر کہتا ہے....

گارڈز گارڈز جمال چلاتے ہوئے گارڈز کو بلاتا ہے.... اس کو اس طرح بے بسی سے چیختا دیکھ کر سٹورم قہقہہ لگاتا ہے....

ہاہاہاہاہاہا ان سب کی تو میں نے اوپر کی ٹکٹ کٹوا دی...اب یہاں کوئی نہیں ہے.....اب یہاں میں ہوں اور تم دونوں کی موت....سٹورم تحمل سے ان کو بتاتا ہے....

چلو تم دونوں کو کسی سے ملواتا ہوں....

لارا فالکن...وولف....سٹورم لارا فالکن اور وولف کو بلاتا ہے....وہ دونوں کمرے میں ایک ساتھ داخل ہوتے ہیں...

وجدان بھی سب کو لے کر اپنی منزل پر پوھنچ گیا تھا...

وجدان یہ کہاں لائے ہو ہمیں...شاہزیب صاحب اس ویران اور اجاڑ جگہ کو دیکھ کر پوچھتے ہیں...

بابا یہی وہ جگہ ہے..جہاں آپ سب کو سچ پتہ چلے گا...آپ لوگ ابھی 2 منٹ صبر کرے...وجدان آمنہ بیگم کا ہاتھ پکڑے آگے آتے ہوئے شاہزیب صاحب کو جواب دیتا ہے...

شاہزیب صاحب اس کی بات سن کر سر ہلاتے ہیں...اور آگے کی جانب بڑھتے ہیں....وہ چاروں جیسے اب ایک حویلی نما گھر میں داخل ہو رہے تھے...ان سب

میں پریشے خاموش تھی... کیوں کہ اس کو یقین نہیں آرہا تھا... اس کی بہن اس کی دوست سمرا اس کو اس طرح دھوکا دے گی.....

بس اب کچھ قدم اور... وجدان سیڑیوں کے سامنے کھڑا ہو کر کہتا ہے.... مما ڈیڈ پری اب ہمیں اوپر جانا ہے.... وہ ان تینوں کی طرف مڑ کر کہتا ہے.....

وجدان سب سے آگے تھا... اور اس کے پیچھے وہ تینوں سیڑیاں چڑ رہے تھے.... وجدان، شاہزیب صاحب، آمنہ بیگم اور پریشے ایک کمرے کے سامنے موجود تھے....

ان دونوں کو اندر آتا دیکھ کر اجمل اور جمال حیران ہو جاتے ہیں.... ان کو اس طرح حیران ہوتا دیکھ سٹورم، فالکن، اور وولف وہ تینوں ایک ساتھ قہقہہ لگاتے ہیں..... ہاہاہاہاہاہاہاہاہاہا.....

یہ سب کیا ہے..... جمال ایک دم غصے سے آگ بگولہ ہو کر ہاتھ میں چاکو لیے سٹورم کی طرف بڑتا ہے.... لیکن اس تک پوھنچنے سے پہلے ہی وولف اس کو پکڑ

کے پیچھے دھکا دیتا ہے... اور جلدی سے اپنی گن نکال کر اس کی تانگ میں گھٹنوں پر
ایک ساتھ دو گولیاں مارتا ہے...

ٹھاہ_

ٹھاہ______

جمال گولی لگنے کی وجہ سے وہی ڈھیر ہو جاتا ہے.... جمال اب چلنے پھرنے کے قابل
بلکل بھی نہیں رہا تھا.... سٹورم آگے بڑھتا ہے... اور اجمل کو مارنا شروع کرتا
ہے..... سالے تو نے ان معصوم بچیوں کو بیچا... اور اتنا ہی نہیں بلکہ تو اور بھی
بچیوں کو بیچ رہا تھا.... ہاں بتا کون ہے تیرے ساتھ اور.... سٹورم اس کو مکے مارتے
ہوئے پوچھتا ہے....

آہہہ چھوڑو مجھے... اجمل اس کے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہتا ہے.....

جب کہ وولف اس کی دوسری تانگ پر بھی گولی مار دیتا ہے... اور نیچے بیٹھ کر اس کو
بالوں سے پکڑ کر اس کا چہرہ اوپر کرتا ہے....

ایسے ہی تم نے ان معصوم بچوں کی ٹانگے کاٹی تھیں نہ.....وولف اب جمال کے بال چھوڑ کر اس کی ران پر چاقو سے وار کرنا شروع کرتا ہے.....اجمل کی چیخیں پورا کنگ بار سن رہا تھا....وہ دھاڑے مار مار کر رو رہا تھا.... لیکن یہاں اب پرواہ ہی کس کو تھی....

سٹورم اب اپنا چاقو نکال رہا تھا....انہی ہاتھوں سے تم نے ان پاکیزہ لڑکیوں کو ناپاک کیا تھا نا.. سٹورم اجمل کے بے رحمی سے ہاتھ کاٹتے ہوئے کہتا ہے....
اپنے مرد ہونے کا تو نے ناجائز فائدہ اٹھایا تھا نہ...یہ لے... سٹورم اس کے (پ ی نس) پر چاقو مارتے ہوئے کہتا ہے....جانتے ہو تم جیسوں کو کوئی حق نہیں مرد ہونے کا....اجمل کو بیہوش ہوتا دیکھ سٹورم اس سے کہتا ہے اور اپنی گن نکال کر اس کے سر میں گولی مارتا ہے....

وولف اس کا بھی یہی حال کر دو اس کو بھی مرد ہونے کوئی حق نہیں.... سٹورم وولف کو کہتا ہے...اور اپنے ہاتھ دھونے واشروم کی جانب بڑھ جاتا ہے....

جب کہ وولف بھی جمال کا یہی حال کر دیتا ہے.... سٹورم باہر آتا ہی ہے کہ اس کی نظر سامنے کھڑے کرنل آغا خان پر جاتی ہے... سٹورم ان کو جا کر سلیوٹ کرتا ہے...... جب کہ جواب میں کرنل بھی اس کو کرتا ہے....

گڈ جاب ینگ مین.... کرنل سٹورم سے کہتا ہے... اور پھر وولف کی طرف مڑتا ہے.....

امیزنگ... وہ تالیاں بجاتے ہوئے کہتے ہیں....

We proud of u all...!

اور تم فالکن تم نے یہ ثابت کیا کہ تم ایک سچی محبِ وطن ہو.... جانتی ہو جب مجھے سٹورم نے کہا کہ ایک نئ لڑکی بھی ہمیں جوائن کرے گی اس میشن میں تو میں پریشان ہو گیا تھا..... لیکن یہ سب دیکھ کر مجھے بہت اچھا لگا.....

آغا خان ان کو اپریشیٹ کرتے ہوئے کہتے ہیں...

سٹورم میں نے ٹیم کے ساتھ لڑکیوں اور بچوں کو محفوظ جگہ بھیج دیا ہے....اور چار شپمنٹ ہیں وہ بھی ہماری فورس واپس لا رہی ہے.... آغا سٹورم کو بتاتے ہیں.....

لیکن سٹورم تم تو کہہ رہے تھے یہ ہمیں نقصان پوھنچائے گے... لیکن میرے پاس ایسی کوئی رپورٹ نہیں ملی.... یہاں سے کچھ سمجھ نہیں آیا.....

وہ بات کر رہے تھے...جب وجدان ان کو دیکھتا ہے....اف شکر اللّٰہ کا یہ مل گئے..ورنہ مجھے لگتا تھا..میں ایسے ہی دنیا کوچ کر جاؤں گا..وجدان گہرا سانس لیتے ہوئے کہتا ہے......ان کو دیکھ کر وہ قدم واپس لیتا ہے.....

آئیں مما ڈیڈ...پریشے آپ بھی آؤ...وجدان ان کے پاس جا کر ان کو اپنے ساتھ چلنے کا کہتا ہے.....

وہ چاروں کمرے کے سامنے پہنچ گ ئے تھے...یہی رکے اور کچھ سنے پھر اندر جانا ہے.....

سر وہ کیسے ہمیں نقصان پوہنچاتے... ہم نے ان کی بازی ان پر ہی الٹ دی تھی..... سٹورم آغا خان کو جواب دیتے ہوئے کہتا ہے...

کیا مطلب..... آغا خان نا سمجھی سے پوچھتے ہیں......

آئے یہاں بیٹھے.. آپ کو بتاتے ہیں.. پھر سب کچھ.....

وہ دونوں ادھر موجود صوفے پر بیٹھ جاتے ہیں... فالکن اور وولف بھی ان کے سامنے موجود صوفے پر بیٹھتے ہیں.....

سر یہ میری فیوچر وائف ہیں.... سمرا...

اور یہ میرا بھائی ہے... زارون...

آغا یہ بات سن کر حیران ہوتے ہیں.... کیا....

سر ابھی آگے بھی ہے... سنے تو صحیح.... ان کو حیران ہوتا دیکھ... زاوار ہنستے ہوئے کہتا ہے....

میں کمرے کی طرف جا رہا تھا...جب اجمل اور جمال کا آدمی ہمارے گھر آیا تھا....اندھیرا ہونے کی وجہ سے اس کو پتہ نہیں چلا تھا...وہ آیا اور کیمرے لگا کر چلا گیا..تاکہ وہ ہم پر نظر رکھ سکے....اور پھر ہم نے اپنا بھی پلان چینج کر دیا....سوچا یہ ہمیں توڑے کیوں نہ ہم ہی ان کو یہ شو کرے کہ ہم ایک دوسرے کے خلاف ہو گئے ہیں.....

زاوار ماضی میں ہوا سب کچھ بتا دیتا ہے.....

ہاہاہاہاہاہاہاہ

ہاہاہاہاہاہا

ہاہاہاہاہاہا

آغا اس کی ساری بات سن کر قہقہے لگاتے ہیں....

بہت تیز ہو گئے ہو سٹورم....آغا ہنستے ہوئے کہتے ہے....

کیا کروں سر آپ کا ہی شاگرد ہوں...زاوار مسکراتے ہوئے کہتا ہے...

لیکن آپ کی وائف مانی کیسے.... کیوں کہ ان کو دیکھ کر لگتا نہیں یہ آسانی سے مانی ہوں گی.... آغا زاوار سے پوچھتے ہیں....

نہ پوچھے سر جب اس کو بولا تھا... تو ہم دونوں کو تھپڑ پڑا تھا... زارون گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے...

اور وہ ہوٹل میں... میں سمجھا نہیں یہاں سے کچھ...

آغا الجھتے ہوئے پوچھتے ہیں....

ابھی زاوار کوئی جواب دیتا کہ آمنہ بیگم شاہزیب صاحب اور پریشے وجدان کے ساتھ کمرے میں داخل ہوتے ہیں....

شاہزیب صاحب آگے بڑتے ہیں.. اور زاوار کو تھپڑ مار کر گلے لگا لیتے ہیں.... اپنے ماں باپ کے ساتھ بھی کوئی ایسا کرتا ہے... شاہزیب صاحب اس کو گلے لگاتے ہوئے کہتے ہیں....

زارون بھی اٹھ کر آمنہ بیگم کے گلے لگتا ہے...زارون کے گلے لگتے ہی آمنہ بیگم رونا شروع کر دیتی ہیں.....

لیکن یہ آنسوں اس ندامت اور شرمندگی کے نہیں تھے اور نہ ہی دکھ کے...بلکہ فخر کے تھے....اپنے بیٹوں کا یوں وطن پر قربان ہونے کے تھے....

زارون وہ سب ڈرامہ تھا کیا....کیا سچ میں ڈرامہ تھا....

آمنہ بیگم زارون کا چہرہ ہاتھوں میں لیے اس سے پوچھتی ہیں...

جی مما یہ ڈرامہ ہی تھا...یہاں بیٹھے آپ کو سب کچھ بتاتے ہیں....زارون آمنہ بیگم کو صوفے پر بیٹھاتے ہوئے ان سے کہتا ہے....

شاہزیب صاحب اب زارون کو گلے لگاتے ہیں.....اور وہ دونوں اب صوفے پر بیٹھ جاتے ہیں.....

آمنہ بیگم سمرا کو گلے لگاتی ہیں.... سوری بچے... مجھے کچھ بھی معلوم نہیں تھا... میں نے تمہارا دل دکھایا.. سوری.... آمنہ بیگم اس کے ماتھے پر ممتا بھرا بوسہ دیتے ہوئے کہتی ہیں....

کوئی بات نہیں آنٹی.... لیکن مجھے اس چیز کی آج تک خوشی ہے... کہ اتنے غصے میں ہونے کے باوجود آپ نے مجھے یا زارون بھائی کو کوئی غلط یا سخت الفاظ نہیں بولے تھے.... مجھے بہت اچھا لگا تھا... پتہ ہے میری ماں ہوتی نا تو بالوں سے پکڑ کر باہر کرتی ایسی لڑکی کو.... اور آپ نے نہایت تحمل سے کام لیا تھا... سمرا بھی آمنہ بیگم کو گلے لگاتے ہوئے ان سے کہتی ہے....

بیٹے آپ میری بات ہمیشہ یاد رکھنا... آپ جتنے مرضی غصے میں ہوں کبھی بھی غلط الفاظ یا ایسے الفاظوں کا چناؤ نا کرنا جس سے سامنے والے کا دل ریزہ ریزہ ہو جائے... آمنہ بیگم اس کو سمجھاتے ہوئے کہتی ہیں.... پریشے جو ان کے پاس کھڑی تھی... آمنہ بیگم اس کو بھی ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بیٹھاتی ہیں... بچے یہی

الفاظ آپ کے لیے بھی ہیں.... آمنہ بیگم مسکرا کر کہتی ہیں...اور پریشے کے ماتھے پر بھی ممتا سے بھرا ہوا بوسہ دیتی ہیں.....

آپ سب جانتے تھے... وجدان... شاہزیب صاحب وجدان سے پوچھتے ہیں...
جی ڈیڈ لیکن یہ سب نہیں جانتا تھا...کہ یہ لوگ یہ گرڑ بھی ہمیں کھیلائے گے.... وجدان دانت پیستے ہوئے شاہزیب صاحب کو جواب دیتا ہے... لیکن دیکھ وہ زاوار اور زارون کی طرف تھا....

اس کے اس انداز اور لہجے پر وہ دونوں ہنس دیتے ہیں....
اوکے سب نے سن لیا ہے تو آگے بھی سنیں......زارون ہنستے ہوئے کہتا ہے.....وہاں موجود سب لوگ اپنی اپنی جگہ سمبھال لیتے ہیں....
جب ہوٹل میں یہ سمرا مجھ سے بات کر رہی تھی نہ تو ایسے منہ بنا رہی تھی...پہلے تو یہ میڈم صاحبہ مان نہیں رہیں تھیں...اور اگر مانی ہی مانی تو بات کرتے ہوئے عجیب شکلیں بنا رہی تھی....زارون منہ کے زاویے بناتے ہوئے بتاتا ہے....

اس کو اس طرح الٹے سیدھے زاویے بناتے دیکھ سب ہنس پڑے تھے....

جی نہیں ایسے تو نہیں بنا رہی تھی.... آپ تو ڈرا رہے ہیں سب کو.. سمرا زارون سے کہتی ہیں.....

اس کی بات سن کر سب ہنس پڑتے ہیں.... مما آپ کو پتہ ہے آپ کے بیٹے زاوار نے زبردستی منایا تھا مجھے ورنہ میں ہر گز تیار نہیں تھی اس سب کے لیے نیت چاہے ان کی اچھی تھی... لیکن طریقہ غلط تھا..... سمرا آمنہ بیگم سے لپٹ کر ان کو نروٹھے لہجے میں کہتی ہے...اس کی بات سن کر آمنہ بیگم اس کی بات سن کر مسکرا دیتی ہیں.....

《ماضی》

سمرا یار بات تو سنو کہاں جا رہی ہو....زاوار سمرا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہتا ہے.....آپ دونوں یہ چاہتے ہیں.... کہ میں بھائی زارون کے ساتھ مل کر یہ گندا

کھیل کھیلوں... نہیں زاوار میں ایسا مر کر بھی نہیں کر سکتی... وہ میرے بڑے بھائی ہیں.... سمرا ان دونوں کی بات سن کر ایک دم چیختی ہے....

سمرا بات سنے آپ تحمل سے بیٹھے یہاں.... ہم دونوں آپ کو سب سمجھاتے ہیں..... زارون سمرا کے آگے آتے ہوئے کہتا ہے.....

آپ نے صرف ڈرامہ کرنا ہے.... اس سے زیادہ اور کچھ نہیں..... رہی بات ہوٹل روم کی تو وہاں لڑکی پہلے موجود ہوگی... آپ نے بس ایک جگہ چھپ کر کھڑے ہونا ہے جیسے ہی موقع ملے گا آپ سامنے آنا زاوار بھائی آپ کو کھینچ کر باہر لائے گے اور ایسے دیکھائے گے جیسے یہ سب سچ ہو رہا ہوگا...... زارون سمرا کو سمجھاتے ہوئے اس کو ساری بات بتاتا ہے.....

اور یہ میں ہی کیوں کروں..... سمرا اب بیٹھ کر سکون سے پوچھتی ہے.....

سمرا وہ ہمیں الگ کرنا چاہتے ہیں.... اسیلیے وہ ہم پر نظر بھی رکھ رہے ہیں.... گھر میں بھی کیمرے لگوا دیے ہیں... ان لوگوں نے دیکھوں اگر وہ الگ کرے گے تو

ہم الجھ جائے گے اور خود کو سلجھانے میں مصروف ہو جائے گے....اور وہ ہمیں اس طرح کبھی الجھتا تو کبھی سلجھتا دیکھ خوش ہو گے.... ہم تو ایک نا ایک ٹھیک ہو جائے گے.... لیکن ان معصوم تیس لاکھ عورتوں کا کیا ہو گا جانتی بھی ہو اور ان 15 لاکھ بچوں کا جنھوں نے ابھی اس زندگی کے رنگ دیکھنے ہیں....

اگر ہم خود سے اس طرح کرے گے تو ان لگے گا کہ وہ ہمیں توڑنے اور الگ کرنے میں کامیاب رہے ہیں.... ہمارے لیے نا صحیح لیکن اس ملک کے لیے تو کر ہی سکتی ہو تم....زاوار سمرا کو سب کچھ بتا دیتا ہے... سمرا اس کی بات سن کر خاموش ہو جاتی ہے اور کچھ سوچنا شروع کرتی ہے....

ہمممم اوکے میں تیار ہوں آپ دونوں کا ساتھ دینے کے لیے بتائیں کیا کرنا ہے مجھے.... سمرا ان دونوں سے پوچھتی ہے....

تم نے زارون کے ساتھ مل کر ایسے ڈرامہ کرنا ہے جیسے تم اس کے ساتھ مل کر مجھے دھوکہ دے رہی ہو....پہلے گھر میں کال کرو گی.....پھر تم دونوں ریسٹورنٹ میں

باتیں کرو گے....اور مجھے امید ہے جمال اپنے آدمی وہاں بھیجے گا....اور پھر تم دونوں ہوٹل کے وی ائی پی روم میں جاؤ گے.....وہاں موجود لڑکی اپنا چہرہ اور بال ان سب چیزوں کے تحت بنا لے گی....اور تمہارا بھی چہرہ اور بال ویسے ہی بنائے گی...اور کپڑے تم دونوں نے بلکل ایک جیسے پہننے ہیں.....

میں یہ سب دیکھوں گا....اور تم دونوں کو ایسے باتیں سناؤں گا جیسے مجھے سچ میں دھوکہ ملا ہے....پھر تمہیں میں گھر لاؤ گا...اور زارون پیچھے بھاگے گا....مجھے روکنے پھر ہم گھر جائے گے لاؤنج میں جہاں انہوں نے کیمرے لگائے ہیں...وہاں سارا ڈرامہ ہو گا.... مما ڈیڈ باتیں سنائے گے....اور اگر زیادہ ہی ہوا تو تم دونوں کو تھپڑ مار کر باہر کر دے گے.....اس کے بعد میں ٹوٹ جاؤ گا بکھر جاؤں گا یعنی ان سب کا سوگ مناؤ گا...اور جب گھر سے باہر جاؤں گا تو ڈائریکٹ ہوسپٹل اور ایسے ظاہر کروں گا اور ڈاکٹر سے بھی کرواؤں گا جیسے میں مرنے والا ہوں.....

زاوار سمرا کو ساری بات سمجھا دیتا ہے...

کیاانکل آنٹی کو پتہ ہے یہ سب..... سمرازاوار سے پوچھتی ہے....

نہیں ان کو نہیں پتہ اگر پتہ ہوتا تو یہ سب نہیں کرنے دے گے...اور اگر ساتھ بھی دیتے ہیں تو اچھے سے یہ سارا ڈرامہ ایسے نہیں ہو گا ان سے.... ہمیں اس کو ایسے کرنا جیسے یہ سب سچ ہے....زاوار سمرا کو جواب دیتا ہے....

اور سب سے اہم بات تم دونوں نے کوئی غلطی نہیں کرنی.... سمجھے زاوار آخر میں زارون اور سمرا دونوں کو کہتا ہے.....

اوکے باس ہم تیار ہیں... سمرازاوار سے کہتی ہے...

یہ سب بھائی کے جانے کے بعد شروع کرے گے....اگر وہ یہاں ہوئے تو ان کو سب کچھ پتہ چل جائے گا....

اور تم دونوں کو تمھارے نام اور نیو سم کل دوں گا میں...ہم اس سے ہی رابطہ کرے گے صرف تب جب اس سے متعلق بات کرنی ہو گی....اوکے اب ہمیں چلنا چاہئیے...."""""

《حال》

اور ہوٹل میں تم نے کچھ نہیں کیا تھا... وہ تو لڑکی ہائیر کی تھی... ان سب کے لیے تم نے تو معصنوئی طریقہ اپنایا تھا تم نے کچھ نہیں کیا تھا ساری محنت میری اور میرے بھائی کی تھی... زارون اس کو چڑہانے کے لیے کہتا ہے...

امید کے عین مطابق وہ چڑ بھی رہی تھی.....

اور باقی سب لوگ ہنس رہے تھے....

اوکے چلو اب گھر چلیں ہم سب.... وجدان کھڑا ہوتے ہوئے کہتا ہے.... تو وہ سب بھی اس کی بات مان کر کھڑے ہو جاتے ہیں....

سر یہاں اس جگہ کا کیا کرنا ہے.... زاوار آغا خان سے پوچھتا ہے....

دیکھ لو جو مناسب لگے.... آغا کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیتے ہیں...

سر کیوں نا ہم یہاں غریبوں کے لیے فری ہسپتال اور دوسری طرف غریب اور یتیم بچوں کے لیے اور فنیج بنائے... وجدان آغا خان سے کہتا ہے....

ہمم آئیڈیا اچھا ہے.... ٹھیک ہے پھر یہی بنے گے یہاں.. آغا وجدان کو جواب دیتے ہیں....

یہاں سب کچھ صاف آرمی ٹیم نے کر دیا ہے..... سب کلئیر ہے... آپ لوگ جایئں اب... آغا زاوار اور زارون سے کہتے ہیں اور قدم باہر کی جانب بڑھاتے ہیں....

یس سر....
وہ دونوں ایک آواز میں کہتے ہیں...
شاہزیب صاحب اور آمنہ بیگم دونوں کو اپنے بچوں اور تربیت پر فخر ہو رہا تھا.....
دکھوں کے بادل چھٹ چکے تھے.. خوشیوں نے اپنا بسیرا کر لیا تھا... آج شاہ مینشن کی خوشیاں لوٹ آئی تھیں...

وہ سب گاڑی میں بیٹھ گئے تھے اور ان کی گاڑی شاہ مینشن کی طرف جاتے راستے پر گامزن تھی.... جب زارون اپنی گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہتا ہے... ویسے مما آپ نے تھپڑ کافی زور سے مارا تھا..... اس کی بات پر وہ سب ہنس دیتے ہیں.... زارون بھائی آپ دونوں کو ہی دو دو تھپڑ پڑے ہیں... زاوار کو ایک بابا سے اور آپ کو ایک مما سے اور ایک ایک مجھ سے....

سمرا شرارتی انداز میں زارون سے کہتی ہے..... جب کہ باقی سب ہنس رہے تھے... زندگی کی اس خوشی کا شکر ادا کر رہے تھے..... آمنہ بیگم اور شاہزیب صاحب اللہ کے ہاں بہت زیادہ شکر گزر تھے کہ ان کا آنچل ان کے بچے اور سب سے بڑ کر ان کی عزت رسوا نہیں ہوئی تھی.....

وہ سب شاہ مینشن کی طرف روانہ تھے.... خوشیوں اور فخر کے ساتھ.....

"یہ سفر یہاں سب نے یقین پر ہی طے کیا ہے.... سب کا پہلا یقین اللہ پر تھا.... پھر اپنے خاندان اور خود پر... صرف یقین کی بدولت ہی آج وہ کامیاب رہے تھے.... صحیح کہتے ہیں پیر کامل نہیں ہوتا یقین کامل ہوتا ہے..... آپ سب پڑھ کر ضرور بتانا آپ کو میرا ناول "سفرِ یقین" کیسا لگا.....

ختم شد

آپ کے لیے دعاگو۔۔۔

رانا محمد عظیم رضوی

اچھی اور معیاری پی ڈی ایف کتب ناول وڈائی جسٹ اور کارٹون، ڈرامہ، شاعری اور دیگر مختلف کیٹگریز کے گروپس میں شامل ہونے کے لیے راجپوت میڈیا گروپ جوائن کیجئیے۔

رابطہ: رانا محمد عظیم رضوی

واٹس ایپ لنک:http://wa.me/923496611594

واٹس ایپ گروپ لنک درج ذیل ہے لنک کو کلک کریں اور گروپ جوائن کریں۔

فہیم ناول وڈائی جسٹ لنک:https://chat.whatsapp.com/JrIUKJcqnqNI1RwLamthSi